بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ نزل احسن الحدیث القرآن

بیاد

حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ

حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ

ہفت روزہ

اہلِ حدیث

لاہور

مرکزی جمعیۃ اہلِ حدیث پاکستان کا ترجمان

مسلکِ اہلِ حدیث کا داعی

جلد: 47 | یکم تا 7 جمادی الثانی 1437ھ 11 تا 17 مارچ 2016ء | شمارہ: 11

ہم پنجاب اسمبلی میں منظور ہونے والا نام نہاد بل مسترد کرتے ہیں۔

امیر محترم شاجد میر حفظہ اللہ

تحفظ خواتین بل

حضرت عبدالملک اصمعی رحمہ اللہ

عالی ہمت اور زہد و ورع کے پیکر کی داستان زیست!

حقوقِ نسواں

مرد و زن کے مساوی حقوق کا مطالبہ فطرت کے عین مخالف!

والدین

حسن سلوک کے اولین مستحق

جانور ذبح کر کے اس کا منکا توڑنا.....؟!

مال پر قبضے کی ایک صورت.....؟!

بندوق کا شکار.....؟!

قرآن و حدیث کی روشنی میں

درس قرآن

جناب مولانا محمد اکرم مدنی حفظہ اللہ

حسنِ اخلاق

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۝﴾ (القلم)

''بے شک آپ اخلاق کے بڑے مرتبہ پر ہو۔''

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے آپ کے اخلاق کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: [كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآن] آپ ﷺ کا خلق قرآن کریم ہے۔ یعنی آپ کی پوری زندگی قرآن حکیم کے احکام اور اوامر و نواہی کے مطابق گزرتی ہے۔

دوسرے مقام میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَ لَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَا نْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ﴾ (ال عمران: 159)

''اے پیغمبر! یہ اللہ کی بڑی رحمت ہے کہ تم ان لوگوں کے لیے بہت نرم مزاج واقع ہوئے ہو۔ ورنہ اگر کہیں تم تند خو اور سخت دل ہوتے تو یہ سب تمہارے گرد و پیش سے چھٹ جاتے۔''

آپ کی اخلاقی تعلیمات کے بارے تین احادیث کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیے:

پہلی روایت:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک میں اچھے اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہوں۔'' (بخاری فی الادب المفرد: 273)

دوسری روایت:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے زیادہ کامل ایمان والے وہ ہیں جو مسلمانوں میں سب سے زیادہ اچھے اخلاق والے ہیں۔'' (ابوداود: 4082)

تیسری روایت:

سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''میزان میں (قیامت کے دن) حسن اخلاق سے زیادہ وزنی اور بھاری کوئی چیز نہ رکھی جائے گی' یقیناً حسن اخلاق والا شخص روزے دار اور نماز پڑھنے والے کا درجہ پالیتا ہے۔''

قارئین کرام! مذکورہ بالا آیات اور احادیث کے ترجمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں اعلیٰ اخلاق اور عمدہ اخلاق کی کتنی بڑی اہمیت اور فضیلت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمدہ اخلاق اور حسن اخلاق کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمٰن لدھیانوی حفظہ اللہ

سات کرنے اور سات نہ کرنے کے کام

[عن الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يَقُوْلُ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِسَبْعٍ وَّنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ، اَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَاِبْرَارِ الْقَسَمِ اَوِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَاِجَابَةِ الدَّاعِيْ وَاِفْشَآءِ السَّلَامِ وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيْمَ اَوْ عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ شُرْبٍ بِالْفِضَّةِ وَعَنِ الْمَيَاثِرِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَالدِّيْبَاجِ.] (رواہ مسلم)

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سات چیزوں کا حکم دیا اور سات کاموں سے منع فرمایا: بیمار کی بیمار پرسی، جنازے میں شمولیت، چھینک مارنے والے کا جواب، قسم کو پورا کرنا، مظلوم کی مدد کرنا، دعوت دینے والے کی دعوت کو قبول کرنا اور السلام علیکم کو عام کرنا۔ اور ہمیں انگوٹھیاں پہننے یا سونے کی انگوٹھی پہننے، چاندی کے برتن میں پانی پینے، ریشم، دیباج، استبرق کا لباس پہننے سے منع فرمایا۔'' (مسلم)

یہ حدیث اپنے مفہوم کے لحاظ سے بڑی واضح ہے، اس میں رسول اکرم ﷺ نے اپنی امت کو سات ایسے کام کرنے کا حکم دیا ہے جو ان کے لئے دنیا و آخرت میں نفع دینے والے ہیں اور سات ایسے کاموں سے منع فرمایا جن سے تکبر اور نخوت پیدا ہونے کا خدشہ ہے۔

کرنے والے کام دنیا و آخرت کی بھلائی کا سبب بنتے ہیں۔ بیمار کی بیمار پرسی سے اللہ خوش ہوتا ہے اور انسان کو اپنی صحت کی قدر محسوس ہوتی ہے۔ جنازے میں شمولیت سے ایک قیراط کے برابر ثواب ملتا ہے اور اپنی موت یاد آتی ہے۔ چھینک کا جواب دینے سے نیکیاں ملتی ہیں اور اللہ کا شکر ادا ہوتا ہے۔ قسم پورا کرنے سے وعدۂ الٰہی پورا ہوتا ہے، مظلوم کی مدد کرنے سے اللہ خوش ہوتا ہے، دعوت دینے والے کی دعوت کو قبول کر کے دلجوئی بھی ہوتی ہے اور انسان کچھ حاصل بھی کر لیتا ہے اور السلام علیکم کہنے سے محبت میں اضافہ ہوتا ہے۔ یہ ساتوں کام معاشرے کو اسلامی خطوط پر استوار کرنے میں بہترین معاون ثابت ہوتے ہیں۔

جن کاموں سے آپ ﷺ نے اپنی امت کو روکا ان کے کرنے سے معاشرے میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے اور تکبر کی فضا پیدا ہوتی ہے۔ تکبر قوموں کی تباہی کا سبب بنتا ہے، اس بنا پر حضور اکرم ﷺ نے مردوں کو سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔ چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا بھی تکبر کی علامت ہے۔ دنیا میں مسلمانوں کے لئے چاندی کے برتن میں پینے سے منع فرما دیا تا کہ انسان تکبر سے بچ سکے۔ اسی طرح ہر نوعیت کی ریشمی پوشاک پہننے سے منع فرمایا۔ ریشمی لباس مردوں کے لئے حرام قرار دیا گیا۔ جانوروں کی کھال کا لباس بنانا اور ریشمی لباس پہن کر تکبر کرنا درست نہیں۔ اسلام نے تکبر کو ناپسند کیا ہے اور اللہ کا فرمان ہے کہ کبریائی میری چادر ہے جو کہ بندوں کو زیب نہیں دیتا۔

مایوسی میں امید کی راہ

اس وقت معاشرہ میں لادینی افکار ونظریات اور جدید مغربی تہذیب کا سیلاب جس تیزی سے بڑھتا جا رہا ہے اس سے دینی وملی حلقوں میں اضطراب ایک فطری امر ہے۔ ایک طرف عیسائیت خدمت خلق کی آڑ میں گمراہی کے جال پھیلا رہی ہے تو دوسری طرف مرزائیت اور فتنہ انکار حدیث' اسلام کے نام پر اسلام کی جڑیں کاٹنے کے درپے ہیں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ پوری انسانیت بگاڑ کی طرف تیزی سے چلی جا رہی ہے۔ بے یقینی' افراتفری' بگاڑ اور انتشار نے پورے ماحول کو اپنے گھیرے میں لے رکھا ہے۔ بعض اوقات اس کے اثرات اس قدر ہمہ گیر ہوتے ہیں کہ اس ماحول کو بدلنے والے بعض حساس داعی مایوسی اور قنوطیت کا شکار ہونے لگتے ہیں۔ ان حالات میں کوئی قوت مایوسیوں سے بچاتے ہوئے عزم نو عطا کرنے کا باعث بنتی ہے تو وہ قرآن وسنت اور سیرت طیبہ کا مطالعہ ہے۔ اس لیے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے نبوت کا اعلان کیا معاشرہ موجودہ دور سے بھی بڑھ کر فکری وعملی انتشار کا شکار تھا اور اس سے زیادہ تیز رفتاری سے ہلاکت وتباہی کے قریب پہنچ چکا تھا۔ درندگی پورے ماحول پر محیط تھی' ڈنڈے کا قانون اور لاٹھی کی حکومت تھی۔ ان حالات کے باوجود محض تائید ایزدی' دعوت توحید کی تڑپ اور سیرت وکردار کی پختگی نے دنیا کے مجبور وبے کس اور ناتواں بندوں کو دینی دعوت کی ترویج واشاعت کے لیے دنیا پر غالب کر دیا تھا اور چشم کائنات نے دیکھا کہ امام کائنات ﷺ کے ارشاد کے مطابق اسلام کے جاں نثار عرب وعجم کے حکمران بن گئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم' رسول اللہ ﷺ کے وہ جانباز ساتھی تھے جو دنیا کے عظیم انسان تھے اور انبیاء کرام علیہم السلام کی سیرت طیبہ کے بعد انہی شخصیتوں کی زندگی ہمارے لیے دلیل راہ ہے۔ ان کے مطالعہ سے تعلق باللہ اور جذبۂ حب رسول ﷺ محکم ہوتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت ہمارے ایمان کی دلیل ہے اور ان نفوس قدسیہ سے بغض رکھنا نفاق کی نشانی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وہ درخشندہ ستارے ہیں جو براہِ راست شمع رسالت سے متمتع ہوتے رہے۔ ان کی روشنی زمانے کی گردش سے ماند نہیں پڑ سکتی۔

رسول اللہ ﷺ کے ارشاد مبارک [خیر القرون قرنی] سے واضح ہوتا ہے کہ وہ دور رحمتوں اور برکتوں کا امین تھا۔ اسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بے مثال زندگیوں کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ شانِ استقامت وعزیمت کیا ہے؟ شیوۂ تسلیم ورضا کیا ہے؟ اور مقام فقر وآگہی کیا ہے؟ سچ تو یہ ہے کہ ان مردانِ حق کے تذکرے پڑھ کر ایمان تازہ ہوتا ہے' دل میں ایک تڑپ اور لگن پیدا ہوتی ہے اور قرآن مجید کا یہ پیغام یاد آ جاتا ہے: ﴿اُدْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً﴾ ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ بھی ہے ﴿وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾ یعنی جد وجہد اور استقامت کی موجودگی میں غلبہ وسربلندی مومنین ہی کا مقدر ہے۔ آج افسوس کے ساتھ اس تلخ حقیقت کا اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ مسلمانوں میں تساہل اور عملی انحطاط پیدا ہو چکا ہے۔ رسول اللہ ﷺ جو دین لے کر مبعوث ہوئے تھے بعض لوگوں نے اس میں افراط وتفریط پیدا کر دی ہے اسی لیے مسلمان دنیا میں غیروں کا دست نگر بن کر رہ گئے ہیں۔ ایسے حالات میں ضرورت اس امر کی ہے کہ ایک ایسی علمی وفکری تحریک اٹھائی جائے جو انہیں سلامتی کے ساتھ مرکزی فکر کی طرف لے آئے۔ کسی نے یہ بالکل درست کہا ہے کہ عصر حاضر کی سب سے بڑی دینی ضرورت یہ ہے کہ لادینیت کی اس طوفانی موج کا مقابلہ کیا جائے جو عالم اسلام کے سر سے گزر رہی ہے۔ وقت کا تجدیدی کارنامہ یہ ہے کہ امت کے نوجوان اور تعلیم یافتہ طبقے میں اسلام کے اساسات وعقائد اس کے نظام وحقائق اور رسالت محمدی ﷺ پر وہ اعتماد واپس لایا جائے جس کا رشتہ اس طبقے کے ہاتھ سے چھوٹ چکا ہے۔ آج سب سے بڑا جہاد یہ ہے کہ جاہلیت کے وہ بنیادی افکار جو دل ودماغ میں گھر کر گئے ہیں ان سے علم اور عقل کے میدانوں میں نبرد آزمائی کی جائے یہاں تک کہ اسلام کے اصول ومبادی پورے ایمانی جذبات کے ساتھ ان کی جگہ لے سکیں۔ حقیقی بات یہ ہے کہ اس فریضے کی ادائیگی کسی تاخیر کی متحمل نہیں ہے۔ اس لیے ہمیں کتاب وسنت اور تعامل صحابہ رضی اللہ عنہم کی روشنی میں منزل مقصود کی طرف سرگرم سفر ہو جانا چاہیے اور راہ میں تمام رکاوٹوں کو ختم کرنے کے لیے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرنا چاہیے۔ اسی صورت میں ہم دارین کی کامیابیوں سے ہمکنار ہو سکتے ہیں۔

مدیر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

مجلس ادارت
☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری
☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد

اس شمارہ میں

درس قرآن وحدیث	1
اداریہ	2
احکام ومسائل	4
دکھوں اور پریشانیوں کا علاج.....(خطبہ)	6
خواتین کا عالمی دن	10
عالی ہمت لوگوں کی باتیں	13
ماں باپ سے حسن سلوک	16
تسبیح کا ایک اور موتی لڑی سے نکل گیا	18
ڈاکٹر حافظ عبدالکریم کا دورہ.....رپورٹ	22
منزل کی تمنا ہے تو کر جہد مسلسل	23
اخبار الجماعۃ	24

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام اور ترسیل زر مینجر کے نام کی جائے

پتہ
ہفت روزہ "اہل حدیث"
چوک اہل حدیث (المعروف بتی چوک)
106، راوی روڈ لاہور۔ 54000
فون: 042-37720257 فیکس: 042-37725525
email:weeklyahlehadith@yahoo.com

بدل اشتراک
سالانہ .....600/- روپے
ششماہی .....350/- روپے
بذریعہ وی پی .....650/- روپے
بیرونی ممالک سے .....6000/- روپے
فی پرچہ .....20/- روپے

سینئر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے "دلکشر پرنٹ ان" شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

پنجاب اسمبلی میں منظور ہونے والا تحفظ خواتین بل مسترد کرتے ہیں۔ پروفیسر ساجد میر

مسلم لیگ ن کی اتحادی جماعت ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ خلاف شریعت قوانین سازی تسلیم کر لیں

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ پنجاب اسمبلی نے تحفظ خواتین بل منظور کرکے شریعت کی دھجیاں بکھیر دیں۔ پارلیمنٹ میں اسکے خلاف آواز بلند کریں گے۔ حکومت کے اتحادی ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ ہم خلاف شریعت قانون سازی بھی تسلیم کر لیں مرکزی جمعیت اہل حدیث اس بل کے خلاف مظاہرے کرے گی۔ مرکزی دفتر میں علما کے مشاورتی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ ہم نے پرویز مشرف کے خلاف شریعت اقدامات کو بھی مسترد کیا تھا، شہباز شریف کے اقدام کو بھی مسترد کرتے ہیں۔ اسلام کے خوبصورت خاندانی نظام کا چہرہ مسخ نہیں ہونے دیں گے۔ کلمہ طیبہ کے نام پر حاصل کئے گئے ملک میں قرآن وسنت کیخلاف قانون سازیاں کی جارہی ہیں۔ بیرونی قوتوں کی خوشنودی کیلئے پاکستان کو لبرل اور سیکولر ملک نہیں بننے دیں گے۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ پنجاب اسمبلی میں پاس کیا گیا تحفظ خواتین بل اسلامی شریعت کیخلاف ہے۔ علماء کرام او دینی جماعتوں کے قائدین کو ساتھ ملا کر اسکے خلاف بھرپور آواز بلند کریں گے۔ پاکستان کے دستور میں یہ بات موجود ہے کہ ملک میں قرآن وسنت کیخلاف کوئی قانون نہیں بنایا جاسکے گا لیکن افسوس کہ اسمبلیوں میں ایسی قراردادیں پاس کی جارہی ہیں جو پاکستان کے آئین اور اسلام کے مکمل طور پر خلاف ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عورت کو طلاق کا حق دینے اور مرد وخواتین کی برابری کا تصور اسلام کا نہیں۔ مرد کو شریعت نے خواتین کے حقوق کا محافظ بنایا ہے۔ بیوی اگر دین کی نافرمانی کر رہی ہو اور خاندانی نظام کو نقصان پہنچ رہا ہو تو مرد کا احسن طریقے سے اسے سمجھانا ضروری ہے بصورت دیگر مرد بیوی پر سختی بھی کرسکتا ہے۔ مگر افسوس کہ بیرونی قوتوں کی خوشنودی کیلئے قرآن وسنت کی خلاف ورزی پر مبنی قانون سازیاں کی جارہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ قانون نجی زندگی میں مداخلت کے مترادف ہے اور اس سے پاکستان کا مضبوط خاندانی نظام تباہ ہو جائے گا۔ اسلام میں خواتین کو جو عزت اور رتبہ دیا گیا ہے اسے دنیا کا کوئی دوسرا قانون یقینی نہیں بنا سکتا۔ اس قانون سے معاشرے میں طلاق کی شرح میں اضافہ ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ پنجاب اسمبلی کا تحفظ خواتین بل قرآن وسنت سے متصادم ہے مرد کو عورت کا محکوم بنانے کی کوشش کی گئی ہے، خواتین کو شریعت مطہرہ نے جو حقوق مہیا کیے ہیں ان پر عمل کیا جائے تو خواتین پر تشدد کسی صورت ممکن نہیں۔ حکمران مغرب کی ذہنی غلامی میں اپنی معاشرتی اقدار کو بھی فراموش کرتے جارہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پنجاب اسمبلی سے خواتین کے حوالے سے منظور ہونے والے بل میں مرد کو عورت کا محکوم بنانے کی کوشش کی ہے جو کہ قرآن وسنت کے احکام کی صریح خلاف ورزی اور آئین کیخلاف ہے۔ انہوں نے کہا کہ عورت پر تیزاب پھینکنا اور زنا بالجبر کی سزائیں قانون میں پہلے سے موجود ہیں ان پر عمل درآمد کے بجائے بل لانے کی ضرورت نہیں تھی۔ پہلے قوانین پر عمل درآمد کے بجائے نئے قوانین بنانا ملکی اقدار کیخلاف ہے۔

یورپی یونین کی طرف سے سعودی عرب کو اسلحہ فروخت کرنے کی پابندی کا مطالبہ بے جا ہے۔ امیر محترم

سعودی حکومت کو اپنی سلامتی اور دفاع کا پورا حق ہے، خطرات کے بادل ابھی بھی منڈلا رہے ہیں۔ جمعہ کے اجتماع سے خطاب

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ یورپی یونین کی طرف سے سعودی عرب کو اسلحہ فروخت کرنے پر پابندی کا مطالبہ بے جا ہے۔ سعودی عرب کو اپنی سلامتی اور دفاع کا پورا حق ہے۔ جامعہ ابراہیمیہ میں جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ سعودی عرب کے کوئی توسیع پسندانہ عزائم نہیں۔ یورپی یونین بھارت اور شام کو روس اور دیگر ممالک کی طرف سے اسلحہ کی فراہمی روکے جو توسیع پسندانہ عزائم رکھتے ہیں اور جہاں انسانی حقوق پامال ہورہے ہیں اور لوگوں کا مذہبی اور گروہی بنیادوں پر قتل عام ہورہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سعودی عرب کو اندرونی اور بیرونی چیلنجز کا سامنا ہے۔ یمن میں پیدا ہونیوالی شورش اور سعودی سرحدوں پر بیرونی مداخلت کی وجہ سے صورتحال کشیدہ ہے۔ حرمین شریفین کے تحفظ کے لیے سعودی قیادت اقدامات اٹھارہی ہے۔ ہم یورپی یونین کی سعودی عرب پر اسلحہ خریدنے کی پابندی کی قرارداد کو مسترد کرتے ہیں اور پاکستان کو بھی اسکی مذمت کرنی چاہیے۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ سعودی عرب کے گرد خطرات کے بادل ابھی بھی منڈلا رہے ہیں۔ داعش کی دہشت گردی کے علاوہ دیگر ممالک کے منفی عزائم کسی سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ فرقہ وارانہ بنیادوں پر بھی کشیدگی پیدا کی جارہی ہے۔ ان حالات میں سعودی عرب کو ہر قسم کے خطرات سے نمٹنے کے لیے بھرپور دفاعی صلاحیت کی ضرورت ہے۔ مسلم ممالک کو بھی سعودی عرب کے مسائل کو سمجھنا ہوگا اور اسکے دفاع کے لیے ہر قسم کی قربانی دینے کے لیے ہمہ وقت تیار رہنا ہوگا۔

احکام و مسائل

جناب مولانا حافظ ابو محمد عبدالستار الحماد حفظہ اللہ
مرکز الدراسات الاسلامیہ
سلطان کالونی میاں چنوں خانیوال پاکستان
فون: Mob.: 0300-4178626 - 065-2663317
ای میل: Email: hammad3316@yahoo.com

حوروں کا حق مہر

سوال میں ایک دن مسجد کی صفائی کر رہا تھا کہ مسجد کے ایک بزرگ نمازی فرمانے لگے کہ مسجد کی صفائی کرنا اور اس کا کوڑا کرکٹ باہر پھینکنا حوروں کا حق مہر ہے' اس کے متعلق ایک حدیث مروی ہے' اس کے متعلق وضاحت درکار ہے۔

جواب مساجد کا ادب یہ ہے کہ انہیں ظاہر اور باطن ہر لحاظ سے صاف ستھرا اور پاک رکھا جائے۔ جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا: ''محلوں میں مسجدیں بنائی جائیں اور انہیں پاکیزہ' صاف ستھرا اور معطر رکھا جائے۔'' (ابوداود' الصلوٰۃ: ۴۵۵)

مسجد کی صفائی کرنا بہت پسندیدہ عمل ہے' چنانچہ ایک صحابیہ نے مسجد کی صفائی کو اپنا معمول بنایا ہوا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی قبر پر جا کر اس کا جنازہ پڑھا تھا۔ (بخاری' الصلوٰۃ: ۴۵۸)

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے میری امت کے ثواب اور نیکیاں دکھائی گئیں' حتی کہ ایک تنکا بھی جو کوئی مسجد سے نکالتا ہے یہ بھی نیکیوں میں شامل تھا۔'' (ابوداود' الصلوٰۃ: ۴۶۱)

مسجد کے ماحول کو گندا کرنا اور اس میں گندگی پھیلانا بہت بڑا گناہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اسے دفن کر دینا ہے۔'' (بخاری' الصلوٰۃ: ۴۱۵)

چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ایک امام مسجد کو امامت سے صرف اس لیے معزول کر دیا تھا کہ اس نے مسجد کی دیوار پر تھوک کر اسے گندگی سے آلودہ کر دیا تھا' آپ نے اس کی سنگینی کو بیان کرتے ہوئے فرمایا: ''اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو ایذاء پہنچائی ہے۔'' (ابوداود' الصلوٰۃ: ۴۸۱)

رسول اللہ ﷺ نے مزید فرمایا کہ ''امت کے بُرے اعمال میں سے ایک یہ عمل ہے کہ کوئی انسان مسجد میں بلغم پڑی دیکھے اور اسے دفن نہ کرے۔'' (مسلم' المساجد: ۱۲۳۳)

بہرحال دین اسلام میں مساجد کی صفائی کو بہت اہمیت دی گئی ہے' لیکن اس سلسلہ میں ذکر کردہ جس حدیث کا حوالہ دیا گیا ہے کہ مسجد کی صفائی کرنا حوروں کا حق مہر ہے' یہ خود ساختہ اور بناوٹی روایت ہے۔ امام ابن جوزیؒ نے اس موضوع پر لکھی گئی اپنی ایک کتاب ''الموضوعات'' میں اس کا تذکرہ کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اس میں عبدالواحد بن زید نامی ایک راوی متروک ہے۔ نیز اس میں بہت سے ایسے راوی ہیں جن کی سیرت و کردار کے متعلق کوئی علم نہیں یعنی وہ مجہول ہیں۔ (سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ: ج ۹' ص ۱۷۲)

اس سلسلہ میں ایک دوسری روایت جسے علامہ ہیثمیؒ نے معجم طبرانی کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ مساجد سے چیتھڑے اور تنکے وغیرہ اٹھا کر باہر پھینکنا حوروں کا حق مہر ہے۔ (مجمع الزوائد: ج ۲' ص ۹) علامہ موصوف خود ہی اس روایت کے متعلق لکھتے ہیں کہ اس کی سند میں کئی ایک ایسے راوی ہیں جو مجہول اور لاپتہ ہیں۔ علامہ البانیؒ نے بھی اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔ (سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ: ج ۴' ص ۱۷۰)

بہرحال مساجد کی صفائی اور نظافت کے متعلق متعدد صحیح احادیث کے ہوتے ہوئے اس طرح کی بناوٹی اور خود ساختہ احادیث کا سہارا نہیں لینا چاہیے۔ واللہ اعلم!

مال پر قبضے کی ایک صورت

سوال میرا چاول خریدنے اور فروخت کرنے کا کاروبار ہے' میں ایک گڈز گاڑی کے ذریعے چاول اٹھاتا ہوں' جب چاول لوڈ ہو جاتے ہیں تو میں انہیں آگے فروخت کر دیتا ہوں اور مال جب پہنچتا ہے تو خریدار کے گودام میں اتار دیتا ہوں۔ کیا شرعی اعتبار سے اس طرح کا کاروبار جائز ہے؟

جواب شرعی طور پر مال کی خرید و فروخت کا یہ ایک اصول ہے کہ جب تک کوئی مال قبضہ میں نہ آ جائے اسے آگے فروخت کرنے کی اجازت نہیں۔

ہمارے ہاں تاجر حضرات سودے پر سودا کرتے رہتے ہیں جبکہ اصل چیز جس کی خرید و فروخت ہوتی ہے وہ ایک ہی جگہ کسی سٹور میں پڑی رہتی ہے' خریدار اسے نہیں دیکھتا' نہ اس کا وزن کرتا ہے اور نہ ہی اسے اپنے قبضے میں لیتا ہے۔ سرمایہ دار اسے وہیں ایک دوسرے کو فروخت کرتے چلے جاتے ہیں' اسے دیکھنے کی زحمت گوارا نہیں کی جاتی' کسی کو علم نہیں ہوتا کہ وہ چیز درست حالت میں ہے یا خراب ہو چکی ہے۔ بالآخر نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ آخری خریدار کو نقصان ہوتا ہے۔ یہی چیز جھگڑے فساد کا باعث بنتی ہے۔ شریعت نے اس کا سدباب یہ کیا ہے کہ جب کوئی شخص کسی چیز کو خریدے تو اسے وہاں سے اٹھا کر اپنے قبضے میں کرے اور پھر اسے فروخت کرے تاکہ مزدور کو مزدوری ملے اور لوگوں کو آسانی اور ارزانی سے رزق دستیاب ہو۔ چنانچہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں اگر کوئی غلے کا ڈھیر خریدتا اور پھر وہیں فروخت کر دیتا تو اس پر اسے سزا دی جاتی تھی حتی کہ وہ اسے اپنی منزل

پر لے جائے۔'' (ابوداود' الاجارہ: ۳۴۹۸)

نیز سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی غلہ خرید لے تو جب تک اسے اپنے قبضے میں نہ لے لے فروخت نہ کرے۔'' (مسلم' البیوع: ۱۵۲۵)

اس حدیث کا واضح مطلب یہ ہے کہ خرید کردہ چیز کو اپنے قبضہ میں لینے سے پہلے آگے فروخت نہیں کرنا چاہیے۔ قبضے کی شرط لگانے کا مقصد یہ ہے کہ مال کی جانچ پڑتال ہو جائے نیز خریدار چیز خریدنے کے بعد کچھ محنت بھی کرے تاکہ یہ محنت اس منافع کا جواز بن سکے جو وہ بیچ کر حاصل کرے گا۔ سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے صدقہ کے غلے میں سے کچھ غلہ خریدا' قبضے میں لینے سے پہلے ہی مجھے اس میں منافع ملنے لگا تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے قبضے میں لینے سے پہلے اسے مت فروخت کرو۔'' (نسائی' البیوع: ۴۶۰۷)

صورت مسئولہ میں جب سائل نے کسی چیز کو خریدا پھر گڈز کمپنی کے ذریعے اس پر قبضہ کیا' کیونکہ یہ کمپنی ایک نمائندہ کی حیثیت رکھتی ہے اور خریدار اسے کرایہ ادا کرتا ہے' راستے کا رسک اپنے ذمے لیتا ہے۔ گڈز کمپنی کا قبضہ خریدار کا قبضہ ہے۔ اس لیے فروخت کنندہ سے مال اٹھانے اور ٹرک پر لوڈ کرنے کے بعد اسے فروخت کرنا جائز ہے' وہ اسے آگے فروخت کر کے دوسرے خریدار کے گودام میں اتار کر نفع حاصل کر سکتا ہے' اس میں کوئی شرعی قباحت نہیں۔ واللہ اعلم!

جانور کو ذبح کر کے اس کے منکے کو توڑنا

سوال ہمارے ہاں جب جانور کو ذبح کیا جاتا ہے تو اسے گھسیٹ کر بڑی بے دردی سے گرایا جاتا ہے پھر اسے ذبح کر کے اس کی گردن پر پاؤں رکھ کر اس کا منکا توڑا جاتا ہے' نیز چھری کی نوک سے اس کی رگیں کاٹی جاتی ہیں' کیا جانور کے ساتھ اس قسم کا سلوک کیا جا سکتا ہے؟

جواب اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کے ساتھ بہت ہی رحیم و شفیق ہے' اور اس نے ضروری قرار دیا ہے کہ ہر چیز کے ساتھ احسان کیا جائے بلکہ اس نے تو جانوروں کے ساتھ بھی حسن سلوک کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''جب تم ذبح کرنے لگو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو اور ذبح کرتے وقت چھری کو تیز کر لیا کرو اور اپنے ذبیحہ کو آرام پہنچاؤ۔'' (مسلم' الذبائح: ۱۹۵۵)

جانور کو اچھی طرح ذبح کرنے میں درج ذیل چیزیں آتی ہیں:

- اسے سختی اور بے دردی سے نہ گرایا جائے
- اسے گھسیٹ کر ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل نہ کیا جائے۔
- جانور کے سامنے چھری کو تیز نہ کیا جائے۔
- اللہ کا نام لے کر جلدی جلدی ذبح کرے۔
- اس کا گلا اور رگیں کاٹنے میں دیر نہ کرے۔
- ذبح کرنے کے فوراً بعد اس کی کھال اتارنا شروع نہ کرے بلکہ ٹھنڈا ہونے کے بعد جب تڑپنا ختم ہو جائے تو اس کی کھال اتاری جائے۔

صورت مسئولہ میں ذبح کرتے وقت جو صورت حال ذکر کی گئی ہے اس کی شرعاً اجازت نہیں بلکہ ایسا کرنا مذکورہ بالا حدیث کی صریح خلاف ورزی ہے۔ واللہ اعلم!

بندوق کا شکار

سوال میں بندوق سے پرندوں کا شکار کرتا ہوں' بعض اوقات پرندہ مر جاتا ہے تو ایسے مر جانے والے پرندوں کو کھایا جا سکتا ہے' رہنمائی کریں؟

جواب شریعت نے شکار کے متعلق مکمل رہنمائی فرمائی ہے' اس سلسلہ میں درج ذیل باتوں کا خاص خیال رکھا جائے:

- بندوق چلاتے وقت بسم اللہ' اللہ اکبر پڑھ کر بندوق چلائی جائے۔
- حدیث میں ہے کہ جب بسم اللہ پڑھ کر تیر چھوڑا جائے تو ایسے شکار کو کھانا جائز ہے۔ (بخاری' الذبائح: ۵۴۸۸)
- بندوق کی گولی سے جانور کا خون نکل آئے اور اسے چوٹ کے انداز پر نہ لگے۔

حدیث میں ہے کہ ''اگر تیر نوک کے بل لگتا ہے تو مرنے کے بعد اسے کھایا جا سکتا ہے اور اگر وہ کسی اور جانب سے لگتا ہے تو پھر اسے نہ کھایا جائے۔'' (نسائی' الصید: ۴۲۷۰)

اگر پرندہ زندہ قابو آ جائے تو اسے سنت کے مطابق ذبح کرنا ہوگا۔ یہ بھی واضح رہے کہ اگر بندوق چلاتے وقت شکاری اللہ کا نام لینا بھول گیا ہے تو ایسی صورت میں بھی شکار کو کھانا جائز ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کی بھول چوک معاف فرما دی ہے۔ واللہ اعلم!

دکھوں اور پریشانیوں کا علاج

امام مسجد الحرام
فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر حسین بن عبدالعزیز

مترجم —— جناب ہاشم یزمانی/ جناب عبدالقیوم عبدالستار
نظرثانی —— جناب حافظ یوسف سراج
تاریخ —— 17 جمادی الاولیٰ 1437ھ/26 فروری 2016ء

حمد وثناء کے بعد:

اے مسلمانو! امت مسلمہ کے افراد طرح طرح کی ہولناکیوں سے گزر رہے ہیں اور مختلف قسم کی پریشانیوں اور مصیبتوں نے امت کو گھیرا ہوا ہے۔ سختی، نرمی، خوشحالی اور تنگ دستی کا نام زندگی ہے۔ یہ بھی ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ مسلمان کے حالات جیسے بھی ہوں، وہ ہر حال میں خیر و برکت اور اجر وثواب کا حق دار ٹھہرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''اور ہم ضرور تمہیں خوف وخطر، فاقہ کشی، جان و مال کے نقصانات اور آمدنیوں کے گھاٹے میں مبتلا کر کے تمہاری آزمائش کریں گے' ان حالات میں جو لوگ صبر کریں اور جب کوئی مصیبت پڑے تو کہیں کہ ہم اللہ ہی کے ہیں اور اللہ ہی کی طرف ہمیں پلٹ کر جانا ہے۔'' انہیں خوش خبری دے دو ان پر ان کے رب کی طرف سے بڑی عنایات ہوں گی، اُس کی رحمت اُن پر سایہ کرے گی اور ایسے ہی لوگ راست رَو ہیں۔'' (البقرۃ:155-157)

صحیح مسلم میں رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے کہ آپ ﷺ نے اپنی امت کو تسلی دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''بندہ مومن کی حالت تعجب خیز ہے کہ اس کے ہر معاملے کا نتیجہ اچھا ہی ہوتا ہے اور یہ بات صرف مومن کے لیے ہی ہے۔ اگر اسے خوشی ملتی ہے اور وہ اللہ کا شکر ادا کرتا ہے تو یہ اس کے لیے خیر کا باعث بن جاتا ہے اور اگر اسے کبھی کسی پریشانی کا سامنا ہوتا ہے اور وہ اس پر صبر کرتا ہے تو یہ بھی اس کے لیے خیر کا باعث ہوتا ہے۔''

ایمان کی بنیادی چیزوں، قرآنی حقائق اور نبوی بشارتوں میں سے ایک بات یہ بھی ہے کہ اچھا انجام توحید پر کاربند اہل ایمان لوگوں کا ہی مقدر ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝﴾

''حقیقت یہ ہے کہ تنگی کے ساتھ فراخی بھی ہے۔ بے شک تنگی کے ساتھ فراخی بھی ہے۔'' (الشرح)

دو سہولتوں پر ایک تنگی ہرگز غالب نہیں آسکتی۔ کسی بھی توحید پرست بندۂ مومن کو اگر کسی پریشانی کا سامنا ہوتا ہے تو اس کے بعد اللہ تعالیٰ اسے خوشحالی اور آسانی سے نوازتا ہے' اس پر لطف وکرم فرما کر اس کی پریشانی کا مداوا کر دیتا ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَذَا النُّونِ إِذ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ أَن لَّن نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادَىٰ فِي الظُّلُمَاتِ أَن لَّا إِلَٰهَ إِلَّا أَنتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ۝ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ ۚ وَكَذَٰلِكَ نُنجِي الْمُؤْمِنِينَ ۝﴾ (الأنبیاء)

''اور مچھلی والے کو بھی ہم نے نوازا' یاد کرو جبکہ وہ ناراض ہو کر چلا گیا تھا اور سمجھا تھا کہ ہم اس پر گرفت نہ کریں گے آخر کو اُس نے تاریکیوں میں پکارا' نہیں ہے کوئی خدا مگر تُو، پاک ہے تیری ذات، بے شک میں نے قصور کیا' تب ہم نے اس کی دُعا قبول کی اور غم سے اس کو نجات بخشی اور اسی طرح ہم مومنوں کو بچا لیا کرتے ہیں۔''

اے بندۂ مومن! یہ بات اچھی طرح سمجھ لو کہ تنگی کے بعد آسائش اور مصیبت کے بعد خوشی مل کے رہے گی، کیونکہ نبی کریم ﷺ کا فرمان مبارک ہے: ''مدد پانے کیلئے صبر کرنا پڑے گا، خوشحالی کے لیے کرب والم کے مراحل سے گزرنا ہوگا اور آسانی پانے کیلئے تنگی کا سامنا کرنا ہوگا۔''

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے:

''انسان کے حالات جتنے بھی سخت ہو جائیں، بالآخر اللہ تعالیٰ پریشانی دور فرما ہی دیتا ہے اور ایسا اس لیے ہے کہ ایک تنگی دو آسانیوں پر غلبہ حاصل نہیں کر سکتی۔''

اللہ تعالیٰ پر کما حقہ توکل کرنے والے اور اس کے سامنے عجز وانکساری اختیار کرنے والے اہل ایمان لوگوں کا تو یہ مضبوط عقیدہ ہے۔

سنن ترمذی میں حدیث پاک ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو، اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند ہے کہ اس سے سوال کیا جائے اور بہترین عبادت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پریشانی دور ہونے کا انتظار کیا جائے۔''

دنیا اور اخروی مصیبتوں اور پریشانیوں سے نکلنے کا بنیادی راز اسی میں پنہاں ہے کہ رضائے الٰہی کے حصول کی مکمل کوشش کی جائے، اس کی اطاعت بجا لائی جائے اور اس کی ناراضگی اور منع کردہ چیزوں سے اجتناب کیا جائے۔

رسول اللہ ﷺ کے شاگردوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسی اصول کے تحت زندگی گزاری۔ کشادگی اور آسانی کے حصول کا بہترین ذریعہ یہ ہے۔ صدق دل سے اللہ کی طرف رجوع کیا جائے، اس کی اطاعت وفرماں برداری بجا لاتے ہوئے سر تسلیم خم کر دیا جائے اور عاجزی وانکساری اختیار کرتے ہوئے اس سے سچی توبہ کی جائے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِّن نَّبِيٍّ إِلَّا أَخَذْنَا أَهْلَهَا بِالْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُونَ ۝﴾

''کبھی ایسا نہیں ہوا کہ ہم نے کسی بستی میں نبی بھیجا ہو اور اُس بستی کے لوگوں کو پہلے تنگی اور سختی میں مبتلا نہ کیا ہو' اس خیال سے کہ شاید وہ عاجزی پر اتر آئیں۔'' (الأعراف)

دنیا اور اخروی مصیبتوں اور پریشانیوں سے نکلنے کا

بنیادی راز اسی میں پنہاں ہے کہ رضائے الٰہی کے حصول کی مکمل کوشش کی جائے، اس کی اطاعت بجا لائی جائے اور اس کی ناراضگی اور منع کردہ چیزوں سے اجتناب کیا جائے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝﴾ (الطلاق)

''جو کوئی اللہ سے ڈرتے ہوئے کام کرے گا اللہ اُس کے لیے مشکلات سے نکلنے کی کوئی راہ نکال دے گا۔''

مزید فرمایا:

﴿وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ۝﴾

''جو شخص اللہ سے ڈرے تو اللہ اس کے معاملات میں آسانی کر دیتا ہے۔'' (الطلاق)

امت مسلمہ کے تمام افراد کی ذمہ داری ہے کہ خوشحالی، تنگدستی، ہر حال میں وہ ذات الٰہی کے متعلق اچھا گمان رکھیں۔ جو شخص اللہ کی پناہ میں آنا چاہے اللہ اسے پناہ عطا فرماتا ہے اور اس کے دکھ درد کو دور کر دیتا ہے اور جو شخص اللہ کی طرف دوڑ کر آتا ہے تو وہ اسے بچا لیتا ہے۔ سلف صالحین میں سے کسی کا نہایت عمدہ قول ہے:

''پریشانی کی ہر گھڑی میں اللہ سے حسنِ ظن رکھتے ہوئے اس کا دروازہ کھٹکھٹاؤ گے تو ہر مصیبت دور ہو جائے گی اور خوشحالی نصیب ہو گی۔''

مصیبتوں اور پریشانیوں سے بچاؤ اور پر خطر حالات میں نجات کا ذریعہ وہ مادی اسباب و وسائل نہیں جو انسان ان حالات میں اختیار کرتے ہیں، بلکہ اس کا حقیقی حل یہ ہے کہ صحیح معنوں میں اللہ کی عبادت کی جائے، خالص و صحیح عقیدے کو مضبوطی سے تھاما جائے اور قرآن و حدیث کی تعلیمات پر عمل کیا جائے۔ قانونِ الٰہی ہے کہ وہ اپنے بندوں کو مشکل حالات سے دور چار کر کے انہیں اپنی طرف رجوع کرنے پر آمادہ کرتا ہے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ؕ حَتّٰۤى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَ ضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَ ظَنُّوْۤا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّاۤ اِلَيْهِ ؕ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا﴾ (التوبۃ: 118)

''اور اُن تینوں کو بھی اس نے معاف کیا جن کے معاملہ کو ملتوی کر دیا گیا تھا جب زمین اپنی ساری وسعت کے باوجود ان پر تنگ ہو گئی اور ان کی اپنی جانیں بھی ان پر بار ہونے لگیں اور انہوں نے جان لیا کہ اللہ سے بچنے کے لیے کوئی جائے پناہ خود اللہ ہی کے دامن رحمت کے سوا نہیں، تو اللہ اپنی مہربانی سے ان کی طرف پلٹا تا کہ وہ اس کی طرف پلٹ آئیں۔''

اسی طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ لَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝﴾ (السجدۃ)

''اُس بڑے عذاب سے پہلے ہم اِسی دنیا میں (کسی نہ کسی چھوٹے) عذاب کا مزا انہیں چکھاتے رہیں گے، شاید کہ یہ (اپنی باغیانہ روش سے) باز آ جائیں۔''

اس آیت مبارکہ میں مذکور کم ترین عذاب کے متعلق سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے کو دنیاوی مصیبتوں، بیماریوں اور اس کے اہل و عیال کے ذریعے اسے آزماتا ہے تا کہ وہ اس کی طرف پلٹ آئے۔

''پریشانی کی ہر گھڑی میں اللہ سے حسنِ ظن رکھتے ہوئے اس کا دروازہ کھٹکھٹاؤ گے تو ہر مصیبت دور ہو جائے گی اور خوشحالی نصیب ہو گی۔''

اگر ہم بھی قرآن مجید کا اسی طرح مطالعہ کریں جس طرح صحابہ کرام اس کی تلاوت کیا کرتے تھے تو ہماری زندگیوں میں اللہ تعالیٰ عجیب و غریب انقلاب پیدا فرما دے گا۔

اے مسلمانو! امت مسلمہ کو آج جن مشکلات، مصائب اور آلام کا سامنا ہے، انہیں دور کرنے والا صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے' ان سے نکلنے کے لیے لازمی طور پر صراط مستقیم کی طرف رجوع کرنا ہوگا، اسلام اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنا ہوگا اور اصلاح معاشرہ تعلیمات نبوی کی روشنی میں کرنا ہوگی۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ قَطَّعْنٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اُمَمًا ۚ مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ وَ مِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ ۫ وَ بَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَ السَّيِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝﴾

''ہم نے ان کو زمین میں ٹکڑے ٹکڑے کر کے بہت سی قوموں میں تقسیم کر دیا کچھ لوگ ان میں نیک تھے اور کچھ اس سے مختلف اور ہم ان کو اچھے اور برے حالات سے آزمائش میں مبتلا کرتے رہے کہ شاید یہ پلٹ آئیں۔'' (الأعراف)

امت مسلمہ اگر آج بھی اپنی بدحالی کے علاج کے لیے دستورِ اسلامی کو نہیں اپناتی تو ان کی اصلاح کب ہوگی؟!

اے امت مسلمہ! جلدی کیجئے اور صدق دل سے اللہ کی طرف رجوع اور اس کے سامنے توبہ کیجئے اور تمام عقدی برائیوں کو اکھاڑ پھینکئے۔ اپنے معاشرے کو ان آلائشوں سے پاک کر دیجئے جو شریعت سے متصادم ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نداء پر لبیک کہیے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

''کیا ایمان لانے والوں کے لیے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ اُن کے دل اللہ کے ذکر سے پگھلیں اور اُس کے نازل کردہ حق کے آگے جھکیں اور وہ اُن لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جنہیں پہلے کتاب دی گئی تھی، پھر ایک لمبی مدت اُن پر گزر گئی تو ان کے دل سخت ہو گئے اور آج ان میں سے اکثر فاسق بنے ہوئے ہیں۔'' (الحدید: 16)

جب مسلمانوں کے حاکم و محکوم، بادشاہ اور عوام ہر کسی نے ان اصولوں کو اپنا لیا اور زندگی کے تمام شعبوں کو ان قوانین کے مطابق ڈھال لیا تو خوشحالی، عزت اور اصلاح ان کا مقدر ہوگی۔

سیدنا یونس علیہ السلام کی قوم نے جب دیکھا کہ اب تو وہ ہر طرف سے عذاب الٰہی میں گھر چکے ہیں اور ہر حال میں وہ برباد ہونے والے ہیں تو وہ اللہ کی طرف پلٹے، عاجزی و انکساری اختیار کرتے ہوئے اس سے مدد طلب کرتے ہوئے رونے لگے اور رو رو کر اللہ سے معافیاں مانگنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے ان سے اپنا عذاب ٹال دیا۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

''پھر کیا ایسی کوئی مثال ہے کہ ایک بستی عذاب دیکھ کر ایمان لائی ہو اور اس کا ایمان اس کے لیے نفع بخش ثابت ہوا ہو؟ یونسؑ کی قوم کے سوا (اس کی کوئی نظیر نہیں) وہ قوم جب ایمان لے آئی تھی تو

البتہ ہم نے اس پر سے دنیا کی زندگی میں رسوائی کا عذاب ٹال دیا تھا اور اس کو ایک مدت تک زندگی سے بہرہ مند ہونے کا موقع دے دیا تھا۔'' (یونس:98)

اے امت مسلمہ! آپ پر مخفی نہیں کہ اکثر ملکوں میں مسلمان بڑی ہی کسمپرسی کی زندگی گزار رہے ہیں اور انہیں طرح طرح کی مصیبتیں اور مشکلات جھیلنا پڑتی ہیں۔ اِن حالات سے اگر مسلمانوں کو نکلنا اور چھٹکارا پانا ہے تو انھیں اللہ وحدہ لاشریک کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔ اس کے احکامات کو ماننا ہوگا اور صدق دل سے دینی تعلیمات پر عمل کرنا ہوگا۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ لَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ وَ مَا يَتَضَرَّعُوْنَ ۝﴾ (المؤمنون)

''اِن کا حال تو یہ ہے کہ ہم نے انہیں تکلیف میں مبتلا کیا، پھر بھی یہ اپنے رب کے آگے نہ جھکے اور نہ عاجزی اختیار کرتے ہیں۔''

سورج گرہن کے وقت رسول اللہ ﷺ نے دعا، تکبیر، نماز اور صدقے کا جو حکم ارشاد فرمایا ہے، اس پر تبصرہ کرتے ہوئے امام ابن دقیق العید فرماتے ہیں: ''اس حدیث میں دلیل ہے کہ خوفزدہ چیزوں اور مصیبتوں سے بچاؤ کے لیے صدقہ و خیرات کرنا مستحب عمل ہے۔''

جب نبی ﷺ کو کسی معاملہ میں پریشانی ہوتی تو فوراً نماز کا رخ کر لیتے تھے۔ ارشادِ ربانی ہے:

﴿وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ﴾ (البقرة: 45)

''صبر اور نماز سے مدد لو۔''

جب غم، دکھ، پریشانی بڑھ کر انتہا کو پہنچ جائے تو اس کے بعد خوشحالی و کشادگی کا وقت شروع ہو جاتا ہے، یہ ایسا اٹل قانونِ الٰہی ہے جو تبدیل نہیں ہوتا اور عزت و قدرت والے رب کا یہی وعدہ ہے لیکن یہ زیادہ تر اس وقت ہوتا ہے جب بندگانِ خدا اپنا تعلق ذات الٰہی سے پختہ کر لیں اور اسی کے سامنے عاجزی وانکساری کا اظہار کرنے لگیں۔ قدیم و جدید زمانے میں مسلمانوں کی انفرادی و اجتماعی زندگی ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے اور کئی ممالک میں ایسے روشن واقعات رونما ہو چکے ہیں۔

ارشادِ ربانی ہے:

﴿قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَ مِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ۝﴾ (الانعام)

''کہو، اللہ تمہیں اُس سے اور ہر تکلیف سے نجات دیتا ہے پھر تم دوسروں کو اُس کا شریک ٹھہراتے ہو۔''

برادرانِ اسلام! ذکر الٰہی ایک ایسا اہم ترین ذریعہ ہے جو غموں کو دور کر دیتا ہے اور تنگدستی کو کشادگی میں بدل دیتا ہے، لیکن یہ اس وقت ہوتا ہے جب ذکر کرتے ہوئے دل بھی زبان کا مکمل ساتھ دے رہا ہو۔ ارشادِ ربانی ہے:

﴿وَ لَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُوْلُوْنَ ۝ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَ كُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۝ وَ اعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ۝﴾ (الحجر)

''ہمیں معلوم ہے کہ جو باتیں یہ لوگ تم پر بناتے ہیں ان سے تمہارے دل کو سخت کوفت ہوتی ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرو، اس کی جناب میں سجدہ بجالاؤ اور اُس آخری گھڑی تک اپنے رب کی بندگی کرتے رہو جس کا آنا یقینی ہے۔''

مکمل غور وخوض اور توجہ سے قرآن مجید کی تلاوت عظیم ترین ذکر کی حیثیت رکھتی ہے۔ کثرتِ استغفار کرنا ہر اچھائی اور بھلائی کو سمیٹ کر آپ کے ذہن میں جمع کر دیتا ہے اور ہر مصیبت کو دور بھگا دیتا ہے۔

مزید فرمایا:

﴿اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ تَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ۝﴾ (الرعد)

''ایسے ہی لوگ ہیں وہ جنہوں نے (اِس نبی کی دعوت کو) مان لیا اور اُن کے دلوں کو اللہ کی یاد سے اطمینان نصیب ہوتا ہے' خبردار رہو! اللہ کی یاد ہی وہ چیز ہے جس سے دلوں کو اطمینان نصیب ہوا کرتا ہے۔''

مکمل غور وخوض اور توجہ سے قرآن مجید کی تلاوت عظیم ترین ذکر کی حیثیت رکھتی ہے۔ کثرتِ استغفار کرنا ہر اچھائی اور بھلائی کو سمیٹ کر آپ کے ذہن میں جمع کر دیتا ہے اور ہر مصیبت کو دور بھگا دیتا ہے۔ اس معنی کی آیات و احادیث بہت زیادہ ہیں۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَ اَنْتَ فِيْهِمْ ۚ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝﴾ (الأنفال)

''اُس وقت تو اللہ ان پر عذاب نازل کرنے والا نہ تھا جبکہ تو ان کے درمیان موجود تھا اور نہ اللہ کا یہ قاعدہ ہے کہ لوگ استغفار کر رہے ہوں اور وہ ان کو عذاب دیدے۔''

یاد رکھو! جو آدمی نبی مختار ﷺ پر ہمیشہ درود وسلام بھیجتا رہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر غم کو خوشی میں بدل دیتا ہے۔ ہر تنگی میں اسے راہِ نجات عطا کر دیتا ہے اور اس پر اپنی رحمت و خیر کی ایسی برسات نازل فرماتا ہے جس کی اسے توقع بھی نہیں ہوتی۔ جو آدمی آپ ﷺ کی سنت، ہدایت اور سیرت کو اپنا لے تو اس کی لئے اس سے بھی بڑے انعامات تیار کیے گئے ہیں۔

اے بندۂ خدا! تو غم وحزن اور ملال میں گھر چکا ہے اور انتہائی خطرناک حالات کا شکار ہو چکا ہے۔ اپنے رب کے سامنے گڑگڑا، اسی کے سامنے جھک جا، اپنے آپ کو اس کی عبادت کیلئے وقف کر دے اور اپنے معاملات میں اس پر بھروسہ کرتے ہوئے اس کے سپرد کر دے۔ کیونکہ وہی ذات ہے جو لمحوں میں حالات بدل دیتا ہے۔ اسی کے ہاتھ میں تمام معاملات کی باگ ڈور ہے۔ وہی طاقتور، کبریائی والا اور بلند ترین ہے، وہی ذات ہے جو تیرے دشمن کو دوست اور دوست کو دشمن بنانے کی طاقت رکھتی ہے، وہی ہے جو تنگدستی کو خوشحالی اور شدت کو نرمی میں بدل سکتا ہے۔

بخاری و مسلم کی حدیث ہے، سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (مجھے مخاطب کر کے) فرمایا: ''اے عبداللہ! کیا میں تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتلاؤں۔'' میں نے کہا: کیوں نہیں! (ضرور بتلایئے) آپ ﷺ نے فرمایا: ''لا حول ولا قوۃ الا باللہ'' یہ جنت کا خزانہ ہے۔'' شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: ''یہ ایک ایسا کلمہ ہے جس کا ورد کرنیوالا انسان بڑی سے بڑی ذمہ داری اٹھانے کے قابل ہوسکتا ہے۔''

اسی کلمے کے ذریعے ہولناکیوں کو آسانیوں میں

بدلا جا سکتا ہے اور بلند ترین مقام حاصل کیا جا سکتا ہے۔

شیخ الاسلام کے شاگرد ابن القیم رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ کلمہ اتنا پر تاثیر ہے کہ انسان صعوبت بھرے لمحات کا دلیری سے مقابلہ کر سکتا ہے اور مشکل ترین ذمے داری اٹھا سکتا ہے۔ اس کلمے کا کثرت سے ورد کرنے والا آدمی نہ بادشاہوں کا سامنا کرنے سے گھبراتا ہے اور نہ انتہائی خطرناک و ہولناک سفر سے ڈرتا ہے۔

اسی لیے اپنی زبان و دل سے اسے کثرت سے پڑھا کرو اور اس کلمے کے مفہوم کو اپنی عملی زندگی میں نافذ کر لو۔ اللہ تعالیٰ ہماری اور تمام مسلمانوں کی پریشانی کو خوشحالی میں بدل دے اور تمام مسلمانوں کے غموں کو خوشیوں میں بدل دے۔

دوسرا خطبہ:

میں اپنے رب کی حمد و ثناء کرتے ہوئے اس کا شکر بجا لاتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں' وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ میں یہ گواہی بھی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ پر، آپ ﷺ کی آل اور صحابہ کرام پر رحمت، سلامتی اور برکت نازل فرمائے۔

اے اہل اسلام! مصائب سے نجات کا اور غموں سے بچاؤ کا عظیم ترین ذریعہ دعا بھی ہے جو دعا قبولیت کا یقین رکھ کر مانگی جائے۔ ارشادِ ربانی ہے:

''اور یہی (ہوش مندی اور حکم و علم کی نعمت) ہم نے ایوب علیہ السلام کو دی تھی یاد کرو، جبکہ اس نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے بیماری لگ گئی ہے اور تو ارحم الراحمین ہے ہم نے اس کی دُعا قبول کی اور جو تکلیف اُسے تھی اس کو دُور کر دیا، اور صرف اس کے اہل و عیال ہی اس کو نہیں دیے بلکہ ان کے ساتھ اتنے ہی اور بھی دیے، اپنی خاص رحمت کے طور پر، اور اس لیے کہ یہ ایک سبق ہو عبادت گزاروں کے لیے۔'' (الانبیاء: 83-84)

حدیث نبوی ہے کہ ''دعا سے تقدیر بدل جاتی ہے۔'' (ترمذی)

اللہ تعالیٰ جب بندے کو کسی کام کا حکم دیتا ہے تو بعض اوقات اس کے کرنے میں رکاوٹ آ جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ یہ بندہ مجھ سے دعا مانگے اور تقدیر میں لکھی اس رکاوٹ کو دعا کے ذریعے ہٹا دوں۔

سنتِ نبوی میں مصیبت و کرب اور غم سے نجات پانے اور معاملات زندگی کو آسان بنانے کی خاص دعائیں بھی موجود ہیں۔ ہم یہاں پر اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ اپنے فضل و احسان سے ہماری، تمہاری اور ہماری امت کی دعاؤں کو شرف قبولیت سے نوازے۔

اے اللہ! تیرے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے تو پاک ہے ہم ہی ظالموں میں سے ہو گئے ہیں۔ اے اللہ! ہماری پریشانیوں اور دنیا کے ہر کونے میں بسنے والے مسلمانوں کی پریشانیوں کو دور فرما۔ اے اللہ! تو ہی ہمیں کافی ہے اور تو ہی بہترین کارساز ہے۔ اے اللہ! تو ہی ہمیں کفایت کرنیوالا ہے اور تو ہی بہترین کارساز ہے۔ اے اللہ! تو ہی ہمیں کفایت کرنیوالا ہے اور تو ہی بہترین کارساز ہے۔ اے اللہ! ہم ہر غم و پریشانی، کمزوری و سستی، لوگوں اور قرض کے غلبے سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔

بقیہ عالی ہمت لوگوں کی باتیں

دروازے پر موجود رہیں اور مجھے اپنے جلو میں میرے محل تک لے جائیں۔ میں اپنے محل کو تین دن تک لوگوں کے لیے کھلا رکھنا چاہتا ہوں تاکہ بصرہ کے لوگ آئیں' مجھے سلام کریں اور مبارک باد پیش کریں۔ ہارون الرشید نے کہا: بالکل آپ کی یہ خواہش پوری ہوگی۔ اصمعی اپنے محل میں لوگوں کو خوش آمدید کہہ رہے تھے کہ تیسرے روز ایک بوڑھا آیا جس کے چہرے سے محتاجی اور مسکینی ٹپک رہی تھی۔ اس نے آ کر اصمعی کو سلام کیا اور کہا: شاید آپ نے مجھے پہچانا نہیں؟ انہوں نے کہا: اوہ! باباجی آپ تو وہی بقالے والے لگ رہے ہیں۔ اس نے کہا: ہاں میں وہی بقالے والا ہوں۔ اصمعی کہنے لگے: آپ نے مجھے مشورہ دیا تھا کہ ان کتابوں کو ایک بڑے برتن میں ڈال کر اس پر پانی ڈالوں اور دیکھوں کہ ان میں سے کیا رنگ نکلتا ہے۔ میں نے ان کتابوں کو اپنے سینے میں جمع کیا اور ان پر حرص کا پانی ڈالا تو اس میں سے یہ مالداری اور شان و شوکت برآمد ہوئی۔ بوڑھے نے کہا: آپ ٹھیک راستے پر تھے' میں ہی غلط تھا۔ میں آج کل بہت مفلوک الحال ہوں۔ مجھے اپنے پاس کسی کام پر لگا لیں۔ اصمعی نے اسے اپنے باغوں میں سے ایک کا چوکیدار بنا دیا۔

قارئین کرام! سچ ہے کہ علم کے ذریعے انسان ایسے مراتب حاصل کر لیتا ہے جو جہلاء کے حاشیہ خیال میں بھی نہیں ہوتے۔ اگر انسان کے پاس علم ہے تو سب کچھ ہے اور اگر علم نہیں تو مال و دولت ہوتے ہوئے بھی وہ مسکین ہے۔

بقیہ ماں باپ سے حسن سلوک

طلاق دے دی۔ (ترمذی: ۱۱۸۹)

اگر والدین کا حکم طلاق' دینی و اخلاقی بنیادوں پر یا کسی معقول عذر کی بنا پر ہو تو اس حکم کی اطاعت ضروری ہے' اگر اس کے اسباب کچھ اور ہوں تو پھر والدین کو ادب و احترام سے سمجھایا جائے تاکہ وہ بھی راضی ہو جائیں اور خواہ مخواہ عورت پر بھی ظلم نہ ہو۔

[عن عبدالله بن عمرو عن النبي ﷺ قال: رضى الرب في رضى الوالدين وسخط الرب فى سخط الوالدين.]

(ترمذی: 1899۔ السلسلة الصحيحة: 516)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''رب کی رضا مندی والدین کی رضا مندی میں ہے اور رب کی ناراضگی ماں باپ کی ناراضگی میں ہے۔''

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ انسان اگر والدین کے ساتھ حسن سلوک کر کے انہیں خوش کر دے گا تو اس سے صرف والدین ہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ بھی خوش ہو جاتا ہے اور اگر انسان والدین کی نافرمانی کر کے ان کو دکھ دے گا' ناراض کر دے گا تو اس سے رب العالمین کی ناراضگی بھی اس انسان کے حق میں آئے گی۔

ماں باپ بڑھاپے میں اپنی اولاد سے امید رکھتے ہیں کہ ان کی اولاد ان کا ویسے ہی خیال رکھے گی جیسے انہوں نے بچپن میں ان کا خیال رکھا' اولاد اگر نیک بخت ہوتی ہے تو ماں باپ کو اپنی یہ امید پوری ہوتی دکھائی دیتی ہے اور اگر اولاد بد بخت نکلتی ہے تو بے چاروں کو اس وقت اپنی قسمت پر آنسو بہانا کچھ کام نہیں دیتا۔

اللہ تعالیٰ جمیع مسلمان' خصوصاً شادی شدہ نوجوانوں کو ماں باپ کے حقوق ادا کرنے کی توفیق دے اور ماں باپ کی آخری سانسوں تک ان کی نیک دعاؤں کے سایہ تلے زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

8 March خواتین کا عالمی دن

تحریر
جناب محمد عظیم حاصل پوری

۸ مارچ کو خصوصا اور وقتاً فوقتاً عموماً عورتوں کے حقوق کا نعرہ بلند کیا جاتا ہے۔ اگرچہ نام تو ''عورتوں کے حقوق'' کا ہی لیا جاتا ہے مگر اس کے پس پردہ وہ خطرناک عزائم ہیں' یورپ جنھیں مشرقی دنیا میں خاص طور پر اسلامی مملک میں پروان چڑھانا چاہتا ہے۔ اگر ہم اس دن کے مطالبات، طریقہ کار، جلسے، جلوسوں اور مختلف پروگراموں کا بغور جائزہ لیں تو یہ حقیقت آشکار ہوتی ہے کہ ہماری عورتوں کو بہت بڑا دھوکہ دینے کی کوشش کی جارہی ہے اور انھیں غلاظت کے اس گڑھے میں اتارنے کی سعی کی جارہی ہے جہاں سے مغربی عورت کا نکلنا محال ہو چکا ہے۔

پاکستان میں حقوق نسواں کی علمبردار تنظیمیں عورتوں کے حقیقی مسائل سے قطع نظر مغرب کی نقالی کی کوشش کر رہی ہیں۔ وہ پاکستانی عورتوں کو اس بربادی میں اتارنا چاہتی ہیں جس میں یورپ سرتا پاؤں دھنس چکا ہے۔ یورپی معاشرہ کو اس تحریک نے کوئی فائدہ تو نہیں پہنچایا البتہ وہاں کے خاندانی نظام کو تباہی و بربادی کے کنارے لا کھڑا کیا ہے۔ اسی لیے تو ۱۹۷۳ء میں امریکہ میں ہی اس تحریک کی زبردست مخالفت شروع ہوگئی تھی۔ اہل مغرب نے جب ایسے معاشرہ میں ناجائز بچوں کا سیلاب امڈتے اور گھروں کا سکون برباد ہوتے دیکھا تو خود ہی مزاحمت کرنے لگے۔ مگر افسوس کہ آج ہماری بعض نام نہاد ترقی یافتہ بیگمات' پاکستانی ماؤں، بہنوں کو وہ میٹھا زہر دینے کی کوشش کر رہی ہیں جو ان کے لیے جان لیوا ثابت ہوگا۔

خاندانی نظام کی تباہی اور شادی کی ضرورت کا خاتمہ تحریک نسواں کے بنیادی اہداف میں شامل رہا ہے۔ میری وولسٹن کرافٹ سے لے کر آج تک اس تحریک کی علمبردار تمام عورتوں نے خاندان کو اپنی جارحانہ تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ چونکہ خاندان بطور ادارے کے مرد وزن کے آزادانہ اختلاط اور جنسی بے راہ روی کے راستے میں ایک اہم رکاوٹ ہے' اسی لیے خاندانی ادارے کو اس تحریک کے علمبردار راستے کا پتھر سمجھتے ہیں۔ درج ذیل سطور میں پیش کردہ تحریک نسواں کی پرجوش مبلغات کے خیالات ملاحظہ فرمائیے:

① میری وولسٹن کرافٹ کے بعد جس خاتون نے شادی کے ادارے پر حملہ کیا وہ جارج سینڈ (۱۸۷۶ء-۱۹۰۴ء) تھی۔ یہ خاتون انتہائی درجہ میں اعصابی اختلاج کا شکار تھی۔ اس کی زندگی کا اشائل مردوں سے مشابہت رکھتا تھا۔ شادی کے ادارے کے متعلق اس کا کہنا ہے:
''میرے اس یقین میں کبھی کمی نہیں آئے گی کہ شادی کا ادارہ سب سے زیادہ قابل نفرت ادارہ ہے، مجھے ذرہ برابر شک نہیں کہ جب نوع انسانی عقل کی طرف سفر کرے گی تو شادی کا سلسلہ ختم ہو جائے گا۔''

② انیسویں صدی کے وسط میں مسز ایبی۔ ایچ پرائس کا اس تحریک کے حوالے سے خاصا چرچا رہا۔ یہی موصوفہ تھی جو ۱۸۴۸ء کے عورتوں کے کنونشن کی روح رواں تھی۔ اس نے مذکورہ کنونشن میں مطالبہ کیا کہ ''عورتوں کو ملازمتیں دی جائیں تا کہ وہ شادی کے جھنجھٹ اور معاشی انحصار سے اپنے آپ کو آزاد کر سکیں۔''

③ ۱۸۹۳ء میں الیزابرٹ گیمبل نے ''عورت کا ارتقاء'' کے عنوان سے کتاب تحریر کی۔ موصوفہ نے اپنی تخلیق کا نچوڑ بیان کیا کہ ''شادی نے عورت کو جنسی غلام بنا دیا ہے۔''

④ جان اسٹورٹ مل نے ''عورتوں کی محکومیت'' کے نام سے کتاب لکھی۔ وہ حقوق نسواں کا جذباتی پرچارک تھا۔ اس کا یہ قول زبان زد عام رہا: ''شادی غلامی کی واحد صورت ہے جو اب تک ہمارے قانون کے تحت جائز ہے، نکاح کا بندھن قانونی فحاشی کے مترادف ہے۔''

⑤ چارلٹ میگمن کا قول ہے: ''عورت اور مرد کے درمیان شادی کے بغیر جنسی تعلقات کو ہم بدکرداری نہیں سمجھتے۔''

⑥ ڈبلیو آئی جارج نے ۱۹۱۳ء میں ایک مضمون میں اعلان کیا کہ تحریک نسواں کا اصل مقصد شادی کو ختم کرنا اور آزاد جنسی تعلقات کا قیام ہے۔

⑦ میں غیر شادی شدہ اکیلی عورت کو قابل عزت سمجھتی ہوں۔ میری یہ پیش گوئی ہے کہ وہ وقت دور نہیں جب شادی کے بغیر زندگی گزارنے والی اکیلی عورت شادی شدہ خواتین سے زیادہ قابل عزت سمجھی جائے گی۔ (مسز سلیسا برلے)

تحریک نسواں کی فکری دیگ کے تو یہ محض چند چاول ہیں مگر ان سے یہ نتیجہ اخذ کرنا مشکل نہیں کہ یہ تحریک بنیادی طور پر جنسی آوارگی اور شادی کے نتیجہ میں وجود میں آنے والے خاندانی نظام کی تباہی پر مبنی ہے۔

اہم مطالبات

① عورتوں کو ہر لحاظ سے مردوں کے مساوی حقوق دیے جائیں۔
② عورتوں کو گھروں میں قید کر کے نہ رکھا جائے۔
③ اسلامی ممالک میں عورت کو پردے کی بے جا پابندی سے آزاد کیا جائے۔
④ عورتوں اور مردوں کے لیے یکساں اخلاقی ضابطے مقرر کیے جائیں۔
⑤ عورت کو گھر میں خاوند کی خدمت اور بچوں کی دیکھ بھال سے آزاد کر دیا جائے یا پھر اس کو اس کا معاوضہ دیا جائے۔
⑥ شادی نے عورت کو جنسی غلام بنا دیا ہے لہٰذا عورت پر [illegible] کی پابندی نہیں ہونی چاہیے۔
⑦ عورت کو طلاق کا حق تفویض کیا جائے۔
⑧ اگر شوہر بیوی سے حقوق زوجین پورا کرنے کے لیے اصرار کرے تو اس پر زنا بالجبر کا مقدمہ درج کیا جائے جس کی کم سے کم سزا عمر قید ہو۔
⑨ خاندان کے موجودہ ڈھانچے کو تبدیل کیا جائے کیونکہ یہ عورتوں کے استحصال کا ذریعہ ہے۔
⑩ شادی کا خاتمہ اور آزاد جنسی تعلقات کا فروغ
⑪ پاکستان سے حدود آرڈیننس کا خاتمہ

اہم مقاصد

خواتین کے عالمی دن کو جس انداز سے منایا جاتا

ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ اس تحریک سے مندرجہ ذیل مقاصد حاصل کرنے کی مذموم کوشش کی جارہی ہے۔

① اسلامی اقدار کی پامالی
② نکاح کی حوصلہ شکنی اور جنسی آزادی کا فروغ
③ خاندانی نظام کی تباہی
④ پردہ کا خاتمہ
⑤ عورتوں کی بے راہ روی

یہ ہے ۸ مارچ خواتین کا عالمی دن.....! کیا اسلام نے عورتوں کے حقوق کا تحفظ نہیں کیا؟

اسلام آفاقی دین اور فطرت کے عین مطابق آسمانی شریعت ہے جس میں کسی قسم کی خامی کا تصور بھی نہیں۔ اس کے قوانین پروردگار عالم کی طرف سے نازل کردہ ہیں جو ہر لحاظ سے مرد اور عورت کے لیے یکساں مفید اور ان کی فلاح وبہبود کے لیے یکساں فائدہ مند ہیں اور ان میں ترمیم کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں۔ اسلام نے جہاں مردوں کو کچھ حقوق ادا کیے ہیں وہاں عورتوں کو بھی بے مثال اور قابل رشک حقوق سے نوازا ہے ان کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

① وہ حقوق جو مرد اور عورت کے لیے مساوی ہیں۔
② وہ حقوق جن میں عورت کو مرد پر برتری حاصل ہے۔
③ وہ حقوق جن میں مرد کو عورت پر برتری حاصل ہے۔

مرد وزن کے مساوی حقوق

اسلام نے مرد اور عورت کے لیے جن حقوق میں مساوات کا اعلان کیا ان کی تفصیل کچھ یوں ہے:

۱۔ نیک اعمال اور ان کے اجر وثواب کا حق:

اللہ تعالیٰ نے بلاتخصیص ہر مرد وعورت کو یہ خوشخبری سنائی کہ جو نیک اعمال کا اہتمام کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا وارث ٹھہرے گا۔ فرمایا:

''جس نے کوئی نیک عمل کیا (وہ) مرد ہو یا عورت جبکہ وہ مومن ہو تو ہم اسے ضرور پاکیزہ زندگی عطا کریں گے اور جو اعمال وہ کرتے تھے ان کا اجر اس سے بہتر دیں گے۔'' (النحل:۹۷)

۲۔ خانگی زندگی کے حقوق:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس بات کا اعلان فرمایا کہ خانگی زندگی میں عورتوں کو بھی ایسے ہی حقوق حاصل ہیں جیسا کہ مردکو ہیں۔ ارشاد ہے:

''ان عورتوں کے بھی ایسے ہی حقوق ہیں جیسے کہ ان پر مردوں کے حقوق ہیں۔'' (البقرۃ:۲۲۸)

۳۔ ملکیت اور میراث کا حق:

یہودی مذہب میں عورت وارث نہیں بن سکتی چاہے وہ میت کی ماں، بیٹی، بہن یا بیوی ہی کیوں نہ ہو۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

- اگر باپ فوت ہو جائے تو اس کے وارث صرف بیٹے ہی ہوں گے۔ (الاحکام الشریعہ ۲/۱۸۷)
- اگر بیٹی شرعی وارثوں میں موجود ہو تو وہ صرف نان ونفقہ کی مستحق ہو گی وہ بھی بلوغت تک اور شادی کرنے کی صورت میں وہ باپ کی جائیداد میں سے شادی کے اخراجات کی ہی مستحق ہو گی۔ (الاحکام الترغیب ۳/۱۴۵)
- اگر کسی عورت کا بیٹا یا بیٹی فوت ہو جائے تو ان کی ماں اپنی اولاد کی جائیداد کی وارث نہیں ہوگی۔ (القارنات القابلات:۲۳۶)
- اگر خاوند پہلے فوت ہو جائے تو بیوی اپنے متوفی خاوند کی جائیداد میں وارث نہیں بن سکتی۔

مشرکین عرب کا دستور تھا کہ جب ان میں کوئی فوت ہوتا تو چھوٹی اولاد اور عورتوں کو وراثت سے محروم کر دیتے تھے صرف اس لیے کہ وہ جنگ میں حصہ نہیں لیتے تھے۔ ان کا معروف قول یہ تھا:

[لَا يَرِثُ إِلَّا مَنْ قَاتَلَ عَلَى ظُهُورِ الْخَيْلِ.]

''کوئی بھی ورثہ حاصل نہیں کر سکتا مگر وہ جو گھوڑے کی پیٹھ پر بیٹھ کر جنگ لڑتا ہے۔''

- اسی طرح ہندوؤں کی مقدس کتابوں میں یہ اعلان واضح طور پر لکھا گیا تھا: ''لڑکی باپ کی جائیداد کی وارث نہیں۔'' (کتاب منو:۱/۱۹۹)

جبکہ اسلام نے عورتوں کو ملکیت اور وراثت کا حق عطا کیا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''جو مال ماں باپ اور رشتہ دار چھوڑ کر مریں، تھوڑا ہو یا بہت، اس میں مردوں کا بھی حصہ ہے اور عورتوں کا بھی،'' (النساء:۷)

۴۔ سماجی حقوق:

اسلام نے عورتوں کو مردوں کی طرح معاشرہ کا باعزت اور قابل احترام شہری قرار دیا۔

اسلام سے قبل عورتوں کے ساتھ ناروا سلوک برتا جاتا تھا انہیں تیسرے درجے کی مخلوق سمجھا جاتا تھا۔ یہودیت، عیسائیت، ہندومت اور دیگر مذاہب میں عورت کو انسان نہیں سمجھا جاتا تھا۔

یہودیوں کے ہاں یہ نظریہ تھا:

''حوا نے آدم کو اللہ تعالیٰ کی حکم عدولی پر اکسایا لہٰذا وہ مکار، بدنیت اور نسل انسانی کی دشمن ہے۔'' (پیدائش)

عیسائیوں کے ہاں عورت کا معاشرتی مقام یہ تھا کہ 'عورت شیطان کے آنے کا راستہ ہے..... وہ آدم کو شجرہ ممنوعہ کی طرف لے جانے والی، اللہ کا قانون توڑنے والی اور مرد کی غارت گری کرنے والی ہے حالانکہ مرد اللہ کی تصویر تھا۔ (ٹرلولین۔ شارح انجیل)

ہندوؤں کا معروف عقیدہ ہے کہ عورت کی کوئی جداگانہ حیثیت نہیں وہ صرف پاؤں کی جوتی ہے جب تک گھس گھس کر ختم نہ ہو جائے اسے پاؤں میں ہی رکھو۔ خاوند مر جائے تو اسے بھی ساتھ ہی جلا ڈالو، اس کی اخروی نجات کا دار ومدار صرف اور صرف خاوند ہے۔

کیا عورت بھول چکی ہے کہ امریکہ میں عورت کو ذبح کیا جاتا تھا او راس کے سینہ کو کاٹ پھینکا جاتا تھا۔ ازبک باشندے ہر سال ایک خاص موسم میں نوجوان لڑکی کا سر کاٹا کرتے تھے تاکہ فصل اچھی ہو اور دوسرے موسم میں بڑھیا کو قربان کیا جاتا تھا تاکہ اس کی چربی سے قبیلہ کا کاہن اپنے جادو کی تکمیل کر سکے۔ یونانی کہا کرتے تھے کہ عورت کے خوبصورت چہرے کے پیچھے نحوست چھپی ہے اور اس کی جبلت ہی برائی پر ہوئی ہے۔ ہالینڈ میں یہ قانون معروف تھا کہ شوہر بیوی کو جس طرح چاہے مار پیٹ سکتا ہے اور وہ اسے مار مار کر اس کے قدم خون سے بھر دے تو بھی کوئی جرم والی بات نہیں۔

ان کے برعکس اسلام نے عورت کو معاشرے کا معزز ترین فرد قرار دیا ہے بلکہ اس کو دنیا میں مرد کے لیے بہترین ساتھی، زندگی کی پہلی عمدہ شے اور مرد پر اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت قرار دیا ہے۔ فرمایا:

''دنیا سامان زینت ہے اور اس کا بہترین سامان صالح عورت ہے۔'' (مسلم:۱۴۶۹)

اور سماجی حقوق دیتے ہوئے فرمایا:

''لوگو سنو! عورتوں کے ساتھ اچھے سلوک سے پیش آؤ۔ تمھیں ان کے ساتھ سختی کا برتاؤ کرنے کا حق نہیں سوائے اس صورت کے جب ان کی طرف سے کوئی کھلی ہوئی نافرمانی سامنے آئے۔'' (ترمذی:۱۱۶۳)

رسول اللہ ﷺ نے عورت کے بارے میں بہت سی ہدایات دی ہیں جن میں ایک یہ ہے:

''کامل مومن وہ ہے جو اپنے اخلاق میں سب سے اچھے ہوں اور تم میں سب سے اچھے وہ لوگ ہیں جو اپنی عورتوں کے حق میں سب سے اچھے ہوں۔'' (ترمذی:۱۱۶۲)

۵۔ حصول انصاف کا حق:

اسلام نے مردوں کی طرح عورتوں کو بھی یہ حق دیا ہے کہ وہ ناانصافی، ظلم اور عدم تحفظ کی صورت میں حصول انصاف کے لیے عدالت کا دروازہ کھٹکھٹائیں اور یہ کہ اسلامی عدالت پر لازمی ہے کہ وہ مردوں کے ساتھ ساتھ عورتوں کو بھی تحفظ فراہم کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''اے ایمان والو! انصاف پر قائم رہنے والے، اللہ کے لیے گواہی دینے والے ہوجاؤ، اگرچہ خود تمہارے خلاف یا ماں باپ، قرابت داروں کے خلاف ہو، چاہے کوئی مالدار ہو یا فقیر (بہر حال) اللہ تعالیٰ دونوں کا خیرخواہ ہے۔'' (النساء:۱۳۵)

۶۔ حصول تعلیم کا حق:

دین اسلام نے مرد اور عورت دونوں کو یکساں حق دیا ہے کہ وہ اپنے آپ کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کریں بشرطیکہ وہ تعلیم وتربیت اور عورتوں کی اخلاقی تعمیر میں معاون ہو اور دینی رجحان کو پختہ کرنے اور مثبت وتعمیری فکر اجاگر کرنے میں مددگار ہو۔

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ''انصار کی عورتیں بہت اچھی ہیں کہ دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرنے سے ان کو حیا منع نہیں کرتی۔'' (بخاری، کتاب العلم تعلیقاً)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام نے عورت کو تعلیم حاصل کرنے کا حق دیا ہے مگر سوچنے کی بات یہ ہے کہ کس تعلیم کا؟ علامہ اقبالؒ نے اسی حقیقت کو ان الفاظ میں ذکر کیا:

جس علم کی تاثیر سے زن ہوتی ہے نازن
کہتے ہیں اس علم کو ارباب نظر موت
بیگانہ رہے اس سے اگر مدرسہ زن
ہے عشق و محبت کے لیے علم و ہنر موت

۷۔ یکساں توجہ کا حق:

اولاد مذکر ہو یا مؤنث ان کے ساتھ ایک جیسا ہی سلوک کریں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''وہ شخص جس نے اپنی بیٹی کو نہ تو زندہ درگور کیا اور نہ اس کو حقیر جانا اور نہ ہی بیٹے کو بیٹی پر ترجیح دی اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔'' (ابوداود:۵۱۴۶ سندہ صحیح)

ایک اور روایت میں فرمایا:

'اللہ سے ڈرو اور اپنے بچوں میں عدل ومساوات کا معاملہ کرو۔'' (بخاری:۲۵۸۷)

وہ حقوق جن میں عورتوں کو مرد پر برتری حاصل ہے:

شاید اس بات سے بعض لوگ متفق نہ ہوں مگر حقیقت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عورت کو بعض ایسے حقوق عطا فرمائے ہیں جن میں اسے مرد پر برتری حاصل ہے۔ جن میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ قدموں تلے جنت کا حق:

پروردگار عالم نے سرور کونین ﷺ کی زبان اطہر سے یہ مہکتا ہوا اعلان جاری کروایا کہ: ''جنت اس (ماں) کے قدموں تلے ہے۔'' ترمذی، (۲۷۸۱) وابن ماجہ (۲۷۸۱)

میرے خالق نے ماں کو ایسا مقام دیا
جنت کو ماں کے قدموں میں رکھ دیا

۲۔ ماں اور حق خدمت

حق خدمت کے سلسلہ میں ماں کو باپ پر برتری عطا کی۔ صحابی رسول معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا:

اللہ کے رسول! ان کی کا زیادہ حقدار کون ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہاری ماں'' صحابی نے پھر عرض کیا: ''پھر کون'' آپ ﷺ نے پھر فرمایا: ''تمہاری ماں'' صحابی نے پھر عرض کیا: ''پھر کون'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہاری والدہ محترمہ'' صحابی رسول نے پھر ہمت کر کے پوچھ لیا اس کے بعد تو آپ نے فرمایا: ''تمہارا باپ۔'' (الترمذی، البر والصلۃ:۱۸۹۷ وابوداود:۵۳۳۹)

۳۔ خالہ بمنزلہ ماں سمجھنے کا حق:

اگر کوئی انسان والدہ کی نعمت سے محروم ہوجائے اور ماں کی پر بہار عاطفت کا سایہ اس کے سر سے ہمیشہ کے لیے اٹھ جائے تو نبی کریم ﷺ نے خالہ کے ساتھ حسن سلوک اور اس کی خدمت کا حکم دیا ہے کیونکہ وہ ماں کے قائم مقام ہے۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! بلاشبہ میں ایک بہت بڑا گناہ کر بیٹھا ہوں تو کیا میری توبہ قبول ہوسکتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

''کیا تیری ماں زندہ ہے؟ (ایک روایت میں والدین کا ذکر ہے)

اس نے عرض کیا نہیں، آپ ﷺ نے دریافت کیا:

''کیا تیری خالہ زندہ ہے؟ اس نے کہا ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو پھر اس کے ساتھ نیکی کر (تیرا گناہ معاف ہوجائے گا)۔''

(الترمذی، الصلۃ:۱۹۰۴۔ صحیح ابن حبان ۴۳۶)

۴۔ بیٹیوں اور بہنوں کی بہترین پرورش اور اسلامی تربیت

اسلام نے والدین اور بھائیوں کو اولاد اور بہنوں کی پرورش، تعلیم وتربیت اور ان کو دینی رجحانات کا حامل بنانے کا حکم دیا ہے۔

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس شخص کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں اور وہ انکے ساتھ اچھا سلوک کرے اور ان کے حقوق ادا کرنے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے تو اس کے لیے جنت ہے۔

(الترمذی، البر والصلۃ ۱۹۱۶۔ وصحیح الترغیب ۱۹۷۳)

درخواست دعائے صحت

جامع مسجد مدینہ اہل حدیث زیلی بازار گوجرانوالہ کے خطیب حضرت مولانا شہباز احمد سلفی کئی ہفتوں سے مختلف عوارض کی وجہ سے علیل ہیں۔ قارئین کرام ان کی صحت کاملہ عاجلہ ونافعہ کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور خصوصی دعا فرمائیں۔ اللھم اشفہ کاملا وعاجلا! (ادارہ)

عالی ہمت لوگوں کی باتیں

تحریر جناب مولانا عبدالمالک مجاہد

دنیا میں کامیاب ترین لوگ وہی ہوتے ہیں جو عالی ہمت ہوتے ہیں۔ اللہ کا فضل وکرم شامل حال ہو تو ایسے لوگ مسلسل محنت اور جد وجہد سے اعلیٰ مقامات حاصل کر ہی لیتے ہیں۔ قدرت بھی ایسے ہی لوگوں کا ساتھ دیتی ہے جو محنتی اور جفاکش ہوتے ہیں۔ یہ بھی قانون قدرت ہے کہ انسان کو وہی ملتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے۔ کسی بھی معاشرے میں پڑھے لکھے افراد کی بڑی قدر وقیمت ہوتی ہے۔ خود اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے: ﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ﴾ (الزمر: 9) ''کہہ دیجیے! کیا پڑھے لکھے اور ان پڑھ آپس میں برابر ہو سکتے ہیں؟'' یعنی ہرگز نہیں ہو سکتے۔

بلاشبہ ایک پڑھا لکھا شخص جس نے اپنے سینے میں بہت سے علوم محفوظ کر رکھے ہوں' ایک جاہل کے مقابلہ میں بہتر اور خوب صورت زندگی گزارتا ہے۔

قارئین کرام! راقم الحروف کو بے شمار بڑے لوگوں کے حالات زندگی پڑھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ ان کے بچپن کے حالات پڑھے ہیں۔ ان میں اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جو سیلف میڈ تھے۔ انہوں نے زمانہ تعلیم میں سخت محنت کی اور دوسرے لوگوں کے مقابلے میں کہیں آگے نکل گئے۔

اللہ کے رسول ﷺ کے چچا زاد بھائی عبداللہ بن عباس غیر معمولی صلاحیتوں کے مالک تھے۔ یہ ہاشمی جوان مکہ مکرمہ میں پیدا ہوا۔ اللہ کے رسول ﷺ اپنے خاندان کے لوگوں کے ساتھ شعب ابی طالب میں محصور تھے کہ آپ کے چچا عباس بن عبدالمطلب نے آپ کو خوش خبری سنائی کہ ان کے گھر نومولود کی آمد متوقع ہے۔ ان کی اہلیہ ام الفضل امید سے تھیں۔ ہاشمی گھرانہ بڑا مقدس اور محترم گھرانہ ہے۔ نبی کریم ﷺ نے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پوری کائنات میں سے اس گھرانے کو چن لیا۔ اللہ کے رسول ﷺ کو ایک نومولود کی آمد کی اطلاع ملی تو بہت خوش ہوئے۔ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ہمارے چہروں کو ایک غلام یعنی لڑکے کی آمد سے روشن کرے۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں: «عَسَى اللَّهُ أَنْ يُبَيِّضَ وُجُوهَنَا بِغُلَامٍ» عین ممکن ہے اللہ تعالیٰ ہمیں ایک لڑکے کی خوش خبری عطا کر کے ہمارے چہروں پر خوشیاں بکھیر دے۔'' اللہ کے رسول ﷺ کی دعا اور خواہش کے عین مطابق ہجرت سے چار برس پہلے سیدنا عبداللہ بن عباس اس دنیا میں تشریف لائے۔ نو مولود کو اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ آپ نے اپنے مبارک لعاب دہن سے انہیں گھٹی دی۔ سبحان اللہ! اس ہاشمی نوجوان کی خوش قسمتی کے کیا کہنے! سب سے پہلے اس کے پیٹ میں جو خوراک گئی' وہ اللہ کے رسول ﷺ کا لعاب دہن تھا۔ اس کے ساتھ ہی علم' دانائی' حکمت' ذہانت' فطانت اور حلم آپ کے رگ وپے میں داخل ہو گئے۔

سبحان اللہ! اس ہاشمی نوجوان کی خوش قسمتی کے کیا کہنے! سب سے پہلے اس کے پیٹ میں جو خوراک گئی' وہ اللہ کے رسول ﷺ کا لعاب دہن تھا۔ اس کے ساتھ ہی علم' دانائی' حکمت' ذہانت' فطانت اور حلم آپ کے رگ وپے میں داخل ہو گئے۔

اللہ کے رسول نے بذات خود ان کی تربیت فرمائی۔ رسول اللہ ﷺ کی اہلیہ محترمہ سیدہ میمونہ ان کی خالہ تھیں۔ وہ ان سے بے حد محبت اور پیار کرتی تھیں۔ عبداللہ بالعموم انہی کے گھر میں رہتے تاکہ اللہ کے رسول ﷺ کی صحبت میسر آئے۔ عبداللہ بہت خوبصورت' گورے چٹے رنگ کے تھے۔ جسم قدرے بھاری تھا' قد لمبا تھا اور بہت عالی ہمت تھے۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر کوئی کسی بڑے گھرانے سے تعلق رکھتا ہے تو اسے محنت کرنے کی ضرورت نہیں' مگر یہ بات درست نہیں۔ دنیا میں جو لوگ بڑے بڑے مقامات پر پہنچتے ہیں وہ اپنی محنت' لگن' کوشش اور جد وجہد کے نتیجے میں ہی اعلیٰ مقام حاصل کر پاتے ہیں۔ اسلام میں ''علم لدنی'' کا کوئی تصور نہیں۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما رات کو کئی مرتبہ اللہ کے رسول ﷺ کے گھر ہی میں سو جاتے۔ آپ کی صحبت اختیار کرتے اور آپ سے علم سیکھتے۔

اللہ کے رسول ﷺ کی وفات کے وقت آپ کی عمر تیرہ سال تھی۔ ایک دن عبداللہ نے ایک انصاری صحابی سے کہا: اس وقت مدینے میں اللہ کے رسول ﷺ کے بہت سارے صحابہ موجود ہیں جن کے پاس آپ کی حیاۃ طیبہ کے واقعات اور آپ کی احادیث کا علم موجود ہے' کیوں نہ ہم ان کے پاس چلیں اور ان سے علم حاصل کریں اور ان سے احادیث سنیں۔ وہ انصاری کہنے لگے: عبداللہ! تم کیا سمجھتے ہو کہ لوگ اتنے اتنے جلیل القدر صحابہ کرام کے موجود ہوتے ہوئے مسائل کا علم حاصل کرنے کے لیے تمہارے پاس آئیں گے؟ انصاری صحابی کا موقف یہی تھا کہ اگر کسی کو دینی مسئلہ میں رہنمائی کی ضرورت ہوگی تو وہ سیدنا ابوبکر صدیق' عمر فاروق' زید بن ثابت اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم جیسے صحابہ کے پاس جائیں گے' تمہارے پاس تو نہیں آئیں گے' تم تو ابھی تیرہ سال کے نوعمر لڑکے ہو۔

قارئین کرام! آگے بڑھنے سے پہلے یہ جان لیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے لیے اس طرح دعا فرمائی تھی: «اللَّهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّينِ» ''اے اللہ! اسے دین کی سمجھ عطا فرما۔'' ایک دوسری حدیث کے الفاظ یہ ہیں: «اللَّهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ» ''اے اللہ! اسے قرآن کریم کا علم عطا فرما۔'' ایک تیسری روایت کے الفاظ اس طرح ہیں: «اللَّهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِكْمَةَ» ''اے اللہ! اسے حکمت سکھا۔'' ایک اور موقع پر ان کے لیے اس طرح دعا فرمائی: «اللَّهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَعَلِّمْهُ التَّأْوِيلَ» ''اے اللہ! اسے دین کی سمجھ عطا فرما اور تفسیر قرآن کا علم عطا فرما۔'' لیکن اس کے باوجود وہ ایک انصاری صحابی سے کہہ رہے ہیں کہ چلو چل کر صحابہ کرام سے علم حاصل کرتے ہیں۔ گویا سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے آنے والی نسلوں کو یہ سبق دیا کہ اگر تمہیں بڑا آدمی بننا ہے تو عالی ہمت بنو اور علم حاصل کرو۔ آئیے!

ذرا دیکھتے ہیں کہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے علم حاصل کرنے کے لیے کیا کیا محنتیں کیں۔ جب اس انصاری کے جواب سے مایوس ہوئے تو اکیلے ہی صحابہ کرام کے گھروں میں جانا شروع کر دیا۔ ان سے ملاقاتیں کرتے' ان سے سوالات کرتے' خوب خوب پوچھتے۔ ان سے احادیث سنتے اور انہیں اپنے دل ودماغ میں جگہ دیتے۔

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے لیے صبح وشام یا دوپہر کچھ اہمیت نہیں رکھتے تھے۔ وہ علم کے پیاسے تھے اور کتنی ہی بار دوپہر کے وقت کسی صحابی کے گھر جا پہنچتے تھے' جب وہ صحابی قیلولہ کر رہے ہوتے۔ یہ ان کے گھر کے باہر بیٹھ جاتے اور انتظار کرتے کہ کب وہ اپنی نیند سے بیدار ہوں اور ان کی بات سنیں۔ یہ صاحب خانہ کے باہر نکلنے تک خاک نشین ہو کر انتظار کرتے اور موسم کی سختیاں برداشت کرتے۔ جب تھک جاتے تو اپنی چادر کو سرہانے رکھ کر ان کے گھر کی چوکھٹ پر ہی لیٹ جاتے۔ جب گرم اور تیز ہوائیں چلتیں تو گرد وغبار سے ان کا جسم اٹ جاتا۔ سبحان اللہ! یہ بھی استاد کے ادب کا ایک انداز ہے کہ وہ گھر کے باہر ہی بیٹھ جاتے۔ اگر وہ گھر والوں سے کہتے کہ وہ اندر آ کر بیٹھنا یا انتظار کرنا چاہتے ہیں تو کیا وہ انکار کرتے؟ ہرگز نہیں۔ ان کے لیے تو اس سے بڑا شرف کوئی نہ ہوتا کہ اللہ کے رسول ﷺ کے چچازاد ان کے گھر تشریف لائے ہیں۔

جب وہ صحابی قیلولہ سے فارغ ہو کر گھر سے باہر نکلتے اور گھر سے باہر ابن عباس کو دیکھتے تو کہتے: «مَرْحَبًا بِابْنِ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ» خوش آمدید! اللہ کے رسول ﷺ کے چچازاد' آپ نے آنے کی زحمت کیوں گوارا کی۔ ہمیں پیغام بھجوا دیا ہوتا ہم حاضر خدمت ہو جاتے۔

اب ذرا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا جواب ملاحظہ کیجیے۔ فرماتے: میں آپ کے پاس حاضر ہونے کا زیادہ حق دار تھا کیونکہ علم حاصل کرنے کے لیے صاحب علم کی خدمت میں حاضر ہوا جاتا ہے۔ علمائے دین طالب علموں کے پاس نہیں آیا کرتے۔ فرماتے ہیں: پھر میں ان سے سوالات کرتا' اپنے مسائل پر ان کے جوابات سے میری تشفی ہو جاتی۔

قارئین کرام! جو لوگ حصول علم کے لیے جد وجہد اور محنت کرتے ہیں وہ عالی ہمت ہوتے ہیں۔ ان کے سامنے کوئی گول' ہدف اور واضح منزل ہوتی ہے۔ پھر وہ عبد اللہ بن عباس بنتے ہیں' جنہیں امت کے فضلاء نے حبر الأمۃ کا خطاب دیا ہے۔ راقم کے نزدیک اس کا معنی ''علامہ'' ہے۔ لوگ ان کے گرد جمع ہیں' ان سے سوال کر رہے ہیں۔ عبد اللہ ان کے سوالات کے تسلی بخش جوابات دے رہے ہیں۔ وہ انصاری صحابی کہنے لگے: عبد اللہ مجھ سے زیادہ عقلمند اور دور اندیش تھے۔

وہ لوگ جنہوں نے اپنی جد وجہد' محنت اور عالی ہمتی سے بلند مقام حاصل کیا' ان میں عبد الملک اصمعی کا نام بہت معروف ہے۔ یہ علم نحو' علم کلام اور شاعری میں بلند مقام پر فائز تھے۔ اصمعی بصرہ میں پیدا ہوئے۔ ان کا تعلق ایک علمی گھرانے سے تھا۔ گھر میں شرافت' تقویٰ اور علم تو موجود تھا' مگر مال ودولت سے خالی تھا۔ انہیں علم حاصل کرنے کا بہت شوق تھا۔ یہ بصرہ میں ایک کمرے کے مکان میں رہتے تھے۔ ہر روز گھر سے حصول علم کے لیے نکلتے۔ تفسیر' حدیث' نحو' بلاغت' شعر وشاعری' تاریخ جیسے علوم یہ مختلف اساتذہ سے حاصل کر کے گھر لوٹتے تھے۔ ان کے پاس بڑی بڑی کتابیں تھیں جنہیں یہ بہت شوق سے پڑھتے اور انہیں حفظ کرنے میں لگے رہتے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ صبح وشام مختلف اساتذہ کی خدمت میں بھی حاضر ہوتے اور ان سے مختلف علوم کے اسباق پڑھتے۔ مال ودولت کمانے یا جمع کرنے کا ان کے پاس وقت ہی نہیں تھا۔ ان کا ایک کمرے کا گھر بصرہ شہر کے آخری کنارے پر واقع تھا۔ گھر کے قریب ہی ایک بقالہ تھا جہاں سے انہیں روز مرہ ضرورت کی تمام اشیاء بآسانی مل جایا کرتی تھیں۔ بقالے کا مالک ان کا خیال رکھتا' انہیں ادھار کی ضرورت پڑتی تو دے دیتا' مگر اس دوران علم پر تنقید کرنا نہیں بھولتا تھا۔ کہتا: چھوڑو برخوردار! علم تم نے بہت حاصل کر لیا۔ وہ انہیں مسلسل اکساتا رہتا کہ جو تم نے پڑھ لیا کافی ہے۔ اب تم کچھ کمانے کی طرف توجہ دو۔

اصمعی کی عمر اس وقت بیس سال سے کچھ کم تھی۔ انہیں بقالے والے کی باتیں اچھی نہ لگتیں' مگر وہ مجبور تھے کہ صبح وشام اساتذہ کے پاس جاتے ہوئے انہیں اس بقالے والے کے سامنے سے گزرنا پڑتا۔ بقالے والے کی کڑوی کسیلی باتوں کے اب وہ عادی ہو چکے تھے۔ بقالے والا ان کے بارے میں مکمل معلومات رکھتا تھا۔ ایک دن اس نے کہا: سنو بیٹا! تم اساتذہ کے پاس اپنا وقت ضائع کر رہے ہو۔ چھوڑو پڑھائی کو' تم کوئی کام کرو۔ اصمعی اس سے کہتے: دیکھیں جی! میں نے قرآن کریم حفظ کر لیا ہے۔ مجھے نحو پر عبور حاصل ہے۔ میں تاریخ' ادب اور اشعار پر بھرپور دسترس رکھتا ہوں۔ وہ ان کا مذاق اڑاتا اور کہتا: چھوڑو اس تعلیم کو! میں نے تمہیں بتلایا ہے کہ تمہیں اس علم سے کچھ ملنے والا نہیں۔ میرے پاس تمہارے لیے ایک مشورہ ہے کہ تم یہ بھاری بھرکم کتابیں جو تمہارے پاس ہیں میرے حوالے کر دو۔

قارئین کرام! اس دور میں کتابیں آج کی طرح کاغذ پر نہیں لکھی جاتی تھیں۔ کاغذ تو بہت بعد میں ایجاد ہوا۔ نہ ہی اس زمانے میں فاؤنٹین پین تھے کہ گھنٹوں لکھتے جاؤ' سیاہی ختم نہیں ہوگی۔ نہ پرنٹنگ پریس تھے۔ اس زمانے میں کتابیں چمڑے کے بڑے بڑے ٹکڑوں یا درختوں کے چھلکوں پر لکھی جاتی تھیں۔ قلم دوات کی مدد سے یہ ساری کتب ہاتھ سے تحریر کی جاتی تھیں۔ ان کتابوں پر اگر کبھی بارش پڑ جاتی یا ویسے پانی گر جاتا تو یہ حروف مٹ جاتے یا بہت دھندلے ہو جاتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی حفاظت کے لیے خاص انتظام کرنا پڑتا تھا۔ کتب کی باقاعدہ جلد بندی کی جاتی' اس کے لیے جلد سازی کا شعبہ الگ سے موجود تھا۔ یعنی کچھ لوگ تو یہ کتابیں لکھتے' مگر کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو صرف ان کی جلد بندی کا کام کرتے تھے۔ کتب نویسی کے لیے سیاہی مختلف رنگوں کی استعمال کی جاتی تھی۔ بالعموم سیاہی کا رنگ کالا ہی ہوتا' مگر بعض اوقات سبز یا سرخ روشنائی بھی استعمال میں آتی تھی۔ نامور مؤلفین کی کتب کو باقاعدہ خوشنویس ضبط تحریر میں لاتے۔ طلبہ کو کتابیں لکھنے میں بہت محنت کرنا پڑتی۔

قارئین کرام! جو لوگ حصول علم کے لیے جد وجہد اور محنت کرتے ہیں وہ عالی ہمت ہوتے ہیں۔ ان کے سامنے کوئی گول' ہدف اور واضح منزل ہوتی ہے۔ پھر وہ عبد اللہ بن عباس بنتے ہیں' جنہیں امت کے فضلاء نے حبر الأمۃ کا خطاب دیا ہے۔

ایک روز اس بقالے کے مالک نے اصمعی سے کہا: تم یہ صبح وشام اساتذہ کے پاس جانا چھوڑو۔ یہ بھاری بھرکم کتب میرے حوالے کرو۔ ہم انہیں ایک بڑے برتن میں ڈال کر اوپر سے ان پر پانی انڈیلیں گے پھر دیکھیں گے کہ ان میں کون سے رنگ کی روشنائی نکلتی ہے۔ کاغذ پر کالا رنگ پھیلتا ہے' یا پھر سبز اور سرخ رنگ انہیں رنگین بناتا ہے۔ قارئین کرام! اولوالعزمی اور عالی ہمتی اس کو کہتے ہیں کہ اصمعی کو بقالے والے کی بات بہت بری لگی۔ انہوں نے یہ بات ایک کان سے سنی اور دوسرے کان سے اڑا دی۔ پھیکی مسکراہٹ سے بقالے والے کی طرف دیکھا اور اس کے مشورے کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے درس کی طرف چل دیے۔ آج اصمعی خاصے بددل ہوئے۔ انہوں نے سوچا بقالے والے سے ملاقات نہیں کرنی چاہیے' مگر مشکل یہ تھی کہ یہ بقالہ ان کے راستے میں آتا تھا۔ بقالے کا مالک انہیں دیکھتے ہی اپنا فلسفہ بگھارنے لگتا۔ اس مشکل کا حل انہوں نے یہ نکالا کہ صبح فجر کی نماز کے فوراً بعد بقالہ کھلنے سے پہلے وہ وہاں سے گزر جاتے اور شام کو اس وقت آتے جب وہ بقالہ بند کر کے اپنے گھر جا چکا ہوتا۔

اب تو اصمعی نے ایک نئے جوش اور ولولے کے ساتھ پڑھنا شروع کر دیا۔ ان کا نان ونفقہ آہستہ آہستہ ختم ہوتا چلا جا رہا تھا۔ پہننے کے کپڑے بھی بوسیدہ ہو چکے تھے۔ انہوں نے گھر میں جو کچھ تھا تھوڑا تھوڑا کر کے بیچنا شروع کر دیا اور اپنے اخراجات بے حد کم کر دیے۔ پیسے بچانے کے لیے انہوں نے حجام کے پاس جانا بھی بند کر دیا۔ وہ کئی کئی روز تک اپنے کپڑے دھوتے نہ غسل ہی کر پاتے۔ جہاں تک ان کے علم حاصل کرنے کا شوق تھا تو وہ دن بدن بڑھتا ہی چلا جا رہا تھا۔ ایک دن وہ بصرہ کے پرانے بازار سے گزر رہے تھے۔ وہاں ایک شخص زور زور سے آواز لگا رہا تھا: ارے! ہے کوئی شخص جو مجھے اصمعی سے ملوا دے۔ مجھے اس کے ساتھ ضروری کام ہے۔ کون ہے جو مجھے اصمعی کا پتہ بتلا دے۔ بازار کے لوگ اصمعی کو جانتے تھے۔ انہوں نے اشارہ کرتے ہوئے اس شخص سے کہا: وہ دیکھو! اصمعی جا رہا ہے۔

وہ شخص تیزی سے میری طرف بڑھا اور مجھ سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہنے لگا: کیا آپ ہی اصمعی ہیں؟ ادیب' شاعر' لغوی' ماہر علم نحو؟ میں نے اثبات میں جواب دیا تو کہنے لگا: مجھے بصرہ کے گورنر محمد بن سلیمان ہاشمی نے تمہارے پاس بھیجا ہے۔ وہ تمہارے ساتھ فوری ملاقات کا خواہاں ہے' مگر تمہاری یہ حالت' یہ حلیہ' یہ پھٹا پرانا لباس..... اس حالت میں تمہیں گورنر سے ملاقات نہیں کرنی چاہیے۔ ملاقات سے پہلے تمہیں اپنی وضع قطع تبدیل کرنی چاہیے۔ اصمعی نے کہا: میرے پاس نان ونفقہ مدت سے ختم ہو چکا ہے اس لیے میں نے حمام جانا چھوڑ رکھا ہے۔ اس زمانے میں بھی آج کی طرح بعض علاقوں میں گرم حمام ہوتے تھے۔ لوگ گرم پانی سے غسل کرتے تھے۔ بعض حماموں میں مساج یا مالش وغیرہ کرنے کے لیے ملازم بھی ہوتے تھے جس طرح آج بھی چائنا میں فٹ مساج کیا جاتا ہے۔

قارئین کرام! عربوں میں حمام زمانہ قدیم سے چلے آ رہے ہیں۔ راقم الحروف کو ایک دفعہ دمشق میں نور الدین زنگی کے دور سے موجود آٹھ سو سالہ پرانے حمام میں غسل کرنے کا اتفاق ہوا۔ یہ بہت ہی منفرد تجربہ تھا جسے پندرہ یا اٹھارہ سال گزرنے کے باوجود میں ابھی تک بھلا نہیں سکا۔ یہ بہت بڑا حمام تھا جو اندرون دمشق واقع تھا۔

اصمعی کو جب ہزار درہم کی رقم ملی تو انہوں نے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کر دیے اور کہا: اللہ! تیرے فضل وکرم کی بارش کا آغاز ہو گیا ہے۔

یہ کم از کم ایک کنال کے رقبہ میں ہوگا۔ وہ شخص اصمعی سے کہنے لگا: میں جلد ہی تم سے دوبارہ ملاقات کروں گا۔ تم ذرا انتظار کرو' مجھے تھوڑا سا وقت درکار ہے۔ گورنر کا آدمی سیدھا گورنر کے پاس گیا اور اسے بتایا کہ اصمعی سے اس کی ملاقات تو ہو گئی ہے' مگر اس کا لباس اور وضع قطع اس قابل نہیں کہ وہ آپ سے ملاقات کر سکے۔ وہ بہت ہی خستہ حالی کا شکار ہے۔ گورنر نے اسے ایک ہزار درہم دیا اور کہا: جا کر اصمعی سے کہو کہ اس رقم سے نیا لباس خریدے اور نہا دھو کر مجھ سے ملاقات کرے۔

اصمعی کو جب ہزار درہم کی رقم ملی تو انہوں نے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کر دیے اور کہا: اللہ! تیرے فضل وکرم کی بارش کا آغاز ہو گیا ہے۔ سب سے پہلے وہ حجام کے پاس گئے اور اپنے بال ترشوائے' اب انہوں نے نیا لباس خریدا اور اپنا رخ حمام کی طرف کر لیا۔ وہاں جا کر گرم پانی سے خوب اچھی طرح غسل کیا اور جسم کا میل کچیل دور ہونے کے بعد نیا لباس زیب تن کر کے گورنر سے ملاقات کے لیے چل دیے۔ گورنر سے ملاقات ہوئی تو اس نے پوچھا: کیا تم ہی اصمعی ہو؟ شاعر' ادیب' خطیب' نحوی' لغوی' عالم؟ اصمعی نے کہا: جی ہاں میں ہی وہ اصمعی ہوں۔ گورنر کہنے لگا: دراصل خلیفہ ہارون الرشید کو اپنے بچوں کے لیے ایک اچھے معلم کی ضرورت ہے جو انہیں قرآن' حدیث' ادب' شعر اور نحو کی تعلیم دے سکے اور انہیں خطاطی اور لکھنا پڑھنا بھی سکھائے۔ میں نے یہاں لوگوں سے جب پوچھا کہ بصرہ میں کون سا شخص ایسا ہے جو اعلیٰ درجے کا معلم ہو تو لوگوں نے تمہارا نام لیا۔ اب تم مجھے بتاؤ کہ کیا تم خلیفہ کے بچوں کو تعلیم دینے پر راضی ہو؟ اصمعی کہتے ہیں: مجھے اس سے زیادہ اور کیا چاہیے تھا؟ میں نے فوراً ہامی بھر لی۔ گورنر نے میرے سفری اخراجات کا انتظام کیا۔ میں اپنے گھر آیا' جو کچھ سامان تھا اسے پیک کیا' گھر کو صاف کر کے میں بغداد کے لیے روانہ ہوا۔ خلیفہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے گرمجوشی سے میرا استقبال کیا اور بہت عمدہ مہمان نوازی کی۔ آج کل کی اصطلاح میں خلیفہ نے اصمعی کو شاہی مہمان کا پروٹوکول دیا۔ جب بچوں کو تعلیم دینے کی بات طے ہو گئی تو اصمعی نے انہیں پڑھانا شروع کیا۔ خلیفہ اپنے بیٹوں کے استاذ کی قابلیت اور لیاقت سے بہت متاثر ہوا۔ اس نے نہایت اچھی تنخواہ مقرر کی اور اصمعی پر انعام واکرام کی بارش کر دی۔ دس سال تک وہ بغداد میں خلیفہ کی اولاد کو تعلیم دیتے رہے۔

دس برس کے اس عرصہ میں انہوں نے اپنے پاس زر کثیر جمع کر لیا۔ اس رقم میں سے انہوں نے بصرہ میں اپنے لیے ایک شاندار محل خریدا اور بصرہ میں بہت سے باغات بھی خرید لیے۔ جب دس برس کے بعد اصمعی واپس بصرہ جانے لگے تو اس موقع پر خلیفہ نے ان کی طرف شکریے کا پیغام بھیجا اور کہلا بھیجا کہ اگر آپ کی کوئی تمنا ہو تو ہم اسے پورا کرنے میں تاخیر نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا: ہاں میری ایک خواہش ہے کہ آپ بصرہ کے گورنر کو یہ حکم دیں کہ جب میں بصرہ میں داخل ہوں تو وہ خود اور ان کے ساتھی حکام میرے استقبال کے لیے شہر کے

باقی صفحہ 9 پر

ماں باپ سے حسن سلوک

تحریر: جناب حافظ بشارت اللہ

ان کے دل میں اللہ رب العالمین نے ایک دوسرے کے ساتھ رحم وکرم کرنے کا مادہ رکھا ہے جس کی وجہ سے انسان دنیا میں ایک دوسرے سے الفت ومحبت' پیار' دلجوئی اور دل لگی کرتا ہے اور عزت واحترام سے پیش آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کے بعد انسانی رشتوں میں سب سے بڑا حق والدین کا ہے۔ اللہ تعالیٰ والدین کے ساتھ پیار ومحبت' رحم وکرم سے پیش آنے کا حکم دیتا ہے' چونکہ وہ خود ارحم الراحمین ہے' اسی رحم کا کچھ حصہ اس نے اپنے بندوں میں بھی تقسیم کر دیا ہے جس کی وجہ سے انسان آپس میں ایک دوسرے سے الفت ومحبت' رحم وکرم' عزت واحترام سے پیش آتا ہے۔ یہ مادہ اللہ تعالیٰ نے جانوروں' حیوانوں' درندوں اور پرندوں میں بھی رکھا ہے' جانوروں میں دیکھیے کہ کتے اپنے بچوں سے اور بچے بچپن میں اپنے ماں باپ سے پیار ومحبت کرتے ہیں' ہاں لیکن انسانوں اور جانوروں کی محبت میں فرق ہے کہ جانوروں کی اولاد اپنے والدین سے صرف چند دنوں کے لیے محبت کرتے ہیں' لیکن جیسے ہی وہ کھانے' پینے اور کھیلنے کودنے کے قابل ہو جاتے ہیں تو ان کی یہ رشتہ داری ختم ہو جاتی ہے اور بعد میں انہیں یہ پتہ بھی نہیں چلتا کہ ان کے ماں باپ کون ہیں؟ اسی طرح پرندوں اور دیگر مخلوقات کا بھی یہی حال ہے۔ غور کرنے کی بات یہ ہے کہ یہ تمام ایک دوسرے سے محبت تو کرتے ہیں لیکن خاطر وتواضع' خدمت' بڑھاپے میں دیکھ بھال نہیں کر سکتے' جس طرح انسان کرتے ہیں۔

انسان کو یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ اس کے اس دنیا میں آنے کا ذریعہ اس کے ماں باپ ہیں' اس کے وجود کا ذریعہ اس کے ماں باپ ہیں' اس کے حسن تربیت کا ثمرہ اس کے ماں باپ ہیں' اس کے نہایت ہی تندرستی والے بدن کا ملجا اس کے ماں باپ ہیں۔

ماں باپ اپنی زندگی میں بچے کے ابتدائی مراحل سے لے کر اس دار فانی سے کوچ کرنے کے درمیانی وقت میں جب بھی اس کو کوئی تکلیف یا پریشانی لاحق ہوتی ہے یا وہ ذرا سی مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے تو ماں باپ اپنے بچے کے بارے میں بہت ہی فکرمند ہو جاتے ہیں اور کبھی کبھار یہ فکر ان کی راتوں کی نیند چھین لیتی ہے اور دل کا سکون وقرار اڑا دیتی ہے اور کھانا حلق سے نیچے اترنا بھی ان کے لیے مشکل امر بن جاتا ہے۔ اس بے وفا اور دھوکہ کی دنیا میں انسان کے لیے ایک وہ ماں باپ ہی ہیں جو اپنے بچوں کے بارے میں کبھی بھی برا نہیں سوچتے اور نہ ہی کبھی ان کا برا ہونے دیتے ہیں اور کبھی کبھار اپنی خواہشات پر بچوں کی خواہش کو ترجیح دیتے ہیں۔ اس طرح اس کے ساتھ خوشی وغمی کے لمحات گزارنے کے بعد اور تمام معاملات یکجا کرنے کی صورت میں اس سے محبت میں دن بدن اضافہ ہی ہوتا جاتا ہے اور کیوں نہ ہو ماں نے جو اسے نو ماہ پیٹ میں رکھا اور اس کو جنا اور دودھ پلایا اور باپ برابر اس کا ساتھ دیتا رہا' عورت کے حالت حمل کے نازک پن کا خیال کرتا رہا اور وضع حمل (پیدائش کے وقت) ماں جسمانی تکلیف کو برداشت کرتی رہی تو باپ اس کے وسائل کے بارے میں کوشش کرتا رہا اور پیدائش کے بعد دودھ کی ذمہ داری ماں کی تھی تو باپ اس بچے کے دودھ کے خرچ کا ذمہ دار قرار پا کر حق نبھاتا رہا۔

بھلا بتائیے! جب انسان کے پیدائش سے لے کر اس کے بڑا ہونے تک اس کی پرورش ودیکھ بھال اور تربیت میں ماں باپ کا اتنا بڑا کردار اور رول ہے تو کیوں نہ ان کے اس احسان کو اولاد ان کے بڑھاپے میں یاد کر کے ان کے ساتھ حسن سلوک کرنے کے مستحق قرار پائیں؟

اسی احسان کو اللہ رب ذوالجلال والاکرام نے قرآن مجید میں متعدد مقامات پر ذکر کیا ہے اور یہ بھی کہا کہ حقوق اللہ کی ادائیگی کے بعد والدین حسن سلوک کے سب سے زیادہ مستحق ہیں۔

جب انسان کے پیدائش سے لے کر بڑا ہونے تک اپنی پرورش ودیکھ بھال اور تربیت میں ماں باپ کا اتنا بڑا کردار اور رول ہے تو کیوں نہ ان کے اس احسان کو اولاد ان کے بڑھاپے میں یاد کر کے ان کے ساتھ حسن سلوک کرنے کے مستحق قرار

آیات قرآنی:

﴿وَ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ لَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا﴾ (النسآء: 36)

''اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک واحسان کرو۔''

مذکورہ آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ کی عبادت اور شرک کا تذکرہ کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیا ہے۔ یعنی انسان حقوق اللہ کے بعد حقوق العباد میں پہلے اپنے ماں باپ کے حقوق کو ادا کرے۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے قوم موسیٰ' بنی اسرائیل کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

﴿وَ اِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ ۫ وَ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا﴾ (البقرۃ: 83)

''اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے وعدہ لیا کہ تم اللہ کے سوا دوسرے کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔''

سابقہ امت بنی اسرائیل کو اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیا گیا تھا اور عہد بھی لیا تھا اور ہمیں (امت محمدیہ) کو بھی حکم دیا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کے بعد والدین کی اطاعت وفرمانبرداری کریں۔

﴿قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا﴾ (الأنعام: 151)

''آپ کہہ دیجیے کہ آؤ میں تم کو وہ چیزیں پڑھ کر سناؤں جن (کی مخالفت) کو تمہارے رب نے تم پر حرام کیا ہے' وہ یہ ہیں کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت ٹھہراؤ اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو۔''

﴿وَ قَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِيَّاهُ وَ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۝ وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ۝﴾ (بنی اسرائیل)

''اور تیرا پروردگار صاف صاف حکم دے چکا ہے کہ تم اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنا' اگر تیری موجودگی میں ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کے آگے اف تک نہ کہنا' نہ انہیں ڈانٹ ڈپٹ کرنا بلکہ ان کے ساتھ ادب واحترام سے بات چیت کرنا اور عاجزی اور محبت کے ساتھ ان کے سامنے تواضع کا بازو رکھے رکھنا اور دعا کرتے رہنا کہ اے میرے پروردگار! ان پر ویسا ہی رحم کر جیسا کہ انہوں نے میرے بچپن میں میری پرورش کی ہے۔''

﴿وَ وَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّ فِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَ لِوَالِدَيْكَ ؕ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ۝﴾ (لقمان)

''اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے متعلق (حسن سلوک کی) نصیحت کی ہے' اس کی ماں نے دکھ پر دکھ اُٹھا کر اسے حمل میں رکھا اور اس کی دودھ چھڑائی دو برس ہے' تو میری اور اپنے ماں باپ کی شکر گزاری کر (تم سب کو) میری طرف لوٹ کر آنا ہے۔''

﴿وَ وَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا ؕ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّ وَضَعَتْهُ كُرْهًا ؕ وَ حَمْلُهٗ وَ فِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ؕ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَ بَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْۤ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَ عَلٰى وَالِدَيَّ وَ اَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَ اَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ۚ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَ اِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝﴾ (الأحقاف)

''اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیا ہے' اس کی ماں نے اسے تکلیف جھیل کر پیٹ میں رکھا اور تکلیف برداشت کر کے اسے جنا' اس کے حمل کا اور اس کے دودھ چھڑانے کا زمانہ تیس مہینے کا ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ اپنی پختگی اور چالیس سال کی عمر کو پہنچا تو کہنے لگا کہ اے میرے پروردگار! مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر بجالاؤں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر انعام کی ہے اور یہ کہ میں ایسے نیک عمل کروں جن سے تو خوش ہو جائے اور تو میری اولاد بھی صالح بنا۔ میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔''

احادیث نبویہ:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے محبوب عمل کونسا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: [الصلاة على وقتها] ''نماز کو اس کے وقت میں ادا کرنا۔'' میں نے پوچھا پھر کونسا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: [بر الوالدين] ''والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا۔'' (بخاری ومسلم)

اس حدیث میں عنداللہ پہلا محبوب عمل اللہ تعالیٰ کی عبادت کا ذکر کیا گیا ہے' یعنی اللہ کی عبادت (فرض) نماز کو اس کے اول وقت میں ادا کرنے کے بعد والدین کے ساتھ حسن سلوک' والدین کی خدمت' والدین کے آرام وراحت' والدین کے ساتھ خیر خواہی کرنا ہے۔

معاویہ بن جاہمہ السلمی فرماتے ہیں کہ جاہمہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور کہا' اے اللہ کے رسول! میں جہاد کرنا چاہتا ہوں اور آپ سے مشورہ لینے آیا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمہاری ماں ہے؟'' انہوں نے کہا ہاں' آپ ﷺ نے فرمایا: [الزمها فان الجنة عند رجليها] اسے لازم پکڑو (اس کی خدمت کرو) کیونکہ جنت اس کے قدموں کے نیچے ہے۔'' (صحیح نسائی: ۲۹۹۸)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صحابی رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرے اچھے سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ فرمایا کہ ''تمہاری ماں'' پھر پوچھا اس کے بعد کون ہے؟ فرمایا کہ ''تمہاری ماں۔'' انہوں نے پھر پوچھا اس کے بعد کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''تمہاری ماں۔'' پھر پوچھا اس کے بعد کون؟ تب آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر تمہارا باپ۔'' (بخاری: ۵۹۷۱)

پتہ ہے کہ ماں' باپ سے تین گنا زیادہ حسن سلوک کی مستحق کیوں ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ حمل' وضع حمل اور دودھ پلانا۔ یہ تینوں مشقتیں ماں کے ساتھ ہی خاص ہیں' باپ کا ان سے کوئی تعلق ہی نہیں۔

سچ کہا ہے کسی نے:

ماں کی دعا خالی نہیں جاتی
اس کی بد دعا بھی ٹالی نہیں جاتی
برتن مانجھ کر بھی ماں
تین چار بچے پال ہی لیتی ہے
مگر تین چار بچوں سے
ایک ماں پالی نہیں جاتی

صحابہ کرامؓ کا اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک:

سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ''فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ جب مسجد حرام میں تشریف لائے تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے والد سیدنا ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کو لے کر حاضر خدمت ہوئے' جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں دیکھا تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''تم نے اپنے بوڑھے باپ کو گھر ہی میں کیوں نہ رہنے دیا؟ میں خود ان کے پاس آتا۔'' سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا' اللہ کے رسول! آپ کے جانے کے مقابلہ میں ان کا حق زیادہ تھا کہ وہ خود آپ کے پاس آئیں' پھر نبی کریم ﷺ نے ان کے والد کو اپنے سامنے بٹھایا اور ان کے سینے پر ہاتھ پھیرا اور ان سے فرمایا: [اسلم] ''اسلام قبول کر لو' چنانچہ انہوں نے مسلمان ہونا قبول کر لیا۔ (مسند احمد: ۶/۳۴۹)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' وہ فرماتے ہیں:

میری زوجیت میں ایک بیوی تھی' مجھے اس سے بہت محبت تھی جبکہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو اس سے نفرت تھی' انہوں نے مجھ سے فرمایا: ''اسے طلاق دے دو۔'' میں نے انکار کر دیا' تب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس بات کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''اسے طلاق دے دو۔'' چنانچہ میں نے اسے

باقی صفحہ 9 پر

مولانا محمد اسحاق بھٹی تسبیح کا ایک اور موتی لڑی سے نکل گیا

تحریر جناب پروفیسر عبدالعظیم جانباز

ہر ذی نفس کی موت کا وقت مقرر ہے اور کوئی جان بھی تمام تر کوششوں کے باوجود اپنی موت کے وقت کو نہ ایک لمحہ مقدم کر سکتی ہے اور نہ مؤخر۔ انبیائے کرام علیہم السلام سے لے کر عام آدمی تک کے لیے سفر آخرت سے مفرّ نہیں، بس فرق یہ ہے کہ کسی کو پہلے جانا ہے اور کسی کو بعد میں۔ مومن کی موت اس کے لیے راحت اور ابدی آرام کا باعث اور کافر وفاسق کی موت اس کے لیے عذاب اور تکلیف کا باعث ہوتی ہے۔ مومن موت کو خوشی اور فرحت کے ساتھ قبول کرتا ہے اور کافر پر موت دنیا کی سب سے بھاری اور تکلیف دہ چیز ہے۔

نبی رحمت ﷺ کے ایک ارشاد کا مفہوم ہے کہ کافر کی روح قبض کرنے کی مثال ایسی ہے جیسا کہ ایک کانٹے دار شاخ کو جسم سے نکال کر کھینچا جائے اور مومن کی روح بڑی راحت وسکون سے جسم سے نکال لی جاتی ہے۔ اس لیے اللہ کے نیک اور برگزیدہ بندوں کو دیکھا گیا ہے کہ جب ان کا وقت مقررہ آتا ہے تو وہ ہشاش بشاش چہرے کے ساتھ اللہ کا ذکر کرتے ہوئے اس وادی میں قدم رکھتے ہیں اور ملک الموت کی آمد کا خوشی کے ساتھ استقبال کرتے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ جو بڑا ہی مسبب الاسباب ہے، جب اسے اپنے کسی بندے سے کوئی کام لینا ہوتا ہے تو وہ اپنے فضل وکرم سے اپنے منتخب بندے کو اپنے کرم خاص سے نوازتا ہے اور اس کی تربیت وتعلیم کا ویسے ہی بندوبست کرتا ہے، جس پر اللہ تعالیٰ فضل فرماتا ہے، اسے اپنے بندوں میں خاص مقام عطا فرماتا ہے۔ مولانا اسحاق بھٹی رحمۃ اللہ علیہ بھی ایک ایسی شخصیت تھے، وہ ایک عظیم دینی شخصیت تھے۔ دین وملت کی تقویت ومدد کے لیے توفیق الٰہی سے انھوں نے نہ صرف پوری امت کے لیے بلکہ اہل پاکستان کے لیے خصوصاً بڑی محنت ولگن سے کام کیا۔ ان کی تعلیم وتربیت ان کی شخصیت کی تشکیل کے لیے اللہ تعالیٰ نے ایسے اسباب وحالات مہیا فرمائے جن سے ان کی شخصیت کی خصوصی تشکیل ہوئی۔ انھوں نے دعوتِ حق اور فکر اسلامی کے فروغ کے لیے رات دن پوری لگن وجاں فشانی سے کام کیا۔ انھوں نے دعوتِ حق کے لیے نشرواشاعت سے لے کر تعلیم وتربیت کے ہر میدان میں کام کیا۔ وہ ایک ہنر مند اور صاحب قلم تھے۔ وہ ہمدرد ومہربان رفیق تھے۔ اشاعت دین کے سلسلے میں وہ کون سا گوشہ ہے جس میں انہیں درک حاصل نہیں تھا۔ ان کی متحرک وفعال شخصیت سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے اندر غیر معمولی فکر واحساس رکھتے تھے، بلاشبہ ان کا وجود اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت تھی۔ ان کی زندگی میں مجاہدانہ اور حکیمانہ سرگرمیوں کا حسین امتزاج پایا جاتا تھا۔ عجز وانکساری ان کے محاسن کا طرۂ امتیاز تھا۔ مولانا بہت نفیس الطبع، مزاج شناس، چشم ابرو کے اشاروں کو سمجھنے والی شخصیت تھے۔

راقم نے بھٹی صاحب کی روح میں ایک اضطراب دیکھا تھا، وہ ایک مستقل مزاج اور ٹھہری ہوئی شخصیت کے مالک تھے۔ ان کی گفتگو ہیجان، غصے اور غضب سے خالی تھی۔ وہ فرقہ واریت کی فتنہ گری سے کوسوں دور تھے۔

کتابوں میں اکثر پڑھا ہوگا کہ اللہ کے نیک بندے کی علامت یہ ہے کہ اس کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی یاد دل میں تازہ ہو جائے اور علم میں بھی اضافہ ہو۔ بھٹی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو جس نے بھی دیکھا اس نے اس کا مشاہدہ کیا ہوگا' ..... اونچی شخصیت اور علم کا بحر بیکراں ہونے کے باوجود سادگی وعجز وانکساری اور تقویٰ کی اعلیٰ علامت رہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ نبی کریم ﷺ مجلس میں اس طرح تشریف فرماتے کہ باہر سے آنے والا کوئی شخص آپ کی امتیازی حیثیت کو شناخت نہیں کر سکتا تھا۔ حضرت بھٹی صاحب نے اپنی تمام زندگی اس سنت کی تقلید کرتے ہوئے گزار دی۔ زمانہ طالب علمی سے ہی آپ کو اللہ تعالیٰ نے بہت ہی ممتاز اور بلند مرتبہ عطا کیا تھا، لیکن آپ نے ان بلند مرتبوں کے باوجود اپنا تشخص مٹا کر رکھا تھا۔ آپ کی ذات میں سیاسی ومذہبی ہُلڑ بازی وکلا بازی کی صفات دور دور تک نہ تھیں اور نہ ہی ساری زندگی سیاسی اور مذہبی اقتدار کا نشہ آپ کی ذات کا حصہ بن سکا۔ عہدوں کی پیش کش کے باوجود آپ عہدوں اور مرتبوں کی بندر بانٹ کی دلدل کا حصہ کبھی نہ بنے۔ راقم نے ایک مرتبہ ان سے مذہبی عہدوں کے حوالے سے استفسار کیا تو انھوں نے فرمایا کہ

''میرا کامل ایمان ویقین ہے کہ دنیاوی، سیاسی اور مذہبی مرتبے اور عہدے انسان کو اصل منزل سے ہٹا دیتے ہیں، بظاہر کام دین کا ہوتا ہے مگر حقیقت حال کرّ وفر، دکھاوا، ظاہری ٹھاٹھ باٹھ اور دنیاداری، دین کا لبادہ اوڑھ کر کام دنیاداروں والے، یہ کسی بندۂ مومن کی شان نہیں ہوسکتی''۔

راقم نے بھٹی صاحب کی روح میں ایک اضطراب دیکھا تھا، وہ ایک مستقل مزاج اور ٹھہری ہوئی شخصیت کے مالک تھے۔ ان کی گفتگو ہیجان، غصے اور غضب سے خالی تھی۔ وہ فرقہ واریت کی فتنہ گری سے کوسوں دور تھے، نفرت اس پاک دل وپاک باز شخص کے جذبہ واحساس میں کبھی گھر نہ کر سکی۔ وہ اتحاد بین المسلمین کے زبردست داعی تھے، ان کی زبان نے کبھی زہر افشانی نہ کی۔ ختم نبوت کی تحریک ان کی روح میں رچی بسی تھی اور وہ ساری زندگی اس کے لیے جدوجہد کرتے رہے، حقیقت میں ان کی زندگی ایک مجاہدانہ زندگی تھی۔ ان کی تحریروں سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ ایک مشکل اور طویل بات کو عجیب طریقے سے آسان زبان میں پیش کرنے میں طاق تھے۔ کسی بھی موضوع کا خلاصہ نکال کر قارئین کے سامنے رکھ دینے پر عجیب قدرت رکھتے تھے۔ ان کا سینہ واقعی بے بہا یادوں کا خزینہ تھا اور پھر اللہ تعالیٰ نے حافظہ بھی بلا کا عطا کیا ہوا تھا۔ وہ بلاشبہ اپنی ذات میں ایک مکمل ادارہ اور انجمن کا درجہ رکھتے تھے۔ مولانا بھٹی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا قلم وقرطاس کا سلسلہ بڑا طویل ہے۔ ہم ان کی علمی وفکری اور تاریخی داستانوں سے فیض یاب ہوتے رہیں گے اور یہ یقیناً علم کی صورت میں ان کے لیے ایک صدقہ جاریہ بنے گا۔

بھٹی صاحب کی زندگی کے درخشاں پہلوؤں کو احاطہ تحریر میں لانے کے لیے ہمارے عزیز دوست جناب محترم مولانا رمضان یوسف سلفی صاحب حفظہ اللہ نے ''مؤرخ اہل حدیث مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب حیات وخدمات'' کو قلم بند کرنے کی نہایت خوبصورت کوشش کی ہے جس سے خواندگانِ محترم یقیناً مستفید ومحظوظ ہوں گے۔ سلفی صاحب نے یہ کتاب مرتب کر کے یقینی طور پر جماعت اہل حدیث پر جو قرض تھا، اپنی بساط اور انتہائی کم وسائل سے اتارنے کی کوشش کی۔ ان کی یہ انفرادی کوشش یقیناً لائق تحسین ہے اور ساتھ ساتھ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد علی جانباز رحمۃ اللہ علیہ کا ادارۂ جامعہ رحمانیہ سیالکوٹ بھی تحسین کا مستحق ہے جنھوں نے اس کتاب کو بڑے خوبصورت انداز میں شائع کروایا۔ اس خوبصورت سوانح عمری کی نظر ثانی جناب محترم بھٹی صاحب نے بذات خود کی تھی۔

رمضان سلفی صاحب کی کتاب میں مختلف علما کرام نے بھٹی صاحب کی شخصیت پر اپنی اپنی نگارشات کا اظہار فرمایا تھا، ان میں سے چند ایک علما کرام کے اقتباسات قارئین کی معلومات اور دلچسپی کے لیے پیش خدمت ہیں۔

محترم اصغر علی امام مہدی السلفی حفظہ اللہ:

(ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث، بھارت)

امام صاحب، بھٹی صاحب کے بارے میں فرماتے ہیں:

''مؤرخ عصر علامہ محمد اسحاق بھٹی صاحب عصر حاضر کی یگانۂ روزگار، منفرد وممتاز شخصیت ہیں۔ گزرے زمانے کی یادگار اور عصر حاضر کے قدیم وجدید کے ماہر ومعیار ہیں۔ قدیم علوم کے ماہر ہونے کے ساتھ ساتھ اسلاف کی روایات واقدار کے حامل ہیں تو دوسری طرف جدید علوم پر گہری نظر، اس کے تقاضوں کا ادراک اور اس سلسلے میں علی وجہ البصیرۃ استفادہ وافادہ کا جوہر آپ میں بدرجہ اتم موجود ہے''۔ (صفحہ نمبر:15)

الشیخ مولانا عبدالرحمن سلفی حفظہ اللہ:

(امیر جماعت غرباء اہل حدیث، پاکستان)

''مولانا رمضان یوسف سلفی صاحب نے جماعت اہل حدیث کی ایک عظیم بزرگ شخصیت، نامور مصنف وادیب ہفت روزہ الاعتصام لاہور کے سابق ایڈیٹر اور مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے دست راست، مؤرخ اہل حدیث مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب کے حالات وواقعات، ان کی سیاسی، جماعتی اور تصنیفی خدمات پر مشتمل کتاب لکھ دی ہے اور نہایت قرینے اور سلیقے سے بھٹی صاحب کے حالات وخدمات کو اُجاگر کیا گیا ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب کی حیات وخدمات کا خوبصورت نقش ابھر کر سامنے آتا ہے۔ یہ کتاب جماعتی تاریخ میں ایک نادر اضافہ ہے۔ مجھے امید ہے کہ یہ کتاب علمی وادبی اور جماعتی حلقوں میں ذوق وشوق سے پڑھی جائے گی''۔ (صفحہ نمبر:17)

محترم مولانا محمد یوسف انور حفظہ اللہ (فیصل آباد):

''مولانا اسحاق بھٹی صاحب سے میرے دوستانہ مراسم 55 سال سے قائم تھے۔ بھٹی صاحب بلاشبہ اپنی ذات میں ایک مستقل ادارہ اور انجمن کا درجہ رکھتے تھے۔ وہ مرکزی جمعیت اہل حدیث کی ایک مجسم تاریخ تھے، ان کی تصانیف میں سے کئی جلدوں پر محیط ''فقہائے ہند'' عظیم علمی شاہکار ہے۔ نقوش عظمت رفتہ، بزم ارجمنداں، کاروانِ سلف، سیرت وسوانح مولانا صوفی محمد عبداللہ، حالات زندگی میاں فضل حق، قصوری خاندان اور ہفت اقلیم جیسی تصانیف ہمارے نامور اسلاف کی عظمتوں کے شکوہ وجلال اور علم وعمل کے کمال واحوال کا ایسا مجموعہ ہے کہ جن کا شگفتہ اسلوب اور دل آویز نگارشات سے قارئین استفادہ کر رہے ہیں''۔ (صفحہ نمبر:19)

پروفیسر محمد یاسین ظفر حفظہ اللہ (فیصل آباد):

''ہر صاحب شعور مستقبل کی منصوبہ بندی کے لیے تاریخ سے سبق حاصل کرتا ہے، یوں تو صدیوں کی تاریخ ہمارے سامنے ہے، لیکن ماضی قریب اور موجودہ دور میں جن صاحب فضل وکمال اور مؤرخین نے نام کمایا اور مایہ ناز اور مستند تاریخی کتب تصنیف کیں ان میں لائق صد احترام مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب کا نام ہے۔ آپ ممتاز عالم دین، بہترین ادیب، ذمہ دار صحافی، دیانت دار مؤرخ، بے نظیر نثر نگار، لاجواب خاکہ نویس اور مثالی داستان گو تھے۔ آپ کے قلم میں کمال روانی تھی۔ حالات وواقعات کا تذکرہ کرتے وقت جس خوبصورت پیرائے میں وہاں کی منظر کشی کرتے، یہ آپ ہی کا خاصہ تھا۔ ان کی تحریروں کو پڑھنے والا یہ محسوس کرتا ہے کہ گویا وہ ان گلیوں بازاروں میں گھوم رہا ہے یا ان کھیتوں کھلیانوں کی سیر کر رہا ہے اور ان مجلسوں اور پاک باز ہستیوں کی صحبت سے لطف اندوز ہو رہا ہے''۔ (صفحہ نمبر:21)

صاحبزادہ عبدالحنان جانباز حفظہ اللہ (سیالکوٹ):

''اس بات میں کوئی شک نہیں کہ جناب مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب ایک بہت بڑی علمی شخصیت کا نام ہے کہ جن پر مولانا محمد رمضان یوسف سلفی صاحب نے لکھا.....!! جیسے علامہ اقبال نے کہا تھا:

''ترکھاناں دا منڈا نمبر لے گیا''

مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب خود آب رواں کی طرح لکھتے تھے اور ان کا لکھا ہوا اب سیل رواں بن چکا ہے، اس لیے مولانا موصوف پر بہت زیادہ لکھا جانا چاہیے، بلکہ موسلا دھار لکھنے کی ضرورت ہے۔ آپ صحافتی میدان میں علم تاریخ وتراجم میں ایسے تن آور درخت ہیں کہ نظر اٹھا کر دیکھنا پڑے.....اور.....ثمر آور ایسے کہ اپنے خوشہ چینوں کے لیے جھک جھک جائیں، بچھ بچھ جائیں بلکہ پھولے نہ سمائیں۔ ایسی باوصف شخصیت کے تذکرہ کا حق ہر کوئی ادا نہیں کر سکتا، البتہ اظہار عقیدت کا حق ہر کسی کو حاصل ہے اور قلم وقرطاس سے وابستہ ہر اہل حدیث کو اپنی اپنی عقیدت ومحبت کا اظہار کرنا چاہیے، اس لیے کہ اعتراف عظمت بھی نیکی کی علامت ہے اور اس کے لیے باعظمت ہونا ضروری نہیں۔

مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب نے اوّل دن سے اپنی نگارشات کو بزرگانِ دین اور علما اہل حدیث ہی کے تذکرہ کے لیے ''فی سبیل اللہ'' وقف کر رکھا تھا۔ ادارہ جامعہ رحمانیہ ناصر روڈ سیالکوٹ مبارک باد کا مستحق ہے کہ مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب کی خدمات کے اعتراف کا اعزاز حاصل کر رہا ہے، جو بجا طور پر شیخ الحدیث مولانا محمد علی جانباز رحمۃ اللہ علیہ کے لیے بھی صدقہ جاریہ کا سبب ہے، جن روایات کی داغ بیل مولانا جانباز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ادارہ میں ڈالی تھی ان کی رحلت کے بعد ہم بھی

انہی روایات کے امین اور پاس دار ہیں''۔ (صفحہ نمبر:6،7)

محترم علی ارشد چوہدری مرحوم (فیصل آباد):

''ہند میں مجدد الف ثانیؒ نے توحید کا سبق دیا، نجد میں محمد بن عبدالوہابؒ نے مسلمانوں کو شانہ ہلا ہلا کر بیدار کیا، افغانستان میں جمال الدین افغانی اٹھے، جنھوں نے مسلمانوں میں اجتماعی شعور پیدا کیا، سید احمد شہید اور شاہ اسماعیل شہید نے سرحد کے غیور مسلمانوں کو متحد کر کے سکھوں کے خلاف صف آرا کیا۔ یہ اہل حدیث تحریک تھی جسے انگریز نے ''وہابی تحریک'' کا نام دیا۔ اس تحریک کو مٹانے کے لیے انگریز نے سازش کے جال بچھائے، امراء سے سیم وزر کی بازی لگا دی، نام ونہاد علماء کا ایک گروہ ان مخلصین قوم کے خلاف گمراہ کن پراپیگنڈے میں مصروف ہو گیا، قبرستانوں کے گورکن، خانقاہوں کے سرپرست، پیر پرست مرید، جاہل مفاد پرست لیڈر اور علمائے سوء نے اتحاد بنا لیا کہ معروف کو مٹا کر رہیں گے، لیکن اس تحریک کو قبول کرنے والے بھی اصحاب صفہ کی طرح جواں ہمت لوگ تھے، انھوں نے جانی ومالی قربانی سے اس تحریک کو پروان چڑھایا، اسی مشقت اور اخلاص کا نتیجہ ہے کہ آج بھی یہ تحریک کسی نہ کسی طرح زندہ ہے۔ مولانا محمد اسحاق بھٹی کا شمار اسی ''طائفہ منصورہ'' کی باقیات الصالحات میں ہوتا۔'' (صفحہ نمبر:110)

محترم مولانا عبدالعظیم انصاری رحمۃ اللہ علیہ:

''مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب کی ذاتِ گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں، علمی اور دینی حلقوں میں ان کی شخصیت نمایاں حیثیت کی حامل ہے۔ ادب وصحافت، سیرت نگاری اور خاکہ نویسی میں ان کا ایک منفرد مقام ہے، مختلف سیاسی، دینی اور علمی شخصیتوں کے بارے میں ان کی معلومات نہایت وسیع اور قابل رشک ہیں۔ تصنیف وتالیف کے میدان میں بھی گویا سبقت لیے ہوئے ہیں''۔ (صفحہ نمبر:126)

محترم آباد شاہ پوری رحمۃ اللہ علیہ:

(مایۂ ناز صحافی اور مصنف، جماعت اسلامی پاکستان)

مرحوم ومغفور آباد شاہ پوری کی خدمات کا دائرہ بہت وسیع تھا، انھوں نے مجلّہ ''نقطہ نظر'' اسلام آباد میں بھٹی صاحب کی کتاب ''نقوش عظمت رفتہ'' پر ایک طویل تبصرہ کیا تھا، اس تبصرے سے چند لائنیں درج ذیل ہیں:

''فاضل مصنف اہل حدیث علماء دوستوں اور اہل علم کا تذکرہ والہانہ ذوق وشوق کے ساتھ کرتے ہیں۔ انداز اور اسلوب ایسا کہ جس پر انھوں نے قلم اٹھایا ہے، ایک نقشہ کھینچ دیا ہے، یہاں آپ ان حضرات کو علمی ومجلسی زندگی میں جلوہ افروز پائیں گے، انھیں شاگردوں کی رہنمائی کرتے، ان کی صلاحیتوں کو سراہتے اور سنوارتے، کانوں میں علم وحلم کا رس گھولتے اور لطائف کے شگوفے چھوڑتے دیکھیں گے، پھر فاضل مصنف ان اصحاب ورجال کے تراجم وسوانح ہی بیان کرنے پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ ان کی اولاد، قرابت داروں، شاگردوں، اساتذہ اور ان کی اولاد واحفاد اور تربیت فکر ونظر کے انداز کا تذکرہ بھی کرتے ہیں''۔ (صفحہ نمبر:140)

محترم صاحبزادہ سید خورشید گیلانی رحمۃ اللہ علیہ:

پاکستان کے ممتاز اہل علم اور اصحاب قلم میں جناب سید خورشید گیلانیؒ کا نام بہت بلند ہے، انھوں نے مولانا اسحاق بھٹی صاحب پر ''گم نام مگر بلند مقام'' کے عنوان سے مضمون لکھا جو روز نامہ انصاف کی زینت بھی بنا۔ شاہ صاحب مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب کے بارے میں یوں رقم طراز ہیں:

''اور تیسری بات ہے ان کا اہل حدیث ہونا، وہ نماز میں رفع الیدین کرتے ہیں، آمین بالجہر کہتے ہیں اور فاتحہ خلف الامام پڑھتے ہیں مگر نہ کسی حنفی سے الجھتے ہیں اور نہ لڑتے ہیں، وہ اپنے مشرب کے پابند ہیں کسی منصب کے دعوے دار نہیں، انہیں مل کر ہر ایک کو یہی احساس ہوتا ہے کہ وہ ایک وضع دار، بردبار اور روادار شخص سے ملے ہیں، نہ تکبر، نہ غرور اور تصنع نہ نفور ورنہ جتنا علمی کام وہ کر چکے ہیں، اگر کوئی اس کا بیسواں حصہ بھی کرے تو وہ لازمی رازی اور غزالی کو اپنے پاس بیٹھنے تو کجا پھٹکنے بھی نہ دے اور ایک جہازی سائز کا اشتہار تو صرف اپنے القاب وخطابات کے لیے وقف کر دے، مولانا اسحاق بھٹی بلند مقام تو ہیں مگر رہے گم نام کہ یہی اچھے لوگوں کا خاصہ ہے''۔ (صفحہ نمبر:146)

محترم ڈاکٹر ابوسلمان شاہ جہاں پوری حفظہ اللہ:

ڈاکٹر ابوسلمان شاہ جہاں پوری کاروان علم کے ممتاز مصنف ومؤلف ہیں، ان کی کئی ایک کتابیں منصۂ شہود پر آ چکی ہیں۔ ڈاکٹر صاحب مولانا اسحاق بھٹی صاحب کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:

''ان کی تحریروں میں معلومات اور علمی نکات کی فراوانی پائی جاتی ہے، ان کے قلم اور زبان، دونوں سے لطائف کے پھول جھڑتے ہیں، وہ تحریروں میں افکار کے موتی پروتے ہیں، ان کی تحریرات متن کے حسن اور اسلوب نگارش کی رنگینی سے آراستہ ہوتی ہیں۔ افکار ومعانی کا طلسم قاری کے احساسات پر چھا جاتا ہے''۔ (صفحہ نمبر:149)

ڈاکٹر صاحب مزید آگے چل کر بھٹی صاحب کے بارے میں اپنے تاثرات کا اظہار یوں کرتے ہیں:

''کسی شخصیت کی صرف خوبیوں کے ذکر کا یہ مطلب نہیں کہ انھوں نے اس کی کمزوریوں پر پردہ ڈالا ہے، بات صرف اتنی ہے کہ بے محل بات کوئی ان کے قلم سے نہیں نکلی، البتہ اگر کوئی موقع آ گیا ہے تو اس کے بیان میں ان کے قلم نے کوئی کوتاہی بھی نہیں کی۔ سیاہ کو سفید کہنے سے ان کے قلم نے صاف انکار کر دیا، لیکن ان کا اسلوب بیان ایسا ہے کہ بات دل پر گراں نہیں گزرتی''۔ (صفحہ نمبر:151)

پروفیسر سفیر اختر حفظہ اللہ:

(انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد)

پروفیسر صاحب ایک نامور اور بلند پایہ مکالمہ نگار اور ایک بہترین مصنف ہیں، انھوں نے بھٹی صاحب کے بارے میں فرمایا:

''انھوں نے اہل حدیث حضرات کی رہنمائی اور جماعتی تنظیم میں ایک عرصے تک بہت فعال کردار ادا کیا۔ مزید برآں جناب بھٹی صاحب مزاجاً خوش مزاج اور وضع دار فرد ہیں۔ جس سے ایک بار رابطہ ہوا مسلکی یا سیاسی اختلاف سے قطع نظر اشتراک ذوق کی بنا پر تعلق قائم رکھا اور وہ تعلق نباہنے کا فن بھی خوب جانتے ہیں، اس لیے ان کا حلقہ احباب مسلکی دائرے سے باہر بھی

بہت وسیع ہے"۔ (صفحہ نمبر:157)

محترم عصمت اللہ قلعوی حفظہ اللہ:

قلعوی صاحب بھٹی صاحب کے بارے میں یوں رقم طراز ہیں:

"بھٹی صاحب کو ابتدائی دور زندگی ہی سے شخصیات سے دلچسپی رہی، اس لیے شخصیات ہی ان کے قلم کا موضوع ٹھہریں، جس شخص پر لکھا اس کے عہد کی پوری تاریخ سامنے لا کھڑی کر دی، جس شخصیت پر قلم اٹھایا اسے زندۂ جاوید کر دیا۔ اس لیے مشاہدے کا عمق اور بیان میں تفصیل ان کی تحریروں کا خاصہ ہے"۔

محترم قدرت اللہ چوہدری حفظہ اللہ:

(ایگزیکٹو ایڈیٹر روز نامہ پاکستان، لاہور)

چوہدری صاحب مولانا اسحاق بھٹی صاحب کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

"اسحاق بھٹی کی شخصیت کا خاصہ یہ ہے کہ قدرت نے انہیں ہر قسم کا علم فیاضی سے عنایت کیا ہے۔ وہ اظہار کا ایک خاص ملکہ رکھتے ہیں، وہ گفتگو کرتے ہوئے کوئی لگی لپٹی نہیں رکھتے۔ وہ اردو خوبصورت لکھتے ہیں، لیکن اردو بولتے ہوئے جگہ جگہ پنجابی کا تڑکا لگاتے جاتے ہیں۔ لہجہ بھی خالص پنجابی ہے، مگر اس تڑکے اور اس لہجے کا اپنا لطف وسرور ہے"۔ (صفحہ نمبر:178)

محترم ہارون الرشید صاحب:

پاکستان کی صحافت کے نامور کالم نگار محترم ہارون الرشید صاحب اپنے کالم میں مولانا اسحاق بھٹی صاحب کی کتاب "صوفی محمد عبداللہ مرحوم ومغفور" کے حالات پر یوں تبصرہ کرتے ہیں:

"یہ کتاب ادیبوں، شاعروں، سیاسی کارکنوں، مولویوں اور دانش وروں کے لیے نہیں، فروغ نفس کے آرزو مند ریا کاروں کے لیے ہرگز نہیں جو جھوٹ پڑھتے اور ریا لکھتے ہیں۔ یہ ان نوجوان کی کتاب ہے جو زندگی کے بیکراں اسٹیج پر پہلا قدم رکھنے، منزل کی تلاش اور تمنا میں بے تاب اور آرزو مند ہیں۔ جو پورا سچ معلوم کرنے کے خواہاں ہیں، جو جاننا چاہتا ہے کہ کس طرح ساری زنجیریں ایک ساتھ ٹوٹ گرتی ہیں اور آدمی اتنا بلند کیسے ہو سکتا ہے کہ چاند، ستارے اور آسمانوں کو زمین کی خبر دینے فرشتے اس پہ رشک کریں، جو طالب علم قرآن کی ان آیات کے مفہوم، اپنے قلوب پر طلوع کرنے کے آرزو مند ہیں کہ "اُدْخُلُوا فِی السِّلْمِ كَافَّةً" اور یہ کہ اللہ کے دوست وہ ہیں جن پر خوف اترتا ہے اور نہ وہ اپنے باطنوں میں غم گھولتے ہیں، یہ کتاب ان کے لیے ہے"۔ (صفحہ نمبر:183)

محترم ملک عبدالرشید عراقی حفظہ اللہ:

عراقی صاحب سیر وسیاح کے بے تاج بادشاہ ہیں، دیگر موضوعات پر ان کی 80 سے زائد کتب منصۂ شہود پر آ چکی ہیں، ان کا شمار ملک کے نامور اور معروف لکھاریوں میں ہوتا ہے۔ عراقی صاحب مؤرخ اہل حدیث جناب مولانا اسحاق بھٹی صاحب کے بارے میں اپنے تاثرات کا یوں اظہار فرماتے ہیں:

"بھٹی صاحب اپنے دم سے ایک عہد ساز شخصیت ہیں، وہ خود اپنی ذات میں ایک انجمن اور ادارہ ہیں۔ ان کے دم قدم سے دنیائے علم وادب میں روشنی پھیلی ہوئی ہے۔ وہ برصغیر (پاک وہند) کی جماعت اہل حدیث کی ایک قیمتی متاع ہیں۔ بھٹی صاحب ایک نہایت اصول پسند، راست گو، حق پرست اور مرنجاں مرنج طبیعت کے نیک سیرت بزرگ ہیں۔ سلامت طبع کی نعمت انہیں وافر ملی ہے۔ اسی سبب سے وہ مخالفت کے طوفان اور حالات کے ہیجان میں کبھی توازن سے محروم نہیں ہوتے، بھٹی صاحب اپنوں اور بیگانوں کو کھلے دل سے داد دینے میں بڑے فیاض واقع ہوئے ہیں اور اس کی شہادت ان کی اپنی تصانیف ہیں"۔ (صفحہ نمبر:225)

عراقی صاحب بھٹی صاحب کے بارے میں مزید فرماتے ہیں کہ:

"مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب بحیثیت مصنف برصغیر (پاک وہند) میں اپنا ایک خاص مقام رکھتے ہیں۔ آپ ہر موضوع پر لکھتے ہیں لیکن تذکرہ نویسی میں انہیں جو مقام حاصل ہے وہ شاید کسی دوسرے مصنف کو کم ہی حاصل ہوگا۔ بھٹی صاحب اپنے منفرد اسلوب اور شگفتہ بیانی کے لیے علمی حلقوں میں مقبول ہیں۔ ان کی تحریروں میں گہرائی بھی ہے اور فکری صلاحیت بھی، حافظہ اتنا قوی اور قلم اتنا سیال ہے کہ معلومات کا دریا موجیں مار رہا ہوتا ہے اور شخصیت اپنے پورے وجود کے ساتھ چلتی پھرتی محسوس ہوتی ہے"۔ (صفحہ نمبر:227)

بلاشبہ حضرت مولانا اسحاق بھٹی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اوصاف وکمالات اور خصائص کا احاطہ کرنا ہمارے بس میں نہیں۔ یہ چند ایک اقتباسات اور غیر مربوط احساسات تھے جو ارتجاً نوکِ قلم پر آ گئے۔ دعا ہے کہ اللہ رب العزت ان کی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے، پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے، ان کی بشری خطاؤں کو درگزر فرماتے ہوئے انہیں نیکیوں میں بدل دے، حضرت بھٹی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اس دنیا سے جانے سے جماعت اہل حدیث میں جو خلا پیدا ہوا ہے وہ شاید پر تو نہ ہو سکے گا، مگر اللہ رب العالمین سے دعا ہے کہ جماعت کو کوئی نعم البدل عطا کر دے، تاکہ ان کے جاری مشن کو آگے بڑھایا جا سکے۔

خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

پروفیسر عبدالرحمٰن لدھیانوی مکہ مکرمہ میں

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے ناظم تعلیمات جناب پروفیسر عبدالرحمٰن لدھیانوی عمرہ کی ادائیگی کے لیے ان دنوں مکہ مکرمہ میں ہیں۔ وہ اپنے قیام کے دوران وہاں کے شیوخ سے ملاقات کے علاوہ دینی مجالس میں خطاب کریں گے۔ 13 مارچ کو پاکستان کے لیے واپسی ہوگی۔ (ادارہ)

رابطہ: 0321-7448464

تبلیغی واصلاحی تربیتی کنونشن

بتاریخ 20 مارچ 2016ء بروز اتوار بوقت 11 بجے تا مغرب بمقام جامع مسجد اللہ اکبر چونڈہ میں مرکزی جمعیت اہل حدیث اللہ اکبر ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر کمپلیکس چونڈہ کے زیر اہتمام تبلیغی واصلاحی تربیتی کنونشن ہو رہا ہے جس میں جماعت کے شیوخ الحدیث خطاب فرمائیں گے۔ زیر امارت عطاء الرحمٰن امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پسرور زیر صدارت حافظ شاہد محمود باجوہ مہمان خصوصی مفتی کفایت اللہ شاکر ناظم سیالکوٹ۔

منجانب: ابوعبداللہ زبیر احمد صدیقی دھاریوال چونڈہ

ڈاکٹر حافظ عبدالکریم کا دورہ برطانیہ، بریڈفورڈ کانفرنس اور استقبالیہ تقاریب

معروف اسلامک سکالر مولانا شفیق الرحمٰن شاہین کی طرف سے مانچسٹر میں دیئے گئے استقبالیہ میں خطاب

مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے ناظم اعلیٰ، رکن قومی اسمبلی وچیئرمین سٹینڈنگ کمیٹی برائے مذہبی امور ڈاکٹر حافظ عبدالکریم بریڈفورڈ یوکے میں منعقد ہونے والی عالمی سیرت کانفرنس میں شرکت کیلئے برطانیہ پہنچے۔ کانفرنس میں شرکت کے بعد وہ نارتھ ویسٹ کے شہر مانچسٹر پہنچے جہاں ان کے اعزاز میں مولانا شفیق الرحمٰن شاہین نے ایک استقبالیہ کا اہتمام شہر کے معروف ریسٹورنٹ صنم میں کیا ہوا تھا۔ استقبالیہ کی صدارت اولڈہم کے میئر عتیق الرحمٰن نے کیا۔ تقریب کا آغاز حافظ عطاء الرحمٰن کی تلاوت سے ہوا۔ محترم ڈاکٹر حافظ عبدالکریم صاحب نے اپنے تفصیلی خطاب میں پاکستان کی سیاسی ومذہبی صورتحال، حجاج کرام کی مشکلات، حکومتی اقدامات اور جماعت کی سرگرمیوں سے حاضرین کو آگاہ کیا۔ انہوں نے پاکستان کی تازہ ترین صورتحال سے حاضرین کو آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ آئے روز ملک میں دہشت گردی اور خودکش حملوں نے عوام کا چین وسکون برباد کر رکھا تھا لیکن وزیراعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف اور افواج پاکستان کی مخلصانہ اور جرأت مندانہ پالیسی اور عوام کی بھرپور حمایت سے ضرب عضب نے دہشت گردوں کی کمر توڑ دی ہے اور بہت جلد ملک بھر میں مذہب کی آڑ میں خون کی ہولی کھیلنے والوں کو نشان عبرت بنا دیا جائے گا۔ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم نے کہا کہ جب وزیراعظم پاکستان نے انہیں مذہبی امور کی سٹینڈنگ کمیٹی کا چیئرمین بنایا تو انہوں نے اسے ایک چیلنج سمجھ کر قبول کیا، کیونکہ ماضی میں حجاج کرام کو جس طریقے سے ذلیل وخوار کیا گیا وہ انتہائی افسوسناک عمل تھا، ایک وزیر تک کو جیل جانا پڑا، انہوں نے ساری صورتحال کا جائزہ لیکر مناسب اور قابل عمل پالیسی تیار کی، سب سے پہلے حجاج کرام کیلئے مقرر کردہ رقم میں قریباً پچاس ہزار روپیہ کم کیا گیا، پھر باقی رقم میں سے ماضی کے برعکس حرمین شریفین میں قیام کے دوران حجاج کرام کو مفت سفری سہولت اور مفت کھانا بھی فراہم کیا گیا۔ ان اقدامات کی وجہ سے حجاج کرام کی شکایات نہ ہونے کے برابر تھیں۔ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم نے ڈیرہ غازیخان کی سیاسی اور رفاہی صورتحال کا بھی تفصیل سے بتایا اور کہا کہ اس وقت میرے حلقہ انتخابات میں پانچ ہزار سے زائد طلبہ وطالبات کو مفت تعلیم دی جارہی ہے۔ انہوں نے کہا حکومت کی مثبت اور قابل قدر جاری منصوبوں کی بدولت بہت جلد انشاء اللہ پاکستان اقوام عالم میں ترقی یافتہ ممالک کی صف میں کھڑا ہوگا۔

اولڈہم کونسل کے میئر عتیق الرحمٰن نے ڈاکٹر حافظ عبدالکریم کی برطانیہ آمد اور انکے دورے کا خیر مقدم کیا اور کہا کہ میں برٹش پاکستانی یہی سمجھتا تھا کہ پاکستان کی سیاست میں صرف جاگیردار یا سرمایہ دار ہی کامیاب ہوسکتے ہیں، لیکن ڈاکٹر حافظ عبدالکریم صاحب سے ملاقات اور انکے خطاب کو سننے کے بعد میری سوچ تبدیل ہوگئی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر آپ سیاسی شعور رکھتے ہیں اور علم وہنر کی صلاحیتوں سے بہرہ ور ہیں تو اپنی سوچ اور ڈائریکشن کو صحیح طریقے سے استعمال کریں تو آپ ہر میدان میں کامیاب ہوسکتے ہیں۔

وزیراعظم نواز شریف کے وکیل بیرسٹر امجد ملک نے ڈاکٹر حافظ عبدالکریم صاحب کی شخصیت کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ وزیراعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف صحیح معنوں میں جن شخصیات کا دلی احترام کرتے ہیں اور انکی رائے کو اہمیت دیتے ہیں وہ سینیٹر پروفیسر ساجد میر اور ڈاکٹر حافظ عبدالکریم ہیں، انکے برطانیہ کے دورے سے کمیونٹی کے اندر خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ سفارتخانہ پاکستان کے نمائندے ویلفیئر اتاشی ساجد قاضی نے ڈاکٹر حافظ عبدالکریم کی آمد کو برطانوی مسلمانوں کیلئے نہایت خوش آئند قرار دیتے ہوئے امید ظاہر کی کہ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم صاحب نے جس طرح حجاج کرام کی خدمت کو ایک چیلنج سمجھ کر قبول کیا اور اپنی خداداد صلاحیتوں سے پورے نظام کی اصلاح کردی ہمیں معاشرے کے ہر شعبہ میں ایسی قائدانہ صلاحیتوں کی حامل شخصیات کی ضرورت ہے۔

مرکزی جمعیت اہلحدیث برطانیہ کے امیر مولانا محمد عبدالہادی العمری نے اپنے خطاب میں مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے قائدین کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت پوری دنیا میں پیغام ٹی وی کی نشریات ہوں یا دعوت وتبلیغ کی نشاطات ہر جگہ ہمیں انکے کام میں نکھار اور بہتری نظر آرہی ہے اور پوری دنیا کے اہلحدیث اپنے اندر ایک فخر محسوس کرتے ہیں، ڈاکٹر حافظ عبدالکریم نے جس طرح جماعت کے اندر ایک نئی روح پھونکی ہے اس سے ہمیں ان کی شخصیت اور کام کا اندازہ ہوتا ہے۔

پنجاب یونیورسٹی کے استاد اور ممتاز عالم دین پروفیسر ڈاکٹر محمد حماد لکھوی نے اپنے مختصر خطاب میں یورپ میں رہنے والے مسلمانوں کی دین سے محبت کو قابل قدر قرار دیتے ہوئے اس امید کا اظہار کیا کہ آئندہ نسل کی تعلیم اور دین کے ساتھ تعلق سے اس بات کا بخوبی اندازہ ہورہا ہے کہ مستقبل میں اسلام کا پیغام امن ہر گھر میں پہنچ کے رہے گا۔

مرکزی جمعیت اہلحدیث برطانیہ کے راہنما، مولانا شفیق الرحمٰن شاہین نے ڈاکٹر حافظ عبدالکریم کے مختصر دورہ کے باوجود استقبالیہ میں شرکت کو اپنے لئے اعزاز قرار دیتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم صاحب نے اپنے مختصر دورے میں جس طرح ناسازی طبع اور آنکھوں کے تکلیف کے باوجود لمبا سفر اختیار کرکے بریڈفورڈ میں ہونے والی سیرت کانفرنس میں شرکت کی اس سے ان کی کمٹمنٹ اور جماعتی امور میں ان کی ترجیحات، اور پھر تعلیم اور رفاہی امور میں خصوصی دلچسپی سے ہمیں انکی شخصیت کا اندازہ ہوجاتا ہے، آج کے استقبالیہ میں جس طرح برطانوی مسلم کمیونٹی کے ہر شعبہ سے تعلق رکھنے والی نمایاں شخصیات نے مختصر نوٹس پر شرکت کی ہے یہ عوام کی انکے ساتھ بے لوث محبت کا اظہار ہے۔ شفیق الرحمٰن شاہین نے اس موقع پر تمام شرکاء کا خصوصی شکریہ ادا کیا۔ میڈیا کے نمائندوں کی ایک بھرپور تعداد اس موقع پر موجود تھی۔ استقبالیہ کو جیو، دنیا، اے آر وائی، سماء، اور ڈی ایم گلوبل پر بھرپور کوریج دی گئی، جبکہ تمام اخبارات میں حافظ عبدالکریم صاحب کے خطاب کو نمایاں طور پر شائع کیا گیا۔ نظامت کے فرائض اسلام ٹی وی اردو کے پریزنٹر اور سکالر عبدالستار عاصم نے انجام دیے۔ تلاوتِ قرآن حکیم حافظ عطاء الرحمٰن نے کی۔ تقریب کے اختتام پر میئر اولڈہم کی طرف سے کونسل کی خصوصی شیلڈ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم صاحب کو پیش کی گئی اور مہمانوں کے اعزاز میں پرتکلف ڈنر کا اہتمام کیا گیا۔

استقبالیہ میں شریک ہونے والی دیگر نمایاں شخصیات میں ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہلحدیث برطانیہ حافظ حبیب الرحمٰن جہلمی، صدر مسلم لیگ نارتھ ویسٹ راجہ سجاد، سیکریٹری جنرل راجہ جلیل الرحمٰن، چیف آرگنائز مسلم لیگ یوکے حاجی عبدالغفار، کونسلر شعیب اختر، کونسلر رب نواز اختر، چیئرمین پاکستانی ایسوسی ایشن ہارون کھٹانہ، چوہدری عبدالکریم فیصل آبادی، مولانا محمود الحسن یزدانی، مولانا فضل الرحمٰن حقانی، صاحبزادہ صلاح الدین، عابد الرحمٰن چھیانوی، شاہنواز چوہدری، چوہدری محمد مقصود سمیت شہریوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔

رپورٹ: مولانا شریف اللہ شاہد۔ برطانیہ

منزل کی تمنا ہے تو کر جہدِ مسلسل ..... خیرات میں جُبّہ و دستار نہیں ملتے

سینئر نائب ناظم اعلیٰ مولانا محمد نعیم بٹ کا سرگودھا میں ایک دن

جامع مسجد توحید اہل حدیث جس کے بانی سابق چیئرمین انتخابی بورڈ الحاج میاں عبدالستار آزاد مرحوم ہیں میں خطبہ جمعۃ المبارک مولانا محمد نعیم بٹ نے ارشاد فرمایا۔ جس میں فضیلت اسلام پر سیر حاصل گفتگو کی اور دلائل کی روشنی میں ثابت کیا کہ کائنات میں سب سے زیادہ پرامن مذہب اسلام ہی ہے جو ہمیشہ تخریب کاری' دہشت گردی اور جبر واستبداد کی نفی کرتا ہے۔ اگر ہم حضور اکرم ﷺ کے غزوات اور سرایا کے اصولوں کو بھی دیکھ لیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ جنگ نہیں بلکہ سراسر امن کا نقشہ نظر آتا ہے۔ نبی رحمت نے فرمایا: ''سوائے مقابلہ پر اترنے والے جابر ظالم کافر جبکہ جارحیت کرنے کے علاوہ کسی دوسرے کو قتل نہ کیا جائے۔ کوئی عورت' بوڑھا' بھاگنے والا' ہتھیار پھینک دینے والا اور عبادت گاہوں میں چھپا بیٹھا کو نہ مارا جائے حتی کہ دشمن کے درخت نہ کاٹے جائیں اور فصلوں کو نہ روندا جائے۔ دشمن کی عبادت گاہیں نہ ڈھائی جائیں۔

کمال ہے یہ حالت جنگ کی بات ہے تو امن کا منظر کیا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ آج بھی دنیا کے جغرافیہ پر جہاں مسلمان حکومتیں موجود ہیں وہاں کی اقلیتیں ٹھاٹھ اور پورے حقوق سے زندگی بسر کر رہی ہیں اور جہاں مسلمان اقلیت میں ہیں ان کا حشر کسی سے پوشیدہ نہیں' ان پر کیڑے مکوڑوں جیسا بھی ترس نہیں کھایا جاتا۔ ہر جگہ دہشت گردی اور مظالم کا شکار مسلمان ہیں۔ شام' کشمیر' فلسطین' برما' چیچنیا' عراق وافغانستان وغیرہ کے حالات سب کے سامنے ہیں۔ تہذیب وتمدن اور جمہوریت کے علمبردار امریکہ نے کیسے کیسے ڈرامے رچائے کہ فرعون وچنگیز بھی شرما جائے۔ مولانا محمد نعیم بٹ نے کہا کہ عراق پر امریکی ظلم وسفاکی کی داستان بڑی طویل ہے۔ ایک انتہائی محتاط اندازے کے مطابق کم از کم دس لاکھ انسان آتش وآہن کی نذر ہوئے۔ اکتوبر ۲۰۰۱ء تا نومبر میں تقریباً ایک ماہ میں امریکہ نے افغانستان میں نوے ہزار بے گناہ مسلمان مرد' عورتیں اور بچے شہید کیے۔ اسی طرح اپریل ۱۹۹۲ء تا ستمبر ۱۹۹۲ء صرف چھ ماہ میں بوسنیا میں اڑھائی لاکھ مسلمان شہید کیے گئے اور پانچ لاکھ بے گھر کر دیئے گئے۔ ۱۹۹۲ء کے بعد بوسینیا' چیچنیا اور کوسوو میں ۶ لاکھ مسلمان کفار کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ فیصلہ کرتے جانا کہ دہشت گرد کون ہے؟ مسلمان یا کفار؟

۱۹۸۲ء کی بات کون بھولا ہے جب اسرائیل نے فلسطین کے شہروں صابرہ اور شتیلہ کے کیمپوں میں پچاس ہزار سے زائد مسلمان شہید کیے تھے۔ یہ بات بھی ریکارڈ پر موجود ہے۔ ۱۹۷۹ء تا ۱۹۸۹ء روس نے افغانستان میں پندرہ لاکھ مسلمانوں کو شہید کیا اور یوگو سلاویہ میں جب کمیونسٹوں کا دور آیا تو انہوں نے اپنے دور میں چوبیس ہزار سے زائد مسلمان شہید کیے اور سترہ ہزار سے زائد مساجد ومدارس کو مسمار کر دیا: ''کہاں تک سنو گے کہاں تک سناؤں؟'' ۱۹۱۸ء میں سوویت یونین نے جب قزاقستان پر قبضہ کیا تو وہاں کی تمام مساجد اور دینی اداروں کو شہید کر دیا۔ علماء اور اساتذہ کو اجتماعی فائرنگ کر کے شہید کیا' ان ظالمانہ' سفاکانہ ومتشددانہ اور دہشت گردانہ کارروائیوں میں دس لاکھ قزاقستانی مسلمان شہید ہوئے۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی ہند میں انگریزوں نے ستائیس ہزار مسلمانوں کو پھانسی پر لٹکایا اور اس کے علاوہ سات دن تک برابر بے تحاشا قتل عام کرتے رہے جس کا کوئی شمار نہیں۔

مسلمانو! میرے اور آپ کے آقا تو جنگی اسیروں کو رحمت کی چھتری تلے امن کا تحفہ دے کر رہا کر دیا کرتے تھے۔ یہ اسلام ہی ہے جو مفتوح قوم کو بھی امن فراہم کرتا ہے۔ پیغمبر اسلام نے فتح مکہ کے موقع پر ان دشمنوں کو بھی امن ورحمت سے نوازا جنہوں نے آپ ﷺ کو بدزبانی سے تکلیفیں دی تھیں۔ آپ ﷺ پر نجاستیں پھینکی تھیں۔ آپ ﷺ کے راستے میں کانٹے بچھائے تھے۔ آپ ﷺ کے قتل کی پلاننگ کی تھی۔ آپ ﷺ کو جھٹلایا تھا۔ آپ ﷺ کی ہجو کی تھی۔ آپ ﷺ پر پتھر برسائے تھے۔ ہاں ہاں جنہوں نے آپ ﷺ کے عزیزوں کا خون ناحق کیا تھا' ان کے سینے چاک کیے تھے۔ دل وجگر کے ٹکڑے کیے تھے۔ تپتی ریت اور دھکتے ہوئے کوئلوں پر لٹایا تھا۔ نیزوں کی انیوں پر چڑھایا تھا۔ میرے پیغمبر امن ﷺ نے ایک ہی جملے میں سب کے سب کو امان دے دی اور فرمایا [لا تثریب علیکم الیوم] آج کے دن تمہیں کوئی سزا نہیں [اذھبوا فانتم الطلقاء] جاؤ تم سب کو آزاد کیا۔ مولانا محمد نعیم بٹ نے غیر مسلموں کو چیلنج کرتے ہوئے کہا کہ سپین اور سسلی کی مسلمان حکومتوں نے آٹھ سو سال دورِ حکمرانی میں غیر مسلم کو وہ عزت اور امن وآشتی مہیا کی کہ وہ مسلمان ہو گئے۔ اسی لیے ہم کہتے ہیں کہ اسلام تلوار سے نہیں بلکہ پیار سے پھیلا ہے۔ آج بھی وطن عزیز پاکستان میں تقریباً پچیس لاکھ ہندو امن کی زندگی بسر کر رہا ہے۔

خطبہ جمعہ کے بعد میاں عبدالغفار صاحب نے انتہائی پرتکلف دعوت کا اہتمام کیا' فراغت کے بعد سینئر نائب ناظم اعلیٰ نے اگلی منزل جامع مسجد عائشہ نیو سیٹلائیٹ ٹاؤن میں تنظیمی میٹنگ میں شرکت کی جہاں ضلع بھر سے تعلق رکھنے والے ذمہ داران موجود تھے۔ نماز عصر کے بعد اس اجلاس کی صدارت مولانا سرفراز احمد امیر ضلع نے فرمائی۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے بٹ صاحب نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کی خدمات پر تفصیلی گفتگو فرمائی۔ ذمہ داران اور کارکنان کے فرائض پر روشنی ڈالی۔ اہل حدیث کے کردار واخلاص سے آگاہ کیا۔ جماعتی' تنظیمی پختگی اور وفا پر انتہائی زور دیا جس سے ہاؤس میں ایک نیا جوش وولولہ پیدا ہوا۔ دعائے خیر سے اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ اس کے بعد اگلی منزل مرکز اہل حدیث ضلع سرگودہا کے وزٹ کے لیے حافظ سرفراز احمد کی قیادت میں روانہ ہوئے۔ دیگر عہدیدار اور ذمہ داران بھی ساتھ ہو لیے۔ مرکز اہل حدیث کی تعمیر زور وشور سے جاری وساری ہے۔ مقامی احباب نے مکمل نقشہ اور آئندہ کا پروگرام پیش کیا جس سے تمام موجودین میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور سینئر نائب ناظم اعلیٰ نے ادارہ کی تعمیر اور مقاصد کی تکمیل کی دعا کی اور انتہائی مسرت کا اظہار کیا کہ اللہ کریم اسے جلد ہی قرآن وحدیث کا مرکز بنائے اور علاقہ کے اہل حدیث کی عظمت کا نشان ثابت ہو۔ اس سارے پروگرام میں معروف شخصیت سابق صدر اے وائی ایف گوجرانوالہ' سابق سیکرٹری نشر واشاعت جمعیت اہل حدیث گوجرانوالہ جناب رانا حبیب الحسن شریک رہے۔ جماعتی احباب نے ڈھیروں خلوص بھری دعاؤں سے مہمانوں کو الوداع کیا۔

.....

اخبار الجماعۃ

پنجاب اسمبلی کا منظور کردہ خواتین بل شرارت بل قرآن وسنت کے سراسر منافی ہے۔

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ اسلام عورتوں کے حقوق کا سب سے بڑا محافظ ہے اور علما عورتوں کے حقوق کے سب سے بڑے داعی ہیں۔ پنجاب اسمبلی کا منظور کردہ خواتین بل شرارت بل ہے جو قرآن وسنت کے منافی ہے۔ حقوق کے نام پر عورت کی بے توقیری برداشت نہیں۔ مسلم لیگ ن کی پالیسیاں مذہبی حلقوں کو اپنے سے دور کر رہی ہیں۔ اس امر کا اظہار انہوں نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب اور اہل حدیث یوتھ فورس کی طرف سے راوی روڈ پر بل کی مخالفت میں نکالے گئے احتجاجی مظاہرے سے ٹیلیفونک خطاب کرتے ہوئے کیا۔ راوی روڈ پر کارکنوں کی بڑی تعداد نے سڑک بلاک کردی جس سے میٹرو بس کئی گھنٹے رکی رہی۔ کارکنوں نے بل کی کاپیاں بھی نذر آتش کیں اور ٹائروں کو آگ لگا کر حکومت کے خلاف شدید نعرے بازی کی۔ انہوں نے بینرز اٹھا رکھے تھے جس پر خواتین بل نامنظور کے نعرے درج تھے۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ علمائے کرام میں پائے جانے والے تحفظات کو دور کرنے میں کیا قباحت کیا ہے۔ کوئی عالم بھی حقوق نسواں کا مخالف نہیں۔ غیر ملکی این جی اوز کو خوش کرنے کے لئے حکومت ایسی قانون سازی کر رہی ہے جس کا ہماری اسلامی اور مشرقی اقدار سے کوئی تعلق نہیں۔ عورتوں پر تشدد کا اسلامی تعلیمات سے دور دور تک کوئی تعلق نہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے ہوم ورک کیے بغیر عجلت میں قانون سازی کی۔ انہیں جید علماء کرام کی رائے لی جانی چاہیے تھی۔ اسلام نے عورت کو خلع کا حق دیا ہے اور طلاق کا مرد کو حق دیا ہے۔ ہمارے آئین میں پہلے ہی عورتوں کے حقوق کی بات کی گئی ہے مسئلہ قانون پر عمل درآمد یقینی بنانے کا ہے۔ حقوق دینے کے نام پر عورت کی بے توقیری کی جارہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مغربی این جی اوز پاکستان کے خاندانی نظام کو تباہ کرنا چاہتی ہیں۔ مسلم لیگ (ن) کو ایسے قوانین بنانے سے گریز کرنا چاہئے جو قرآن وسنت کے منافی ہوں۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ بدقسمتی سے اسلام کے نام پر حاصل کیے گئے ملک کو لبرل ازم میں تبدیل کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے ہمیشہ نواز شریف اور شہباز شریف کو خلصانہ مشورے دیے ہیں۔ ہم ائتے اتحادی ہیں مگر جو پالیسیاں غلط ہیں ان پر ہمیشہ اعتراض کیا ہے۔ قرآن وسنت کی بالادستی ہماری ہمیشہ اولین ترجیح رہی ہے، تعلقات اور دوستیاں ثانوی حیثیت رکھتی ہیں۔ مظاہرے میں حافظ ذاکر احسن صدیقی، حافظ بابر فاروق رحیمی نے خطاب کیا جبکہ قاری عبدالمتین اصغر، عطاالرحمن عامر، صفوان فاروقی، مولانا اسلم جوئیہ قاری یسین طٰہٰ، حافظ مطیع الرحمن، عامر عبداللہ، حکیم عبداللطیف مدنی، عبداللہ ظہیر، حافظ عثمان شاکر، بشیر انصاری، حافظ ندیم، عمران مجاہد، عبدالرحیم قریشی اور عطاء الرحمن حقانی سمیت بڑی تعداد میں کارکنوں نے شرکت کی۔

حج پالیسی 2016ء کی کابینہ سے منظوری سے پہلے حج درخواستیں جمع کرنا نامنظور!

حج آرگنائزرز ایسوسی ایشن آف پاکستان (ہوپ) کے ریجنل چیئرمین حافظ شفیق کاشف نے کہا ہے کہ حج پالیسی 2016 کی کابینہ سے منظوری سے پہلے بڑی تعداد میں سرکاری سکیم کے تحت حج درخواستیں جمع کرنے کا مقصد پرائیویٹ سکیم کو نقصان پہنچانا ہے لہذا پرائیویٹ سکیم کے خلاف کسی سازش کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے سعودی عرب سے واپسی پر کارکنوں سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ چند سیاسی بااثر شخصیات اپنی کمپنیوں کی رجسٹریشن کے لیے جس طرح پورے نظام سے کھیل رہی ہیں ہم اس سے پوری طرح آگاہ ہیں لہٰذا اپنے حقوق کے تحفظ کے لیے عدلیہ سے رجوع کرنا ہماری مجبوری ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیراعظم نواز شریف کو نوٹس لینا چاہیے کہ ایسے لوگوں کی حوصلہ شکنی کی جائے جو 742 پاکستانی نجی کمپنیوں سے وابستہ دس ہزار لوگوں کو بیروزگار کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ غریب اور متوسط طبقے کے ساتھ ساتھ صاحب حیثیت کاروباری طبقے کو بھی سعودی عرب میں خرچ کرنے اور اپنے لیے سہولتیں حاصل کرنے کا آئینی وقانونی حق حاصل ہے لہذا یہ ثابت کرنے کے لیے کہ سرکاری سکیم کے خلاف شکایات نہیں ہیں اور اس کو عوام میں بڑی پزیرائی حاصل ہے یہ طریقہ کار درست نہیں اور نہ پہلے کبھی ہوا ہے کہ حج پالیسی کی منظوری سے قبل ہی بغیر کسی کو اعتماد میں لیے حج درخواستیں وصول کرنا شروع کردی جائیں۔ انہوں نے کہا کہ 12 سال سے سعودی عرب میں سرمایہ کاری کرنے والی کمپنیوں کے حج کوٹے کی تقسیم میں چھیڑ چھاڑ کی گئی تو ہم چپ نہیں بیٹھیں گے۔

ایبٹ آباد میں سیرت النبیؐ کے موضوع پر دروس

زیر امارت مولانا الیاس مشتاق امیر تحصیل ایبٹ آباد، زیر نظامت قاری عبدالحفیظ ناظم تحصیل: سیرت النبیؐ کے عنوان پر مختلف مساجد اور رہائش گاہوں میں کامیاب دروس کا انعقاد ہوا۔

یکم جنوری 2016ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب جامع مسجد امام القریٰ اہل حدیث ایبٹ آباد

3 جنوری 2016ء بروز اتوار بعد نماز مغرب جامع مسجد امام بخاریؒ اہلحدیث نواں شہر ایبٹ آباد

8 جنوری 2016ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب چوہدری منزل ایبٹ آباد۔

10 جنوری 2016ء بروز اتوار بعد نماز مغرب رہائش گاہ سردار ظاہر نڑیاں ایبٹ آباد

14 جنوری 2016ء بروز جمعرات بعد نماز مغرب جامع مسجد اہل حدیث کنج کیہ ہال ایبٹ آباد

15 جنوری 2016ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب جامع مسجد اہل حدیث جبڑیاں ایبٹ آباد

17 جنوری 2016ء بروز اتوار بعد نماز مغرب رہائش گاہ سردار حاجی الطاف کھولہ کیہال ایبٹ آباد

21 جنوری 2016ء بروز جمعرات بعد نماز مغرب مرکزی جامع مسجد عائشہ صدیقہ، مین بازار ایبٹ آباد

22 جنوری 2016ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب جامع مسجد اہل حدیث بانڈہ پھگواڑیاں ایبٹ آباد

24 جنوری 2016ء بروز اتوار بعد نماز مغرب رہائش گاہ سردار محمد شبیر ٹھنڈا چوہا ایبٹ آباد

29 جنوری 2016ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب جامع مسجد اہل حدیث بانڈہ خیر الٰہی خان ایبٹ آباد

31 جنوری 2016ء بروز اتوار بعد نماز عشاء جامع مسجد بلال اہلحدیث جھنگی ایبٹ آباد

المرسل: قاری عبدالحفیظ تحصیل ناظم ایبٹ آباد

سالانہ سیرت امام اہل حدیث کانفرنس

19 مارچ بروز ہفتہ بعد نماز عشاء جامع مسجد قدس اہل حدیث وجامعہ رحمانیہ تلے عالی گوجرانوالہ میں سالانہ سیرت امام اہل حدیث کانفرنس سے مولانا عبدالباسط شیخوپوری، مولانا سرفراز حیدر جوھر آباد، مولانا اکبر اسد اور حافظ اسحاق اوکاڑوی خطابات فرمائیں گے۔

منجانب: قاری محمد یحییٰ خطیب مرکز ہذا

رحیم یار خاں کی تبلیغی کاوشیں

25 دسمبر 2015ء کا خطبہ جمعہ مرکز منہاج الاسلام اہل حدیث سٹی رحیم یار خاں میں صاحبزادہ حافظ طلحہ زین العابدین (آف سیالکوٹ) نے ارشاد فرمایا۔

یکم جنوری 2016ء کا خطبہ جمعہ مبارک مسجد میں مولانا محمد ریحان یحییٰ (راجن پور) نے ارشاد فرمایا۔

یکم جنوری 2016ء بعد نماز مغرب مولانا محمد ریحان یحییٰ (راجن پور) نے جامع مسجد محمدی حبیب کالونی میں درس قرآن ارشاد فرمایا۔

یکم جنوری 2016ء کا خطبہ جمعہ مرکز منہاج الاسلام سٹی رحیم یار خاں میں خطیب قرآن مولانا عبداللہ سلیم نے ارشاد فرمایا۔

یکم جنوری 2016ء کا خطبہ جمعہ سرپرست تحصیل رحیم یار خاں صوفی عبدالرحمٰن جٹ نے جامع مسجد امیر حمزہؓ گرین ٹاؤن میں ارشاد فرمایا۔

8 جنوری 2016ء کا خطبہ جمعہ جامعہ الفاروق الاسلامیہ (حاجی محمد اصغر مرحوم) میں محترم جناب حافظ محمد اسلم حنیف ناظم ضلع نے ارشاد فرمایا۔

8 جنوری 2016ء کو جامع مسجد محمدی چک نمبر 103/P میں مرزا افتخار بیگ نے درس حدیث ارشاد فرمایا۔

8 جنوری 2016ء کا خطبہ جمعہ مرکز منہاج الاسلام میں صاحبزادہ حافظ حمزہ شاہد (سیالکوٹ) نے ارشاد فرمایا۔

8 جنوری 2016ء کا خطبہ جمعہ مرکز اہل حدیث مبارک مسجد مسلم بازار میں حضرت مولانا شفقت رسول رندھاوا (آف لیہ) نے ارشاد فرمایا۔ بعد از خطبہ جمعہ سوال و جواب کی نشست بھی ہوئی۔

8 جنوری کا خطبہ جمعہ سرپرست تحصیل رحیم یار خاں جناب صوفی عبدالرحمٰن جٹ نے دانیال کالونی میں ارشاد فرمایا۔

15 جنوری 2016ء مرکز منہاج الاسلام سٹی رحیم یار خاں رئیس مرکز حضرت مولانا قاری صاحبزادہ ثناء اللہ شاہد قصوری نے سعادت عمرہ سے واپسی پر (سفر حجاز) پر خطبہ ارشاد فرمایا۔

15 جنوری 2016ء مرزا افتخار بیگ تحصیل رحیم یار خاں نے محمدی مسجد ماشاء اللہ مارکیٹ میں بعد نماز مغرب درس حدیث ارشاد فرمایا۔

15 جنوری کا خطبہ جمعہ صوفی عبدالرحمٰن سرپرست رحیم یار خاں نے چک نمبر 105 نزد چکڑالہ اڈا میں (اتباع رسولؐ) پر ارشاد فرمایا۔

29 جنوری 2016ء کا خطبہ جمعہ حضرت مولانا عبدالرحمٰن نے (فضائل حدیث نبویؐ) پر چک نمبر 48 میں ارشاد فرمایا۔

29 جنوری بروز جمعہ مسجد امانت الرحمٰن دستگیر کالونی میں درس قرآن حضرت مولانا ثناء اللہ شاہد قصوری ناظم تحصیل رحیم یار خاں نے ارشاد فرمایا۔

30 جنوری 2016ء بروز ہفتہ حضرت مولانا عبدالرحمٰن جٹ نے محمدی مسجد شاہین مارکیٹ میں (اصلاح معاشرہ کے عنوان) پر درس قرآن ارشاد فرمایا۔

11 فروری 2016ء کو مرکز منہاج الاسلام سٹی رحیم یار خاں میں فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا محمد مظفر شیرازی (سیالکوٹ) نے درس حدیث بعد نماز عشاء ارشاد فرمایا۔

11 فروری 2016ء مرکز منہاج الاسلام سٹی رحیم یار خاں میں حضرت مولانا عبدالمنان راسخ (فیصل آباد) نے بعد نماز عصر ارشاد فرمایا۔

یہ تمام پروگرامز جناب امیر تحصیل رحیم یار خاں مرزا افتخار بیگ کی امارت اور ناظم تحصیل رحیم یار خاں کی نظامت میں طے پائے۔ اللہ کریم تمام پروگرام قبول فرما کر عوام الناس کی ہدایت کا ذریعہ بنائے۔ آمین ثم آمین

صاحبزادہ قاری ثناء اللہ شاہد قصوری ناظم تحصیل رحیم یار خاں

مرکزی جمعیت اہل حدیث فیصل آباد کا اجلاس

مرکز جمعیت اہلحدیث سٹی فیصل آباد کا ایک اہم اجلاس مورخہ 21 فروری 2016 بروز اتوار بعد نماز ظہر مرکزی دفتر مرکزی جمعیت اہلحدیث امین پور بازار میں حضرت مولانا حافظ عبدالرحمٰن آزاد امیر فیصل آباد کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ نقابت کے فرائض حافظ محمد اکبر جاوید ناظم سٹی فیصل آباد نے انجام دیئے قاری محمد اشرف کی تلاوت سے اجلاس کی کاروائی کا آغاز ہوا۔ اجلاس میں مرکزی جمعیت اہلحدیث سٹی فیصل آباد کی کابینہ حلقہ جاتی امراء و ناظمین معزز علماء کرام اور اہم شخصیات کو دعوت دی گئی۔ اجلاس میں حضرت مولانا محمد یوسف انور صاحب سرپرست' پروفیسر نجیب اللہ طارق صاحب' قاری محمد یعقوب فیصل آبادی' حضرت مولانا عبدالمنان راسخ نے خصوصی طور پر شرکت کی۔ حافظ محمد اکبر جاوید ناظم فیصل آباد نے 9 اپریل 2016 بروز ہفتہ دھوبی گھاٹ گراؤنڈ میں ڈویژنل بیداری ملت اہلحدیث کانفرنس کے حوالے سے قائدین مرکزی جمعیت اہلحدیث صوبہ پنجاب کے دورہ ہائے فیصل آباد کے حوالے سے اجلاس کو آگاہ کیا۔ شیخ کالونی کے اجلاس جس میں ناظمین تبلیغ اور ناظمین نشر و اشاعت کو دعوت دی گئی تھی۔ اجلاس حکیم ثناء اللہ ثاقب، چوہدری عبداللطیف، عبدالغفار ثاقب، علامہ عبدالصمد معاذ، شیخ محمد اسحٰق، شیخ محمد یونس ربانی، مولانا عبدالحئی انصاری، ڈاکٹر محمد سعید چنیوٹی، حافظ محمد شفیق ظہیر، ڈاکٹر عارف شہزاد، مولانا محمد سلیم جباری، ڈاکٹر محمد ارشد تارڑ شامل ہیں۔ اجلاس میں اہلحدیث یوتھ فورس سٹی فیصل آباد کو بھی دعوت دی گئی تھی۔ یوتھ فورس کی طرف سے محمد انور نعیم جنرل سیکرٹری AYF فیصل آباد نے شرکت کی۔ ہر حلقے کے امیر اور ناظم نے اپنے اپنے حلقے کی رپورٹ پیش کی امیر صاحب نے کہ ہمارا کام رابطے مضبوط کرنا ہے۔ پہلا کام ہر حلقہ اپنے حلقے کا اجلاس بلائے اور آپس میں کانفرنس کے حوالے سے مشاورت کی جائے۔ ہر مسجد میں درس قرآن کے ساتھ کانفرنس کے حوالے سے بتایا جائے' ہر مسجد میں ایک جمعہ جماعت کے نام دیا جائے' فلیکس اور اشتہارات ہر مسجد میں لگائے جائیں۔ گلی اور محلوں میں بھی اشتہار لگائے جائیں۔ اجلاس میں شیخ شاہد قیوم، عبدالحفیظ انور، طارق محمود، محمد حنیف عاجز، حافظ سفیان، عبدالرؤف ڈوگر، عطاء الرحمٰن راشد، محمد یاسر بٹ، عبدالخالق شاکر، مختار احمد سلفی، محمد اشفاق کمبوہ، محمد ھاشم رحیم نے شرکت کی۔ دعائے خیر پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

منجانب: میاں محمد طیب ناظم دفتر فیصل آباد

انسان کی کامیابی آخرت کی کامیابی ہے

اسلام میں والدین کی خدمت کو عبادت کا درجہ حاصل ہے۔ انسان کی اصل کامیابی آخرت کی کامیابی ہے۔ ان خیالات کا اظہار مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع شیخوپورہ کے امیر حافظ عبدالباسط شیخوپوری نے جامع مسجد قدس اہل حدیث بدوملہی میں درس قرآن کی ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ تقریب کی صدارت جامع مسجد قدس اہل حدیث بدوملہی کے خطیب حافظ نصر اللہ ناصر نے کی۔ جب کہ سٹیج سیکرٹری کے فرائض نذیر احمد اسد سندھو نے ادا کیے۔ تقریب سے حافظ رانا محمد عقیل' قاری محمد صادق اور قاری فاروق ربانی آف گوجرانوالہ نے بھی خطاب کیا۔ مقررین نے فکر آخرت کے موضوع پر قرآن و سنت کی روشنی میں خطاب کیا۔

منجانب: ناصر حکیم بھٹی' بدوملہی

مولانا عبداللہ ثنار کی عارفوالہ تشریف آوری

8 فروری 2016ء بروز سوموار دس بجے دن جامعہ صدیقیہ دفتر مرکزی جمعیت اہل حدیث عارفوالہ میں مناظر اسلام مولانا عبداللہ ثنار تشریف لائے۔ جامعہ کا وزٹ کیا' اس موقع پر امیر ضلع پاکپتن قاری محمد یحییٰ صابر اور ناظم ضلع قاری محمد یعقوب طاہر بھی موجود تھے۔

قاری بلال شاد' ناظم نشر و اشاعت تحصیل عارفوالہ

سالانہ سیرت امام اہل حدیث کانفرنس

20 مارچ بروز اتوار بمقام جامعہ فاطمۃ الزہراء محمدی مسجد رمضان کالونی جوہر آباد۔ مقررین: مولانا محمد یوسف پسروری' مولانا سرفراز حیدر۔

نصر اللہ فاروقی' سیکرٹری اطلاعات AYF خوشاب

دیں۔ مرکزی جمعیت واہلحدیث یوتھ فورس کے ذمہ داران وکارکنان ان کے لواحقین کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

دعا گو: ناظم دفتر اہل حدیث یوتھ فورس منڈی بہاؤالدین

گذشتہ دنوں قاری عبدالمجید امجد مدرس معہد القرآن الکریم کراچی اور شیخ الحدیث خلیل عزیز حفظہ اللہ کے برادر اصغر محمد صدیق وفات پا گئے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت نصیب فرمائے اور کے لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

دعا گو: محمد رفیق ارشد معہد القرآن والحدیث احمد پور شرقیہ

جمعیت اساتذہ کا اجلاس

مؤرخہ 28 فروری 2016ء کو مرکزی سیکرٹریٹ مرکزی جمعیت پاکستان میں جمعیت اساتذہ پاکستان کے مرکزی ذمہ داران کا اہم اجلاس پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد ناظم ذیلی تنظیمات مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں جمعیت اساتذہ پاکستان کو فعال کرنے کے لیے اہم فیصلہ جات مشاورت سے ہوئے جس میں پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ حالات میں اساتذہ کرام کے کندھوں پر بڑی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اور اساتذہ کو اپنی ذمہ داریاں باحسن طریق انجام دیتے ہوئے وطن عزیز میں اسلامی نظام تعلیم، معاشرہ میں مثبت تبدیلیاں لانے اور طلبہ کو معاشرہ کا مفید شہری بنانے کے لیے بھرپور کردار ادا کرنا ہوگا۔ اجلاس میں جمعیت اساتذہ کو فعال بنانے کے لیے تین رکنی رابطہ کمیٹی بنانے کا فیصلہ ہوا جس میں پروفیسر عطاء الرحمٰن ظہیر کو رابطہ کمیٹی کا کنوینر نامزد کیا گیا اور پروفیسر عبدالرحمٰن شارق و پروفیسر سعید احمد چنیوٹی کو ممبران مقرر کیا گیا۔ اجلاس میں محمد طارق جاوید، عرفان اللہ طاہر، رضوان علی اور دیگر رہنماؤں نے بھی شرکت فرمائی۔

کوٹ رادھا کشن میں دروس القرآن

مرکزی جمعیت اہل حدیث کوٹ رادھا کشن میں زیر امارت میاں خالد سیف اللہ امیر سٹی جامع مسجد محمدی اہل حدیث گندھیاں روڈ میں بعد نماز فجر پروفیسر حافظ محمد اقبال خطیب لاہور نے درس قرآن دیا۔

29 فروری بروز سوموار بعد نماز فجر مولانا عبدالرشید اصغر المعروف اللہ والے ناظم تبلیغ ضلع قصور نے درس قرآن دیا۔

نوٹ: مولانا عبدالرشید اصغر اللہ والے کا فون نمبر بدل چکا ہے اور نیا نمبر یہ ہے 0305-4401839 احباب جماعت نوٹ فرمالیں۔

منجانب: حافظ محمد زکریا عاصم، ناظم سٹی کوٹ رادھا کشن

انتقال پر ملال

20 فروری کو ڈاکٹر محمد اسلم آف سوہاوہ (منڈی بہاؤ الدین) وفات پا گئے۔ مرحوم کچھ عرصہ سے صاحب فراش تھے۔ منڈی کے اطراف سے علماء اور جماعتی احباب نے کثیر تعداد میں نماز جنازہ میں شرکت کی۔ جنازے کی امامت کا فریضہ مناظر اسلام قاضی عبدالرشید آف جلھن نے ادا کیا۔ مرحوم نے ساری زندگی توحید وسنت کے ابلاغ کو اپنائے رکھا اور مسلک کی ترویج وتبلیغ کے لیے بے لوث خدمات انجام

پیارے بچوں کی مضبوط اسلامی بنیادوں پر تعمیر کے لیے ایک عام فہم اور آسان تربیتی واصلاحی نصاب

رعایتی وتعارفی قیمت صرف 25 روپے

اساس الاطفال

دارالاصلاح DARULISLAH

خصوصیات تالیف: علی مرتضیٰ طاہر

- صحیح نمازِ نبوی
- نمازِ جنازہ کی مسنون دعائیں
- سوالاً جواباً آدابِ زندگی، سیرت النبی ﷺ
- تربیت پر مبنی باترجمہ آیات واحادیثِ رسول ﷺ
- تعارف اہلِ بیت، سیرتِ عشرہ مبشرہ،
- اسلامی کیلنڈر
- اور تعارف خلافتِ راشدہ
- دیدہ زیب اور جاذبِ نظر 4 کلرٹائٹل

اگر آپ اپنے بچے کو ایک صالح فرد، والدین واساتذہ کا فرمانبردار، باکردار، قابلِ نمونہ اور مثالی مسلمان بنانا چاہتے ہیں تو اسے یہ مختصر نصاب ضرور پڑھائیں

مساجد، مدارس اور سکولوں کے منتظمین ابتدائی بچوں کے لیے اس کتاب کو اپنے نصاب کا حصہ ضرور بنائیں

نوٹ: اپنے تعارف کے ساتھ چھپوا کر تقسیم کرنے والے بھائی اس نمبر پر رابطہ کریں: 0300-4262092

ملنے کا پتا: مکتبہ اسلامیہ، ہادیہ حلیمہ سینٹر، غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور 042-37244973 - 37232369

عرصہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

مکمل ایمپلی فائر خود تیار کردہ دستیاب ہیں۔

گولڈن

نام ہی کافی ہے

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ)

مساجد کے لئے خصوصی رعایت

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیئر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

امپورٹڈ U.P.S بھی دستیاب ہیں۔

چوک نیائیں نزد سٹی کالج گوجرانوالہ 0300-6430739 055-4213430

پُرسکون حج وعمرہ کی سعادت حاصل کرنے کے لئے ایک بااعتماد نام

عمرہ

Govt. Lic 3968

کنفرم ٹکٹ • ٹرانسپورٹ • رہائش ادا کیجئے

28 21 15

یوم کے پیکج

تمام ایئر لائنز کی سستی ٹکٹیں حاصل کریں

ہیڈ آفس

عامر محمود احمد قاسم 0300 4236407

ڈاکٹر محمد نعیم 0333 4194280

امان اللہ ربانی 0301 4066505

بالمقابل لیڈیز ہیلتھ سنٹر

فاروق آباد

056 3877266

برانچ آفس

محمد یحییٰ مدنی 0333-0321 6662422

میاں سنٹر بالمقابل ایم سی بی بنک

ستیانہ روڈ جھال فضل آباد

041-8557315-16

برانچ آفس

قاری فاروق تبسم 0301 6837566 0334 4356170

حافظ عبدالسلام 0300 6596539

محمد سعید احمد 0301 6814942

زبیر پیرائے سنٹر بالمقابل علی ایئر جاب کھڈیاں خاص

دعائے مغفرت

5 فروری جمعہ کی شب محمد رمضان ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث حلقہ تھانہ بلوچی، تحصیل جڑانوالہ کے والد محترم جناب حاجی محمد شریف غفاری آف 69 رب گھیٹ پورہ کلاں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ مسجد کے ساتھ بہت لگن رکھتے تھے۔ حلقہ تھانہ بلوچی کے ذمہ داران خصوصاً حکیم عرفان اللہ طاہر، قاری افتخار محمود، مولانا جاوید اشرف سمیت علاقہ بھر کے ساتھیوں نے مرحوم کے لیے دعائے مغفرت کی۔

قاری عبدالستار قاسم نائب امیر حلقہ تھانہ بلوچی جڑانوالہ

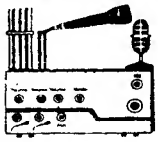

الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نام ہی کافی ہے

ایمپلی فائیر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ

فون نمبرز: 055-4212804,4226706-0300-6430029

محمد ذیشان ربانی 0343-6007696

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعائیت

پروپرائیٹر: ایم اکرام مغل (ماہر مکینک)

سپر سٹار

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر اینڈ ساؤنڈ سسٹم

0333-8294645

055-4237974

0312-7343693

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیئر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیائیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

Al-Fatah

Loud Speaker Amplifier

الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر

نیو ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے

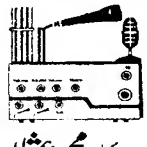

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، سٹینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعائت خریدیں نیز مرمت کوالیفائیڈ مکینک کے پاس تشریف لائیں۔

پروپرائیٹر محمد عثمان

Mob:0321-7432246

Mob:0334-7967107

Ph:055-4230167

نیائیں چوک نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

جوہر نایاب

جدید طبی ریسرچ

مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفاخانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک ''**جوہر نایاب**'' تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفاخانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

0345-6213064

مرکزی جمعیت اہلحدیث واہلحدیث یوتھ فورس کا پیغام — دعوت دین خدمت عوام

زیر سرپرستی استاذ العلماء، فضیلۃ الشیخ مولانا محمد رئیس اثری صاحب حفظ اللہ
مصنف کتب کثیرہ بہاولپور پیر والا

حافظ استاذ العلماء مولانا صاحب
عبدالرشید

مرتب نشست، علل حدیث فضیلۃ الشیخ علامہ حافظ
محمد یعقوب

مولانا ثناء اللہ اعوان، مولانا عبدالرحمن اقصیٰ مسجد

عزت مآب میاں فرقان مسعود صاحب حفظہ اللہ گجر نوالہ

زیر صدارت: عظیم باپ کا عظیم فرزند، حافظ محمد عامر صدیقی صاحب صدر اہلحدیث یوتھ فورس جنوبی پنجاب خان پور جامعہ محمدیہ

جنوبی پنجاب کے زیر اہتمام

کانفرس

پیام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تقاضے و محفل حسن قراۃ

اللہ کے فضل وکرم سے آپ کے مزاج گرامی بخیر ہوں گے، اس وقت ہمارے ملک پر بے یقینی کے منحوس بادل منڈلا رہے ہیں، عوام بے روزگاری، بدامنی اور لوڈ شیڈنگ کے بوجھ تلے دبے ہوئے ہیں۔ ملکی معیشت تباہ ہو چکی ہے۔ ذرائع ابلاغ پر اور مساجد میں بعض غیر ذمہ دار عناصر اور نام نہاد علماء..... قرآن وسنت کی اپنی مرضی اور مسالک کے مطابق تشریحات کر کے قوم کو گمراہ کر رہے ہیں

عذابات الٰہی ہمیں دعوت دے رہے ہیں۔ جس سے وقتاً فوقتاً ہماری املاک اور جانوں کا نقصان ہو رہا ہے۔ دین سے دوری اور لادینی کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ لادینی اور صیہونی قوتیں پاکباز ہستیوں اور دین اسلام کی کردار کشی کھلے عام کر رہی ہیں۔ ان بظاہر مایوس کن حالات اور لادینیت میں ضرورت ہے۔ قوم کو مایوسی کے اندھیروں سے نکالا جائے اور یقین کو پختہ کیا جائے۔ کہ ہمارے حالات بھی یقیناً اُس وقت بدل سکتے ہیں۔ جب ہم اللہ کے قرآن اور مصطفیٰ کے فرمان کو اپنی زندگیوں میں مشعل راہ بنائیں گے۔ قرآن وحدیث کو اس کی تشریحات کے مطابق سمجھنے کی کوشش کریں اور قرآن وسنت کو راہنما بنا کر صحیح صراط مستقیم تلاش کریں

شرکاء کیلئے کھانے کا معقول انتظام ہوگا۔

بمقام
معہد القرآن والحدیث و جامع مسجد توحید اہل حدیث
خرم پور روڈ گلشن توحید احمد پور شرقیہ بہاولپور

5 مارچ 2016 بروز ہفتہ 8 بجے سے شام تک

بمقام
6 مارچ بروز اتوار 10 بجے سے عصر تک
واہی جوگیاں لتجوید جامع مسجد فاضی معہد القرآن والحدیث

رئیس القراء عبدالقیوم — تلاوت قرآن — حافظ اللہ یار مرکز والحدیث گڑھ مدینہ بہاولپور

قاری المقرئ **عبدالمجید امجد** استاذ القراء
قاری ادریس فاروقی استاذ القراء
سعید احمد استاذ القراء صاحب بہاولپور
قاری محمد نعمان فیصل آباد
سلمان احمد قاری، قاری **محمد رضوان** مظفر گڑھ

شمس القراء، قاری عمر فاروق عزیز صاحب واہی جوگیاں
نائب القراء، قاری عبدالرشید سرور جامع مسجد بن عبدالعزیز
نجم القراء **قاری محسن عزیزی** صاحب
قاری **عبدالخالق مدنی** صاحب گلشن توحید

مستورات کیلئے [redacted] مخصوص انتظام ہوگا
ہر انگریزی مہینے کی پہلی اتوار کو درس قرآن ہوگا

خصوصی خطاب: حضرت مولانا **قاری محمد یعقوب** حفظہ اللہ
خطیب اہلحدیث: حضرت مولانا **عبداللہ شاد** حفظہ اللہ
خطیب ذیشان: حضرت مولانا **قاری عبدالحفیظ** صاحب
خطیب: حضرت مولانا **قاری اللہ دتہ** رحمانی صاحب

مولانا حنیف بغدادی، مولانا عبدالرحمن اثری

مہمان گرامی: تمام ضلعی و تحصیلی علماء، خطباء، آئمہ مساجد و تمام عہدیداران معزز نیز قرآء صاحبان

مہمان موسیقی: سید محمد دم علی حسن گیلانی ایم این اے (اوچ)، قاضی عدنان فرید (ایم پی اے)، ملک عبدالعزیز اعوان (ایڈووکیٹ بہاولپور)
ملک خالد وارن، ملک فیض خان خاکوانی غوث پور، سید شاہد محمود گیلانی باقر شاہ، قاضی محمد رفیق احمد غوث پور، سید نور احمد شاہ بہاولپور
ڈاکٹر محمد عاشق سیال، ملک نذیر احمد بوبک، ملک اجمل خان بلوچ، ملک منظور احمد مارنی، ملک اجمل کھوکھر شیخ فرقان مسعود مجراوٹ
مولانا عبدالرحمن مکی، مولانا ذکریا طیب، قاری صدر عبداللہ عامر، مولانا اشفاق سلفی، عزیر احمد سلفی، بلال ارشد، خالد مرتضیٰ

نعت خواں: مولانا **لیاقت علی** حمانی
مولانا قاری **محمد فیاض** محمدی نائیوال
قاری کلیم اللہ نائیوال

تعاون: کاشف صدیق

محمد رفیق ارشد مع احباب جماعت معہد القرآن والحدیث خرم پور روڈ، گلشن توحید احمد پور شرقیہ بہاولپور
نائب صدر اہلحدیث یوتھ فورس احمد پور شرقیہ
0300-7813514, 0300-7190577

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مسجد و مدارس، سکول اور ہوم ٹیوشن میں قرآن مجید پڑھانے والے تمام حفظ و ناظرہ کے اساتذہ کرام کے لیے

علمی، تربیتی و رکشاب

عنوانات

1. تدریس کے بہترین چند اصول جن کا ہر استاد محترم کے لیے جاننا ضروری ہے۔
2. مکمل قاعدہ پڑھانے کا جدید اور منفرد طریقہ جس میں ہر تختی کے متعلق نئی معلومات اور نیا انداز بتایا جاتا ہے۔
3. ناظرہ قرآن مجید حفاظ کی طرح روانی سے اور تھوڑے وقت میں پڑھانے کا جدید طریقہ۔
4. ناظرہ کے طلباء کو صرف 40 منٹ میں 100 سے زائد بچوں کو صرف پڑھانا ہی نہیں بلکہ یاد کروانے کا جدید طریقہ۔
5. حفظ القرآن کے بچوں کو سبق یاد کروانے اور سننے کے 12 اہم نکات۔
6. سبقی پارے کے متعلق بہترین اور جدید رہنمائی۔
7. حفاظ کی منزل سننے اور یاد کروانے کے 10 طریقے۔
8. استاد پہلی مرتبہ کوئی کلاس پڑھانا شروع کرے تو کیسے کرے۔
9. استاد اپنی عزت بچوں، والدین اور انتظامیہ میں کیسے برقرار رکھ سکتا ہے۔
10. بچوں کی تربیت کے اُسلوب۔

بمقام
جامع مسجد عثمان غنی
شوکت آباد خوشی محمد ٹاؤن
احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور

مقررین

2016ء
8 تا 10 مارچ صبح 8 بجے تا 5 بجے شام

حضرت مولانا **عبدالخالق چیمہ** حفظہ اللہ
فضیلۃ الشیخ حافظ **عامر صدیق** حفظہ اللہ (خان پور)
فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا حافظ **محمد اسلم حنیف** حفظہ اللہ لیاقت پور

مقامی علماء کرام
شیخ محترم جناب **محمد وقاص** حفظہ اللہ
محترم جناب مولانا **مظہر الحق خان** حفظہ اللہ
محترم جناب **محمد حافظ رفیق** حفظہ اللہ

نوٹ: **11 مارچ کا خطبہ جمعۃ المبارک**
جامع مسجد توحید خرم پور روڈ احمد پور شرقیہ میں

قاری [redacted] حفظہ اللہ

0300-7980877

حافظ محمد رفیق ارشد خادم معہد القرآن والحدیث خرم پور روڈ احمد پور شرقیہ
0300 7813514

تربیتی کورس

برائے اساتذہ شعبہ تحفیظ القرآن الکریم

کسی بھی کام کے بہتر نتائج اس وقت تک ظاہر نہیں ہوتے جب تک اس کے لیے باصلاحیت افراد (Team) نہ ہوں، اور صلاحیت بنیادی طور پر دو چیزوں "معلومات" اور "تجربات" کا نام ہے، لہذا شعبہ تحفیظ القرآن الکریم میں باصلاحیت مرد اساتذہ کرام کی تیاری کے لیے صرف 10 نشستوں پر داخلے جاری ہیں۔

کورس کی خصوصیات

- قواعد تجوید میں مہارت و پختگی
- قاعدہ پڑھانے کا منفرد اور آسان ترین انداز
- بتوفیق اللہ ایک منزل روزانہ کی عملی مشق
- پوری کلاس کا سبق، سبقی منزل، لہجہ، آدائیگی اور ضبط ایک جیسا
- ایک سال، دو سال، تین سال اور چار میں حفظ کی ترتیب
- بغیر مار پیٹ بہترین نتائج دینے کا ماحول
- نوافل اور فرائض میں سبق اور منزل یاد کرنے کی راہنمائی
- کلاس بنانے کی ترتیب اور مسائل کا حل
- مقاصد کا تعین اور طریقہ کار کی مکمل راہنمائی
- وقت کی پابندی بذریعہ ٹائم مینجمنٹ ٹریننگ
- تعلق بالقرآن اور تشابہات یاد کرنے کی راہنمائی
- کورس کے بعد صلاحیت کے مطابق 20 تا 30 ہزار روپے ماہانہ نوکری کی بہترین سہولت، ان شاء اللہ

شرائط داخلہ/اہلیت

- خدمت قرآن کریم کا حقیقی اور سچا جذبہ
- شعبہ تحفیظ القرآن الکریم چلانے کا جذبہ
- حفظ القرآن اور تجوید کی شہادات ہمراہ ہوں
- اردو لکھنے اور پڑھنے کی صلاحیت
- عمر 20 سے 40 سال
- دو معروف شخصیات کا تزکیہ ہمراہ ہو

دورانیہ کورس

کورس کا دورانیہ: دو ماہ، اپریل و مئی 2016

اقامتی کورس:

شرکاء کے لیے ادارے میں رہنا لازمی ہو گا، البتہ اپریل کے آخر میں 4 دن کل تعطیلات ہوں گی

داخلے کی آخری تاریخ: 20 مارچ 2016

خوشخبری
داخلہ جاری

داخلے کا طریقہ کار

داخلے کے خواہش مند اساتذہ کرام مندرجہ ذیل ای میل یا واٹس ایپ پر اپنے CV ارسال کر دیں، ادارہ انٹرویو کے بعد کامیاب امیدواران کو داخلے کی اطلاع کرے گا، ان شاء اللہ۔

اخوکم فی اللہ: عبد الرحمن حفیظ

الامانہ فاؤنڈیشن، مکان نمبر 756، سٹریٹ 19، جی الیون ون اسلام آباد

Cell:+92-333-5254269, E-Mail: arhiiui@gmail.com

Website: www.alamanahpk.com www.alqirat.com

ہفت روزہ اہل حدیث کی توسیع اشاعت میں نمایاں کارکردگی پر

جناب محترم حافظ **محمد شاہد امین** صاحب حفظہ اللہ

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث سٹی سیالکوٹ

کو پیش کرتا ہوں

خراجِ تحسین

جنہوں نے ایڈوانس زرِتعاون جمع کروا کر تین صد (300) رسالے جاری کروائے

چنانچہ ملک بھر کے شہری ضلعی امراء و ناظمین کی خدمت میں ترغیباً عرض کرتا ہوں کہ وہ بھی اس جماعتی خدمت میں سرگرمِ عمل ہو کر عنداللہ ماجور ہوں

منجانب

پروفیسر شیخ عتیق الرحمٰن

رکن مجلس شوریٰ و عاملہ
مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان
0333-8605534

Weekly AHL- E - HADITH
106, Ravi Road Lahore (54000)
E-Mail: weeklyahlehadith@yahoo.com
WEBSITE: www.ahlehadith.org
CPL No 116
Head Office:
Tell. 042-37729933
Fax: 042-37725525
Weekly Ahl-e-Hadith 042-37720257
Paigham T.V: 042-37722876

ہمارا عزم ہماری آواز ☆☆☆ قرآن و سنت کا نفاذ ہمارا نعرہ برملا ☆☆☆ قرآن وسنت پبلک لاء

اھلاً وسھلاً مرحبا

پروفیسر مولانا ساجد میر — علامہ قاری ابتسام الٰہی ظہیر — ڈاکٹر حافظ ذاکر الرحمن اسیدی — فیصل افضل شیخ — فضیلۃ الشیخ عبدالستار حامد

محمد عمران تنیم — منظور الٰہی — محمد یحییٰ — شاہد الرحمن — محمد صغیر شاکر

عدیل احمد — محمد یعقوب — سید عبدالستار کلم شاہ — محمد اشرف کرل — العام اللہ کیلانی — محمد ابراہیم محمدی — ماسٹر فضل کریم — نصیر احمد

13 سالانہ سیرت پیغمبر انقلاب کانفرنس

نفاذ اسلام اور ہمارا پاکستان

صلی اللہ علیہ وسلم

عظیم الشان

عبدالہادی

ذوالفقار فاروقی — قاری تنویر قمر — قاری سلیم اللہ — ضیاء اللہ یوسف — محمد محبوب الٰہی

حسنین علی حقیق

ولید سعید حمزہ

غلہ منڈی مین بازار وزیر آباد

18 مارچ 2016 بروز جمعہ المبارک بعد نماز عشاء

منظور احمد — محمد حنیف لسانی — طارق محمود یزدانی

عبدالمنان راسخ — محمد یسین بلوچ — نعمت اللہ ظفر

محمد یونس لسانی

ناصر محمود — خالد مجید — محمد اسلم شیخ — عبدالوحید — عثمان — محمد فاروق

نعیم الرحمن — عاشق الٰہی — شکیل آصف — بشیر احمد — اللہ بخش — تنویر احمد — محمد اسلم — فاروق

عقیدہ توحید پر پختہ ایمان ہے
حرمت رسول پر جان بھی قربان ہے

اہلحدیث یوتھ فورس کی دعوت دین اور خدمت عوام

مرکزی جمعیۃ اہلحدیث یوتھ فورس تحصیل وزیر آباد
0300-6209465, 0300-7108743, 0301-6213630, 0300-6311897, 0300-6241788